

# ہدایۃ القاری شرح صحیح البخاری (اُردو)

کتاب الجنائز - أبواب الاعتکاف

احادیث: 1237 - 2046

3

تالیف: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری  
ترجمہ و شرح

فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الشار السخامد







## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



www.KitaboSunnat.com

# جملہ حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

سٹریٹجی سٹریٹ (حصہ اول)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الرياض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 00966 1 ٹیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الرياض • الخلاء: فون: 4614483 00966 1 ٹیکس: 4644945 • المسار: فون: 4735220 00966 1 ٹیکس: 4735221  
• سویڈی فون: 4286641 00966 1 ٹیکس: 2860422 • سلیم فون/ٹیکس: 2860422 00966 1

جذہ فون: 6879254 00966 2 ٹیکس: 6336270 • مدینہ منورہ فون: 8230038, 8234446 00966 4 ٹیکس: 8151121 04

الخبر فون: 8692900 00966 3 ٹیکس: 8691551 00966 3 ٹیکس مشیط فون/ٹیکس: 2207055 00966 7

بیج البحر فون: 0500887341 ٹیکس: 8691551 • قسیم (بریدہ) فون: 0503417156 ٹیکس: 3696124 00966 6

امریکہ • نیویارک فون: 5925 001 718 625 • برٹن: 0419 001 713 722 • کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 001 416

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل بلیک سٹریٹ فون: 77252246-0044 20 85394885 • دارک انٹرنیشنل: 7739309 0044 0121

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 00971 6 ٹیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 0033 01 480 ٹیکس: 52997 0033 01 480

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 0091 44 • مومبئی: 12041 0091 98841 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 0091 22 2373

• نئی دہلی ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 0091 40 2451 • مومبئی: 30850 0091 98493 • ایم اے ایس براک انٹرپرائزز فون: 42157847 0091 44

سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 0094 115 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 0094 114

پاکستان حصہ اول (کتابوں کی فہرست)

36- لونر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 372 324 00, 372 400 24, 372 240 34 0092 42 ٹیکس: 373 540 72 042

www.darussalampk.com

اُردو بازار: غزنی سٹریٹ: اردو بازار لاہور فون: 200 54 0092 42 ٹیکس: 207 03 042 373

ڈیفنس: ۷ بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلوئر) ڈیفنس، لاہور فون: 926 10 0092 42 356

گلبرگ: دکان نمبر 2، گراؤنڈ فلوئر، بک سٹی بازار دلیبری کول چکر، گلبرگ III لاہور فون: 50 0092 42 357 738

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہار آباد کی طرف) ڈسٹری بیوٹری کراچی فون: 36 0092 21 343 939 ٹیکس: 37 0092 21 343 939

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہد وزیر سٹریٹ فون: 13 0092 51 228 15 islamabad@darussalampk.com

ملتان 995- انکم ٹیکس آفیسر کالونی، یونین روڈ۔ ملتان فون: 24 0092 61 622 00

فیصل آباد کوہ نور سٹی (پارہ نمبر 1، دکان نمبر 1) بیورو فون: 41 0092 41 650 19

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۹۔۔۔ جے ہاڈل ٹاؤن۔ لاہور



# هَيَايَةُ الْقَارِي

## شَرْحُ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ

کتاب الجنائز — أبواب الاعتكاف — أحاديث: 1237 — 2044



تالیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ  
256-194ھ

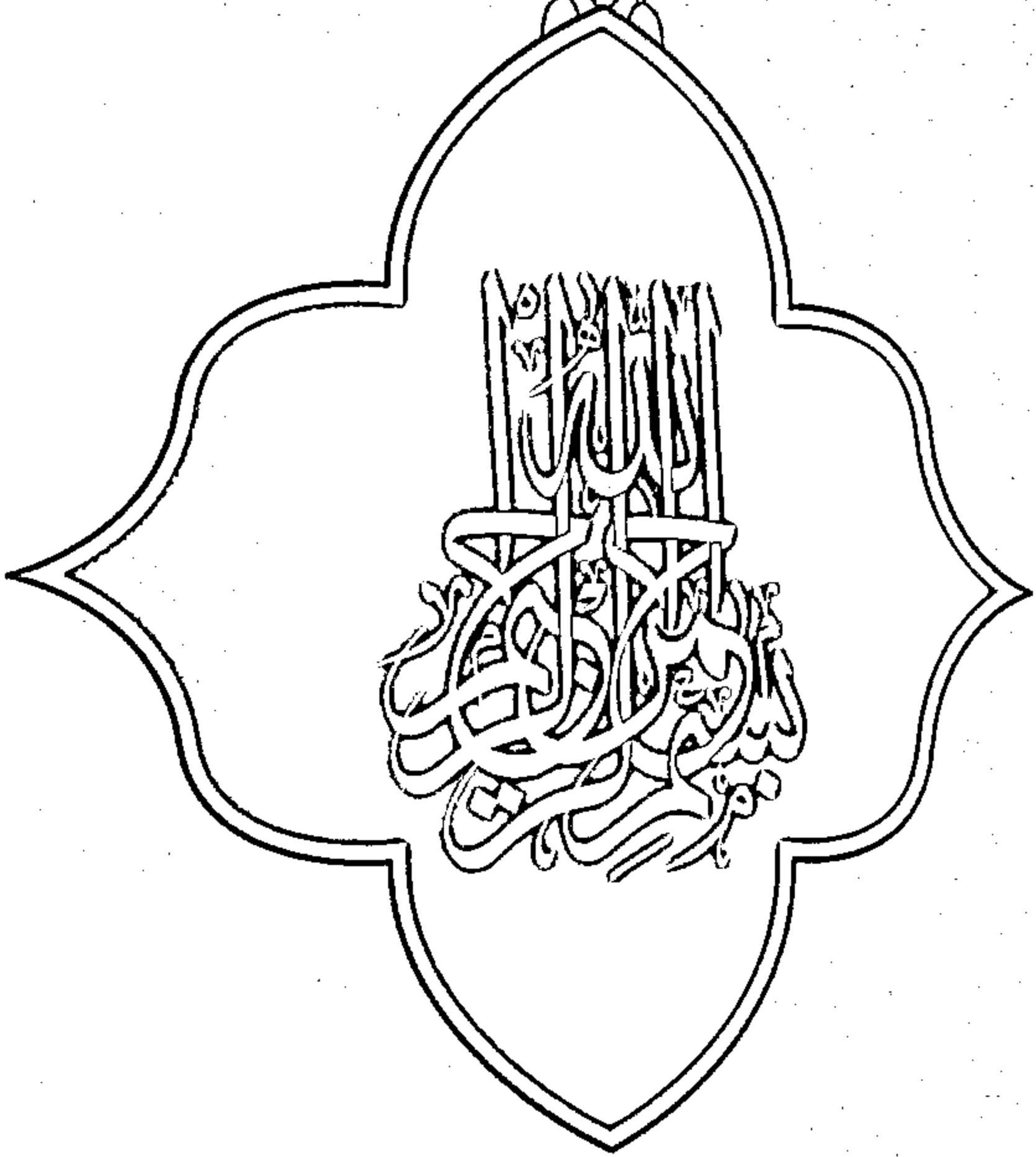
ترجمہ و شرح

شیخ الحدیث حافظ عبد الشارک حماد رحمہ اللہ  
فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظر ثانی، تصحیح و تنقیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار رحمہ اللہ حافظ محمد آصف اقبال رحمہ اللہ  
مولانا محمد عثمان منیب رحمہ اللہ مولانا غلام مرتضیٰ رحمہ اللہ مولانا مختار احمد ضیاء رحمہ اللہ





اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

© مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۷ھ  
 فہرستہ مکتبہ الملک فہد الوطنیۃ انشاء النشر  
 البخاری، ابو عبد اللہ محمد اسماعیل  
 ہدایۃ القاری بشرح صحیح البخاری مجلد (۳) اردو /  
 ابو عبد اللہ محمد اسماعیل البخاری: عبد الستار حماد، الرياض ۱۴۲۷ھ  
 من: ۲۱۸، مقاس: ۲۴x۱۷ سم  
 رد ملک: ۷-۲۹۵-۵۰۰-۶۰۳-۹۷۸  
 ۱- الحدیث الصحیح ۲- الحدیث - شرح ۱- الحماد، عبد الستار (محقق) ب. العنوان  
 دیوبند ۲۲۵.۱ ۱۴۲۷/۱۰۲۹۲  
 رقم الإيداع: ۱۴۲۷/۱۰۲۹۲  
 رد ملک: ۷-۲۹۵-۵۰۰-۶۰۳-۹۷۸



## فہرست مضامین (جلد سوم)

۳۸۶ - کتاب الجنائز

36

چند سے متعلق احکام و مسائل

- |    |   |  |
|----|---|--|
| 37 | باب: جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو             | ۱- [بَابُ]: وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ                  |
| 38 | باب: جنازے میں شریک ہونے کا حکم                     | ۲- بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ  |
|    | باب: وفات کے بعد جب میت کفن میں لپیٹ دی جائے        | ۳- بَابُ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ |
| 40 | تو اس کے پاس جانا                                   | ۴- بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ                        |
|    | باب: جو شخص میت کے عزیزوں کو اس کے مرنے کی خود      |  |
| 44 | خبر دے  |  |
| 46 | باب: جنازے کی اطلاع دینا                            | ۵- بَابُ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ  |
|    | باب: اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی بچہ مر جائے تو وہ   | ۶- بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ                                   |
| 47 | ثواب کی امید سے صبر کرے                             |  |
| 49 | باب: قبر کے پاس مرد کا عورت کو صبر کی تلقین کرنا    | ۷- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ: اضْبِرِّي                   |
|    | باب: میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور   | ۸- بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوَضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسَّدْرِ                        |
| 50 | اسے وضو کرانا                                       |  |
| 52 | باب: میت کو طاق مرتبہ غسل دینا پسندیدہ ہے           | ۹- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وَتَرَا                                       |
| 53 | باب: (غسل) میت کے دائیں اطراف سے شروع کیا جائے      | ۱۰- بَابُ: يُبْدَأُ بِمِائِمَنِ الْمَيِّتِ   |
| 53 | باب: میت کے اعضائے وضو                              | ۱۱- بَابُ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ                                       |
| 54 | باب: کیا عورت کو مرد کے تہبند میں کفنایا جاسکتا ہے؟ | ۱۲- بَابُ: هَلْ تُكْفَنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ؟                          |
| 55 | باب: آخری بار پانی میں کافور ملا یا جائے            | ۱۳- بَابُ: يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي الْآخِرَةِ                                       |
| 55 | باب: میت عورت کے بال کھولنا                         | ۱۴- بَابُ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْأَةِ  |
| 56 | باب: میت پر کپڑا کیسے لپیٹا جائے؟                   | ۱۵- بَابُ: كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ؟  |
| 58 | باب: عورت کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنا دی جائیں     | ۱۶- بَابُ: يُجْعَلُ شَعْرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ                             |

## صحیح البخاری

۱۷- بَابُ: يُلْقَى شَعْرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا

۱۸- بَابُ الثَّيَابِ الْبَيْضِ لِلْكُفْنِ

۱۹- بَابُ الْكُفْنِ فِي تَوْبَتَيْنِ

۲۰- بَابُ الْخُطِّ لِلْمَيِّتِ

۲۱- بَابُ: كَيْفَ يُكْفَنُ الْمُحْرِمُ؟

۲۲- بَابُ الْكُفْنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكْفُ أَوْ لَا يُكْفُ

۲۳- بَابُ الْكُفْنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

۲۴- بَابُ الْكُفْنِ بِلَا عِمَامَةٍ

۲۵- بَابُ: الْكُفْنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

۲۶- بَابُ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ

۲۷- بَابُ: إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى بِهِ رَأْسَهُ

۲۸- بَابُ مَنْ اسْتَعَدَّ الْكُفْنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

۲۹- بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَازَةَ

۳۰- بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

۳۱- بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۳۲- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بَكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُتْبِهِ

۳۳- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّيْءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۳۴- بَابُ: .....

باب: فوت شدہ عورت کے بال (تین چوٹیاں بنا کر)

اس کے پیچھے ڈال دیے جائیں

باب: کفن کے لیے سفید کپڑوں کا ہونا

باب: دو کپڑوں میں کفن دینا

باب: میت کو خوشبو لگانا

باب: محرم کو کس طرح کفن دیا جائے؟

باب: سلی اور آن سلی قمیص میں کفن دینا

باب: قمیص کے بغیر کفن دینا

باب: عمامہ کے بغیر کفن دینا

باب: کفن کے اخراجات میت کے تمام مال سے ہوں

باب: اگر میت کے ہاں صرف ایک ہی چادر ملے تو کیا

کیا جائے؟

باب: جب کفن کے لیے اتنا کپڑا میسر ہو کہ اس سے سر اور

پاؤں دونوں اکٹھے نہ ڈھانپے جاسکیں تو سر کو

ڈھانپ دیا جائے

باب: زمانہ نبوت میں جس نے اپنا کفن تیار کیا اور اس پر

کوئی اعتراض نہ ہوا

باب: خواتین کا جنازے کے ہمراہ جانا

باب: عورت کا شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شخص پر سوگ کرنا

باب: قبروں کی زیارت کرنا

باب: ارشاد نبوی: ”میت کو اس کے رشتہ داروں کے اس

پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے“ یہ اس وقت

ہے جب رونا پیٹنا مرنے والے کا وتیرہ ہو

باب: میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے

باب: بلا عنوان



- ۳۵- بَابُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ
- ۳۶- بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ
- ۳۷- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ
- ۳۸- بَابُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ
- ۳۹- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَغْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ
- ۴۰- بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ
- ۴۱- بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ
- ۴۲- بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى
- ۴۳- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ»
- ۴۴- بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ
- ۴۵- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ
- ۴۶- بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ
- ۴۷- بَابُ: مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟
- ۴۸- بَابُ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوَضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ، فَإِنْ قَعَدَ أَمَرَ بِالْقِيَامِ
- ۴۹- بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ
- ۵۰- بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ
- ۵۱- بَابُ السَّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ
- ۵۲- بَابُ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ: قَدُّمُونِي
- باب: جو گریبان پھاڑے وہ ہم سے نہیں
- باب: حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر نبی ﷺ کا اظہار رنج و ملال کرنا
- باب: مصیبت کے وقت سرمند وانا منع ہے
- باب: جو کوئی رخسار پیٹے وہ ہم سے نہیں
- باب: مصیبت کے وقت داویلا کرنے اور دور جاہلیت کے الفاظ پکارنے کی ممانعت
- باب: مصیبت کے وقت غمگین بیٹھنا
- باب: جو شخص مصیبت کے وقت اپنے رنج و الم کو ظاہر نہ ہونے دے
- باب: صبر وہی ہے جو آغاز صدمہ میں ہو
- باب: ارشاد نبوی کہ ”(ابراہیم!) ہم تیری جدائی سے رنجیدہ ہیں“
- باب: مریض کے پاس رونا
- باب: نوحہ اور گریہ وزاری سے ممانعت اور اس پر ڈانٹنا
- باب: جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا
- باب: جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟
- باب: جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اسے چاہیے کہ کندھوں سے نیچے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے، اگر بیٹھ جائے تو اسے کھڑا ہونے کے لیے کہا جائے
- باب: یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑا ہونا
- باب: عورتوں کے بجائے صرف مردوں کو جنازہ اٹھانا چاہیے
- باب: جنازے کو جلدی لے جانا
- باب: چارپائی پر رکھا ہوا جنازہ کہتا ہے کہ مجھے جلدی

لے کر چلو

۵۳- بَابُ مَنْ صَفَّ صَفِّينِ أَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ

خَلْفَ الْإِمَامِ

۵۴- بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۵۵- بَابُ صُفُوفِ الصَّبِيَّانِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْجَنَائِزِ

۵۶- بَابُ سُنَّةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۵۷- بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

۵۸- بَابُ مَنْ انْتَضَرَ حَتَّى تُدْفَنَ

۵۹- بَابُ صَلَاةِ الصَّبِيَّانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

۶۰- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلِّيِ

وَالْمَسْجِدِ

۶۱- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

۶۲- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النِّسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي

نَفْسِهَا

۶۳- بَابُ: أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ؟

۶۴- بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

۶۵- بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۶۶- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

۶۷- بَابُ الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفَقَ النُّعَالِ

۶۸- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدُّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

۶۹- بَابُ الدُّفْنِ بِاللَّيْلِ

۷۰- بَابُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ

۷۱- بَابُ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ

۷۲- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

باب: جنازے کے لیے امام کے پیچھے دو یا تین صفیں بنانا

باب: جنازے کے لیے متعدد صفیں بنانا

باب: نماز جنازہ میں مردوں کے ساتھ بچوں کا صف بندی کرنا

باب: نماز جنازہ کا شرعی طریقہ

باب: جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

باب: جس نے میت کے دفن ہونے تک انتظار کیا

باب: بچوں کا لوگوں کے ہمراہ نماز جنازہ پڑھنا

باب: عید گاہ اور مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا

باب: قبروں پر مساجد بنانا حرام ہے

باب: زچگی کے دوران میں مرنے والی عورت کی نماز

جنازہ پڑھنا

باب: عورت اور مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت امام

کہاں کھڑا ہو؟

باب: نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا

باب: نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا

باب: دفن کیے جانے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

باب: مردہ جوتوں کی آواز (بھی) سنتا ہے

باب: ارض مقدس یا کسی اور متبرک مقام میں دفن ہونے

کی آرزو کرنا

باب: میت کورات کے وقت دفن کرنا

باب: قبر پر مسجد تعمیر کرنا

باب: عورت کی قبر میں کون اتر سکتا ہے؟

باب: شہید کی نماز جنازہ



129	باب: دو یا تین آدمیوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا	۷۳- بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرِ	103
130	باب: جس کے نزدیک شہید کو غسل دینا جائز نہیں	۷۴- بَابُ مَنْ لَمْ يَرِ غَسْلَ الشَّهْدَاءِ	104
131	باب: لحد میں آگے کس کو رکھا جائے؟	۷۵- بَابُ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ	105
132	باب: قبر میں ازخراور خشک گھاس بچھانا	۷۶- بَابُ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ	107
133	باب: کیا کسی ضرورت کے پیش نظر میت کو قبر اور لحد سے نکالا جاسکتا ہے؟	۷۷- بَابُ: هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ؟	107
136	باب: بغلی یا صندوقی قبر بنانا	۷۸- بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ	111
137	باب: جب کوئی بچہ مسلمان ہو جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے؟ نیز کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟	۷۹- بَابُ: إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ؟ وَهَلْ يُغْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ؟	112
143	باب: اگر کوئی مشرک مرتے وقت کلمہ توحید پڑھ لے	۸۰- بَابُ: إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	113
144	باب: قبر پر کھجور کی شاخ رکھنا	۸۱- بَابُ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ	114
147	باب: محدث کا قبر کے پاس وعظ کرنا اور شاگردوں کا اس کے ارد گرد بیٹھنا	۸۲- بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ	115
149	باب: خودکشی کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان	۸۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ	116
151	باب: منافقین کی نماز جنازہ اور مشرکین کے لیے دعائے مغفرت مکروہ ہے	۸۴- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ	117
153	باب: لوگوں کا میت کی تعریف کرنا	۸۵- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ	118
154	باب: عذاب قبر کا بیان	۸۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ	119
163	باب: عذاب قبر سے پناہ مانگنا	۸۷- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ	120
165	باب: غیبت اور پیشاب سے نہ بچنے کے باعث عذاب قبر ہونا	۸۸- بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغَيْبَةِ وَالْبَوْلِ	121
166	باب: میت کو صبح و شام دونوں وقت اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے	۸۹- بَابُ الْمَيِّتِ يُغْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ	123
167	باب: چار پائی پر میت کا کلام کرنا	۹۰- بَابُ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ	125
167	باب: مسلمانوں کی (نابالغ) اولاد کے متعلق جو کہا گیا ہے	۹۱- بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ	126

## صحیح البخاری

۹۲- بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

۹۳- بَابُ

۹۴- بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

۹۵- بَابُ مَوْتِ الْفَجَاءَةِ الْبَغْتَةِ

۹۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ

وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۷- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

۹۸- بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتِ

## فَكَاتِ الزَّكَاةَ

## زكاة سے متعلق احکام و مسائل

۱- [بَابُ وَجُوبِ الزَّكَاةِ]

۲- بَابُ التَّبَعَةِ عَلَى إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ

۳- بَابُ إِنْهُمْ مَانِعِ الزَّكَاةِ

۴- بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاةُهُ فَلَيْسَ بِكَثْرٍ

۵- بَابُ إِنْتَاقِ السَّالِ فِي حَقِّهِ

۶- بَابُ الرِّبَاءِ فِي الصَّدَقَةِ

۷- بَابُ: لَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ، وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ

۸- بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، لِقَوْلِهِ: ﴿وَيَرْبِي الصَّدَقَاتُ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة: ۲۷۶، ۲۷۷]

۹- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

باب: مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

باب: بلا عنوان

باب: دوشنبہ (پیر) کے روز وفات

باب: موت کا اچانک آنا

باب: نبی ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کا بیان

باب: مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

باب: مردوں کی برائی ذکر کرنا

باب: فرضیت زکاة کا بیان

باب: زکاة دینے پر بیعت کرنا

باب: زکاة روک لینے والے کا گناہ

باب: جس مال کی زکاة ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں رہتا

باب: مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

باب: صدقے میں ریا کاری کرنا

باب: خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں کیا جاتا بلکہ

اللہ تعالیٰ صرف حلال اور پاکیزہ کمائی کا صدقہ قبول

کرتا ہے

باب: پاک کمائی سے قدقہ کرنا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اللہ تعالیٰ (صدقات کی پرورش کرتا ہے اور

اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے انسان کو پسند نہیں کرتا۔

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے

کام کیے، نماز قائم کرتے رہے اور زکاة

دیتے رہے ان کا اجر ان کے

باب: صدقہ دینا چاہیے قبل اس زمانہ کے جب کوئی صدقہ



- 207 نہ لے گا  
باب: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا اور تھوڑا سا صدقہ ہی
- 210 کیوں نہ ہو
- 213 باب: تندرست اور حریص کے صدقے کی فضیلت
- 214 باب: بلا عنوان
- 215 باب: علانیہ صدقہ کرنا
- 215 باب: پوشیدہ صدقہ کرنا
- 216 باب: اگر نادانستہ طور پر کسی مال دار کو صدقہ دے دیا جائے تو؟
- 217 باب: اپنے بیٹے کو لاشعوری طور پر صدقہ دینا
- 218 باب: دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنا
- باب: جو شخص خود اپنے ہاتھ سے صدقہ دینے کے بجائے
- 219 اپنے کسی خدمت گار کو اس کا حکم دے
- 221 باب: صدقہ وہی ہے جس کے بعد بھی آدمی غنی رہے
- باب: صدقہ دے کر احسان جتلا نا، ارشاد باری تعالیٰ
- ہے: ”جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ
- 224 کرنے کے بعد نہ احسان .....
- 224 باب: صدقہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے
- 225 باب: صدقہ دینے پر آمادہ کرنا اور اس کے متعلق سفارش کرنا
- 227 باب: حسب استطاعت صدقہ دینا
- 227 باب: صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے
- 229 باب: جو شخص بحالت شرک صدقہ کرے پھر مسلمان ہو جائے
- باب: خادم جب بحکم آقا صدقہ کرے تو اس کا ثواب
- 230 بشرطیکہ اس کی نیت بگاڑ کی نہ ہو
- باب: عورت کا ثواب جبکہ وہ اپنے شوہر کے مال سے
- صدقہ کرے یا اس کے گھر سے کھانا کھلائے بشرطیکہ
- 231 تباہی کی نیت نہ ہو

- ۱۰- بَابُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ ثَمَرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ  
الصَّدَقَةِ
- ۱۱- بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّيْخِ الصَّحِيحِ  
بَابُ:
- ۱۲- بَابُ صَدَقَةِ الْعَالِيَةِ
- ۱۳- بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ
- ۱۴- [بَابُ]: إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ
- ۱۵- بَابُ: إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ
- ۱۶- بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ
- ۱۷- بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاولِ  
بِنَفْسِهِ
- ۱۸- بَابُ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غَنِيٍّ
- ۱۹- بَابُ الْمَتَانِ بِمَا أُعْطِيَ لِقَوْلِهِ: ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ  
أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا  
وَلَا أَدَى﴾ [البقرة: ۲۶۲]
- ۲۰- بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا
- ۲۱- بَابُ التَّحْرِيزِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا
- ۲۲- بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ
- ۲۳- بَابُ: الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ
- ۲۴- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشَّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ
- ۲۵- بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرِ  
مُفْسِدٍ
- ۲۶- بَابُ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ  
بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرِ مُفْسِدَةٍ

۲۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَمَا مَنَ أُعْطِيَ وَالَّذِي  
وَصَدَّقَ بِالْحَسَنَىٰ فَسَنِيْرُهُ لِلْبَسْرَىٰ وَأَمَّا مَنُ يَخْلُ وَاسْتَفْتَىٰ  
وَكَذَّبَ بِالْحَسَنَىٰ فَسَنِيْرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [الليل: ۵-۱۰]

باب: ارشاد باری ہے: ”جس شخص نے اللہ کی راہ  
میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا، نیز بھلی باتوں کی  
تصدیق کی تو ہم اسے آسان راستے پر چلنے کی  
سہولت دیں گے، اس کے برعکس جس نے بخل  
کیا اور بے پروا بنا رہا، نیز اس نے بھلائی کو  
جھٹلایا تو ہم اسے تنگی کے راستے پر چلنے کی سہولت  
دیں گے۔“

233

باب: صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

234

باب: اپنی کمائی اور مال تجارت سے صدقہ کرنا

235

باب: ہر مسلمان کے ذمے خیرات کرنا واجب ہے، اگر

میسر نہ ہو تو بھلی بات کو عمل میں لانا ہی خیرات ہے

235

باب: زکاۃ یا صدقے سے (کسی ضرورت مند کو) کس

قدر دینا چاہیے اور جس نے پوری بکری کسی کو صدقہ

دی (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

236

باب: چاندی سے زکاۃ کا بیان

237

باب: زکاۃ میں سامان و اسباب کا لینا دینا

238

باب: (صدقے سے بچنے کے لیے) متفرق کو یکجا اور یکجا

کو متفرق نہ کیا جائے

241

باب: شراکت دار زکاۃ کا حصہ برابر برابر تقسیم کر لیں

242

باب: اونٹوں کی زکاۃ

243

باب: جس کے مال میں ایک سالہ اونٹنی صدقہ پڑتی ہو لیکن

اس کے پاس نہ ہو

244

باب: بکریوں کی زکاۃ

246

باب: زکاۃ میں بوڑھی یا عیب دار یا زجانور نہ دیا جائے

ہاں! اگر وصول کرنے والا چاہے

248

۲۸- بَابُ مَثَلِ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ

۲۹- بَابُ صَدَقَةِ الْكُسْبِ وَالتَّجَارَةِ

۳۰- بَابُ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

۳۱- بَابُ: قَدَرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟

وَمَنْ أُعْطِيَ شَاءَ

۳۲- بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ

۳۳- بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ

۳۴- بَابُ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ

مُجْتَمِعٍ

۳۵- بَابُ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ

بَيْنَهُمَا بِالسُّوِيَّةِ

۳۶- بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

۳۷- بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بَنَاتٍ مَخَاضٍ

وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

۳۸- بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

۳۹- بَابُ: لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ حَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ

عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

- ۴۰- بَابُ أَخَذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ
- ۴۱- بَابُ: لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ
- ۴۲- بَابُ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسٍ ذُوْدٌ صَدَقَةٌ
- ۴۳- بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ
- ۴۴- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الْأَقَارِبِ
- ۴۵- بَابُ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ
- ۴۶- بَابُ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ
- ۴۷- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى
- ۴۸- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ
- ۴۹- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَفِي الرِّقَابِ وَالْغُرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [التوبة: ۶۰]
- ۵۰- بَابُ الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
- ۵۱- بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ، ﴿وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ [الذاریات: ۱۹]
- ۵۲- بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا
- ۵۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا يَسْتَلْبِذُ النَّاسُ إِلْحَاقًا﴾ [البقرة: ۲۷۳] وَكَمِ الْغِنَى، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَلَا يَجِدُ غِنَى يُغْنِيهِ» لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أَحْصَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۲۷۳]
- باب: زکاة میں بکری کا بچہ لینا
- باب: زکاة میں لوگوں کا عمدہ مال نہ لیا جائے
- باب: پانچ اونٹوں سے کم میں زکاة نہیں
- باب: گائے (بیل) کی زکاة
- باب: رشتہ داروں کو زکاة دینا
- باب: مسلمان پر اپنے گھوڑے کی زکاة دینا فرض نہیں
- باب: مسلمان کے لیے اپنے غلام کی زکاة دینا ضروری نہیں
- باب: یتیموں پر صدقہ کرنا
- باب: شوہر اور زیر پرورش یتیموں کو زکاة دینا
- باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”غلاموں کو آزاد کرنے، قرض داروں کو نجات دلانے اور اللہ کی راہ میں (مال زکاة خرچ کیا جائے)۔“
- باب: سوال کرنے سے اجتناب کرنا
- باب: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر سوال اور بغیر طمع کے کچھ دے (تو اسے قبول کرنا چاہیے) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان کے مالوں میں مانگنے اور نہ مانگنے والوں کا حق ہے۔“
- باب: جو اپنی دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے
- باب: کس قدر مال سے غنا حاصل ہوتی ہے! اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ”وہ لوگوں سے چٹ کر سوال نہیں کرتے۔“ نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص اتنا مال نہ پائے جو اس کے بے پروا بنا دے۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں اس طرح گھر گئے ہیں کہ (اپنی معاش کے لیے) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے.....“



## صحیح البخاری

باب: (درختوں پر) کھجور کا اندازہ لگانا

274

باب: عشر اس کھیتی میں ہے جسے آب باراں یا آب رواں سے سینچا جائے

276

281

باب: پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں ہے

باب: جب کھجور درختوں سے توڑیں تو اس وقت زکاۃ لی جائے، نیز کیا بچے کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے کہ وہ

282

صدقے کی کھجوروں سے کچھ لے لے

باب: جس نے اپنے پھل یا کھجور کے درخت، زمین یا اپنی کھیتی کو فروخت کیا جبکہ اس پر عشر یا زکاۃ واجب ہو چکی تھی اور اس نے زکاۃ دوسرے مال سے ادا کر دی یا وہ پھل فروخت کیا جس پر صدقہ واجب نہ تھا (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

283

باب: کیا آدمی اپنے صدقے کا مال خرید سکتا ہے؟ دوسرے کی صدقہ دی ہوئی چیز خریدنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے صرف صدقہ کرنے والے کو اپنی صدقے میں دی ہوئی چیز کو خریدنے سے منع فرمایا ہے، دوسروں کو اس سے منع نہیں کیا۔

284

باب: نبی ﷺ اور آپ کی آل کے لیے صدقے کے متعلق جو منقول ہے

286

باب: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات ﷺ کے آزاد کردہ غلاموں پر صدقہ کرنا

287

باب: جب صدقے کی حیثیت بدل جائے

باب: صدقہ مالداروں سے وصول کر کے فقیروں پر صرف کیا جائے، وہ جہاں کہیں بھی ہوں

288

باب: صاحب صدقہ کے لیے امام کی خواست گاری اور دعا کرنا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(اے نبی!)

۵۴- بَابُ خَرْصِ الثَّمَرِ

۵۵- بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ

الْجَارِي

۵۶- بَابُ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

۵۷- بَابُ أَخَذِ صَدَقَةَ الثَّمَرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ

وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَنْسُ ثَمَرُ الصَّدَقَةِ

۵۸- بَابُ: مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ

زَرْعَهُ، وَ قَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ الصَّدَقَةُ

فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ، أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَ لَمْ

تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ

۵۹- بَابُ: هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ؟ وَلَا بِأَسْ أَنْ

يَشْتَرِي صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا نَهَى

الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ، وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ

۶۰- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَآلِهِ

۶۱- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۲- بَابُ: إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

۶۳- بَابُ أَخَذِ الصَّدَقَةَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ، وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

۶۴- بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

- آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لیں.....
- 290 باب: جو مال سمندر سے برآمد کیا جائے (اس میں زکاۃ ہے یا نہیں)
- 291 باب: مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے
- 293 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”تَحْصِيلِ دَارُوں کو بھی زکاۃ سے حصہ دیا جائے۔“ نیز حاکم کو ان کا محاسبہ بھی کرنا چاہیے
- 298 باب: مسافر لوگ زکاۃ کے اونٹ استعمال کر سکتے ہیں اور ان کا دودھ بھی پی سکتے ہیں
- 298 باب: حاکم وقت کا زکاۃ کے اونٹوں کو خود اپنے ہاتھ سے داغ دینا
- 299

- تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلٍ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴿[التوبة: ۱۰۳]
- ۶۵- بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ
- ۶۶- بَابُ: فِي الرُّكَازِ الْخُمْسُ
- ۶۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا﴾ [التوبة: ۶۰] وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ
- ۶۸- بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَالْبَانِيَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ
- ۶۹- بَابُ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

301

صدقہ فطر سے متعلق احکام و مسائل

البواب صدقة الفطر

- 301 باب: صدقہ فطر کی فرضیت
- 302 باب: صدقہ فطر مسلمان غلام لونڈی پر بھی فرض ہے
- 303 باب: جو سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا
- 303 باب: خوراک سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا
- 304 باب: کھجور سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا
- 305 باب: منقہ سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کرنا
- 306 باب: عید سے پہلے صدقہ فطر کی ادائیگی
- 307 باب: آزاد اور غلام پر فطرانے کا وجوب
- 308 باب: ہر چھوٹے بڑے پر فطرانے کا وجوب

- ۷۰- بَابُ [فَرَضِ] صَدَقَةِ الْفِطْرِ
- ۷۱- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
- ۷۲- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ
- ۷۳- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ
- ۷۴- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ
- ۷۵- بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ
- ۷۶- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ
- ۷۷- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ
- ۷۸- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

301

حج سے متعلق احکام و مسائل

۱۵۰ = کتاب الحج

- 313 باب: حج کی فرضیت اور فضیلت کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”لَوْ كُنَّا نَرَى رِجَالًا رِجَالًا وَعَلَى

۱- بَابُ وَجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ

۲- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى

دبلے اونٹوں پر سوار یا پیدل چل کر تیرے پاس  
آئیں گے تاکہ اپنے فوائد حاصل کریں۔“

315

316

318

320

321

321

322

323

324

325

325

326

327

327

328

330

331

334

334

باب: پالان پر سوار ہو کر حج کرنا

باب: حج مبرور کی فضیلت

باب: حج اور عمرے کے لیے احرام باندھنے کے مقامات

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور زاد سفر ساتھ لے لیا کرو اور

بہترین زاد راہ تو تقویٰ ہے۔“

باب: اہل مکہ کے لیے حج اور عمرے کے احرام کی جگہ

باب: اہل مدینہ کا میقات، نیز انھیں ذوالحلیفہ سے پہلے

تبلیہ نہیں کہنا چاہیے

باب: اہل شام کے لیے احرام باندھنے کی جگہ

باب: اہل نجد کے لیے احرام باندھنے کی جگہ

باب: میقات کے اندر رہنے والوں کے لیے احرام

باندھنے کی جگہ

باب: اہل یمن کی میقات

باب: اہل عراق کے لیے ذات عرق میقات ہے

باب: بلا عنوان

باب: نبی ﷺ کا شجرہ کے راستے سے ٹکنا

باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”وادی عقیق ایک

با برکت وادی ہے“ کا بیان

باب: (محرم کا) اپنے کپڑوں سے تین مرتبہ خوشبو کو دھونا

باب: احرام کے وقت خوشبو لگانا، نیز جب محرم احرام

باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے؟ کیا کنگھی کر سکتا

ہے یا تیل لگا سکتا ہے؟

باب: بالوں کو بتا کر احرام باندھنے کا حکم

باب: مسجد ذوالحلیفہ کے پاس (احرام باندھ کر) بلیک پکارنا

صحیح البخاری

كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ نَجْعٍ عَمِيْقٍ

لِتَشْهَدُوا مَنْفَعَهُمْ ﴿[الحج: ٢٧، ٢٨]

٣- بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

٤- بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

٥- بَابُ فَرَضِ مَوَاقِيَتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

٦- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَتَذَكَّرُوا فَإِنَّكَ خَيْرٌ

الزَّادِ النَّفْعَى﴾ [البقرة: ١٩٧]

٧- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

٨- بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهْلُونَ قَبْلَ ذِي

الْحُلَيْفَةِ

٩- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ

١٠- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

١١- بَابُ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيَتِ

١٢- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ

١٣- بَابُ: ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

١٤- بَابُ:

١٥- بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

١٦- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْعَقِيْقُ وَادٍ مُبَارَكٌ»

١٧- بَابُ غَسْلِ الْخُلُقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الشُّبَابِ

١٨- بَابُ الطَّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، وَمَا يُلْبَسُ إِذَا

أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَتَرَجَّلُ وَيُدْهِنُ

١٩- مَنْ أَهْلٌ مُلْبَدًا

٢٠- بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ



- باب: محرم کون سے کپڑے نہ پہنے؟ 335
- باب: دوران حج میں سوار ہونا اور کسی دوسرے کو پیچھے بٹھانا 336
- باب: محرم کس قسم کے کپڑے، چادر اور تہبند پہنے 337
- باب: ذوالحلیفہ میں رات گزارنا اور صبح تک وہاں ٹھہرنا 339
- باب: آواز بلند تلبیہ کہنا 340
- باب: لبیک کا بیان 340
- باب: تلبیہ سے پہلے سواری پر سوار ہوتے وقت الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا 342
- باب: جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے تو اس وقت لبیک کہنا 343
- باب: قبلہ رو ہو کر تلبیہ کہنا 343
- باب: محرم جب وادی میں اترے تو لبیک کہے 344
- باب: حیض اور نفاس والی عورت احرام کس طرح باندھے؟ 345
- باب: جس شخص نے زمانہ نبوی میں نبی ﷺ کی مثل احرام باندھا 347
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”حج کے مہینے معروف ہیں..... حج کے دوران میں“ کا بیان، نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگ آپ سے احوال قمر کے متعلق سوال کرتے ہیں؟ آپ ان سے کہہ دیں کہ یہ لوگوں کے لیے اور حج کے لیے اوقات مقررہ ہیں۔“ 350
- باب: حج تمتع، قرآن، افراد اور جس کے پاس قربانی نہ ہو اس کے لیے حج کو نخل کر کے عمرہ بنا دینے کا بیان 353
- باب: تعین کر کے حج کا لبیک کہنا 361
- باب: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حج تمتع کا جاری ہونا 362
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یہ (حج تمتع کا حکم) ان لوگوں کے

- ۲۱- بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ
- ۲۲- بَابُ الرُّكُوبِ وَالْإِزْتِدَافِ فِي الْحَجِّ
- ۲۳- بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأُزْدِيَّةِ وَالْأُزْرِ
- ۲۴- بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ
- ۲۵- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ
- ۲۶- بَابُ التَّلْبِيَةِ
- ۲۷- بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ
- ۲۸- بَابُ مَنْ أَهَلَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً
- ۲۹- بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
- ۳۰- بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي
- ۳۱- بَابُ: كَيْفَ تُهَلُّ الْحَائِضُ وَالتَّمَسَّاءُ؟
- ۳۲- بَابُ مَنْ أَهَلَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَالْإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ
- ۳۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَتٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فِي الْحَجِّ﴾ [البقرة: ۱۹۷]، وَقَوْلِهِ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾ [البقرة: ۱۸۹]
- ۳۴- بَابُ التَّمَتُّعِ، وَالْقِرَانِ، وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ، وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي
- ۳۵- بَابُ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ
- ۳۶- بَابُ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۳۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ

## صحیح البخاری

حَاضِرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ [البقرة: ۱۹۶]

۳۸- بَابُ الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ

۳۹- بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا

۴۰- بَابُ: مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ؟

۴۱- بَابُ: مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ؟

۴۲- بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُيُوتِهَا

۴۳- بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ

۴۴- بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا، وَأَنَّ

النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةٌ

۴۵- بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

۴۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ

نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۚ رَبِّ إِنَّهُمْ أَضَلُّونَ كَثِيرًا ۚ مِنْ

النَّاسِ فَمَنْ يَعْنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ

رَحِيمٌ ۚ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُيُوتًا غَيْرَ

ذِي ذَرٍّ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

فَلْجَعَلْ أَفْعَدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ ۖ الْآيَةُ

[إبراهيم: ۳۵-۳۷]

۴۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَجَعَلْ اللَّهُ الْكَعْبَةَ

لیے ہے جو مسجد حرام کے باشندے نہ ہوں" کا بیان

باب: مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

باب: مکہ مکرمہ میں دن یا رات کے وقت داخل ہونا

باب: مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہونا چاہیے؟

باب: مکہ مکرمہ سے نکلتے وقت کون سی جانب اختیار کرے؟

باب: مکہ مکرمہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت

باب: سرزمین حرم کی فضیلت

باب: مکہ کے گھروں میں وراثت کے جاری ہونے اور

ان کی خرید و فروخت کرنے، نیز صرف مسجد حرام

میں لوگوں کا برابر حق دار ہونے کا بیان

باب: نبی ﷺ کا مکہ مکرمہ میں پڑاؤ کرنا

باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا

کی تھی کہ اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو پر امن

بنادے۔ مجھے اور میری اولاد کو اس امر سے محفوظ

کردے کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ اے میرے

رب! ان معبودان باطلہ نے تو بہت سے لوگوں کو

گمراہ کر دیا ہے، لہذا جس نے میری اتباع کی وہ

یقیناً میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً

(اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ معاف کرنے والا نہایت رحم

کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! میں نے اپنی

اولاد کے ایک حصے کو تیرے قابل احترام گھر کے

پاس ایسے میدان میں لا بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی

باڑی نہیں، ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں،

چنانچہ تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر

دے۔" کا بیان

باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو قابل

الْبَيْتِ الْحَرَامِ فِيمَا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيِ  
وَالْقَلْبِ ذَلِكَ لِيَتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ  
وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ  
[المائدة: ۹۷]

احترام گھر ہے لوگوں کے لیے قیام (امن) کا ذریعہ  
بنادیا، حرمت والے مہینے کو اور پٹے والے جانوروں  
کو بھی، تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ آسمانوں  
اور زمین میں موجود تمام چیزوں کے حالات خوب  
جانتا ہے، نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے،“ کا

بیان

۴۸- بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

۴۹- بَابُ هَذْمِ الْكَعْبَةِ،

۵۰- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

۵۱- بَابُ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي  
الْبَيْتِ شَاءَ

۵۲- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

۵۳- بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

۵۴- بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

۵۵- بَابُ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمْلِ؟

۵۶- بَابُ اسْتِئْلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ  
أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا

۵۷- بَابُ الرَّمْلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۵۸- بَابُ اسْتِئْلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِخْجَنِ

۵۹- بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ

۶۰- بَابُ تَقْيِيلِ الْحَجَرِ

۶۱- بَابُ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

۶۲- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

۶۳- بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ

يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ

381

383

385

386

387

388

389

390

391

392

393

395

396

397

399

399

باب: کعبہ پر غلاف چڑھانا

باب: انہدام کعبہ کی پیش گوئی

باب: حجر اسود کے متعلق جو منقول ہے

باب: کعبے کا دروازہ بند کر کے اس کے ہر کونے میں نماز  
پڑھی جاسکتی ہے

باب: خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

باب: خانہ کعبہ میں داخل نہ ہونا

باب: جس شخص نے کعبہ کے کونوں میں اللہ اکبر کہا

باب: (طواف میں) رمل کی ابتدا کیسے ہوئی؟

باب: جب کوئی مکہ آئے تو طواف شروع کرتے وقت  
سب سے پہلے حجر اسود کو چومے اور تین چکروں میں

رمل کرے

باب: حج اور عمرے میں رمل کرنا

باب: چھڑی سے حجر اسود کو چھونا

باب: صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا

باب: حجر اسود کو بوسہ دینا

باب: حجر اسود کے پاس آکر اس کی طرف اشارہ کرنا

باب: حجر اسود کے پاس آکر اللہ اکبر کہنا

باب: جو شخص مکہ آتے ہی کعبہ کا طواف کرے قبل اس کے  
کہ اپنے ٹھکانے پر جائے، پھر دو رکعت نماز پڑھے،



إِلَى الصَّفَا

٦٤- بَابُ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

٦٥- بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

٦٦- بَابُ: إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي

الطَّوَافِ قَطَعَهُ

٦٧- بَابُ: لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُزَيَّانٌ وَلَا يَحُجُّ

مُشْرِكٌ

٦٨- بَابُ: إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ

٦٩- بَابُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ

٧٠- بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى

يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ

٧١- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ

الْمَسْجِدِ

٧٢- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

٧٣- بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

٧٤- بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

٧٥- بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

٧٦- بَابُ مَا جَاءَ فِي زَمَزَمَ

٧٧- بَابُ طَوَافِ الثَّارِ

٧٨- بَابُ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ

٧٩- بَابُ وَجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَجُعِلَ مِنْ

شَعَائِرِ اللَّهِ

٨٠- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

پھر صفا کی طرف نکلے

باب: عورتوں کا مردوں کے ہمراہ طواف کرنا

باب: دوران طواف میں گفتگو کرنا

باب: جب دوران طواف کسی سے باندھا ہوا تسمہ یا

نا پسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کاٹ دے

باب: کوئی برہنہ آدمی بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ

کوئی مشرک حج کو آئے

باب: اگر دوران طواف کسی وجہ سے رک جائے (تو کیا

کرے؟)

باب: نبی ﷺ نے طواف کیا اور سات چکروں پر دو

رکعتیں پڑھیں

باب: جو شخص پہلا طواف (قدم) کر کے پھر کعبہ کے

قریب نہ گیا اور نہ اس نے دوبارہ طواف ہی کیا

یہاں تک کہ عرفات سے ہو آیا

باب: طواف کی دو رکعتیں مسجد حرام سے باہر ادا کرنا

باب: مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کی دو رکعت ادا کرنا

باب: صبح اور عصر کے بعد طواف کرنا

باب: بیماری کی حالت میں سوار ہو کر طواف کرنا

باب: حاجیوں کو پانی پلانا

باب: زمزم کے متعلق جو منقول ہے

باب: حج قرآن کرنے والے کا طواف

باب: با وضو طواف کرنا

باب: صفا و مروہ کی سعی واجب ہے اور انھیں شعائر اللہ

قرار دیا گیا ہے

باب: صفا و مروہ کے درمیان سعی کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

۸۱- بَابُ: تَقْضِي الْحَائِضِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا  
الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ  
بَيْنَ الصَّنَا وَالْمَرْوَةِ

۸۲- بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ  
وَالْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ مِنْ مِئِي

۸۳- بَابُ: أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟

۸۴- بَابُ الصَّلَاةِ بِمِئِي

۸۵- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۸۶- بَابُ التَّلْيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِئِي إِلَى  
عَرَفَةَ

۸۷- بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَّاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

۸۸- بَابُ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ

۸۹- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ

۹۰- بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

بَابُ التَّعْجِيلِ إِلَى الْمَوْقِفِ

۹۱- بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

۹۲- بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

۹۳- بَابُ التَّزْوِلِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعِ

۹۴- بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ  
وإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

۹۵- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۹۶- بَابُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

۹۷- بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

۹۸- بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقْفُونَ  
بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

باب: حائضہ طواف کعبہ کے علاوہ تمام ارکان حج بجا  
لائے، نیز جس نے صفا و مروہ کی سعی وضو کے بغیر  
کر لی تو (کیا حکم ہے)؟

باب: اہل مکہ اور مسافر حجاج منیٰ کی طرف روانگی کے وقت  
بطحاء وغیرہ سے احرام باندھیں

باب: حاجی آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟

باب: منیٰ میں نماز پڑھنا

باب: عرفہ کے دن روزہ رکھنا

باب: منیٰ سے عرفات جاتے وقت تلبیہ اور تکبیر کہنا

باب: عرفہ کے دن (وقوف کے لیے) جلدی روانہ ہونا

باب: میدان عرفہ میں سواری پر وقوف کرنا

باب: میدان عرفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

باب: میدان عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

باب: عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی کرنا

باب: میدان عرفات میں وقوف کرنا

باب: عرفات سے لوٹتے وقت کس طرح چلنا چاہیے؟

باب: عرفات اور مزدلفہ کے درمیان (سواری سے) اترنا

باب: عرفات سے لوٹتے وقت نبی ﷺ کا سکون و

اطمینان کی تلقین کرنا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا

باب: مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

باب: جس نے دونوں نمازوں کو جمع کرتے وقت درمیان

میں نفل وغیرہ نہ پڑھے

باب: جس نے ہر نماز کے لیے الگ اذان اور الگ تکبیر کہی

باب: جس نے اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کو رات پہلے

بھیج دیا کہ وہ مزدلفہ ٹھہریں، دعا کریں، نیز چاند

453 غروب ہوتے ہی انھیں آگے (منی) روانہ کر دیا

455 باب: نماز فجر مزدلفہ ہی میں ادا کرنا

457 باب: مزدلفہ سے کب روانہ ہونا چاہیے؟

باب: یوم نحر کی صبح، حجرہ کی رمی تک تلبیہ و تکبیر کہنا اور دوران

457 سفر میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”جو شخص حج کا زمانہ آنے تک

عمرے کا فائدہ اٹھانا چاہے وہ قربانی کرے جو اسے

میسر آئے..... (یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے) جو

459 مسجد حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں“ کا بیان

460 باب: قربانی کے اونٹوں پر سوار ہونا

462 باب: جو قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے

464 باب: قربانی کا جانور راستے سے خریدنا

باب: جس شخص نے ذوالحلیفہ پہنچ کر قربانی کی کوہان کو زخم

465 لگایا اور اس کے گلے میں پٹہ ڈالا، پھر احرام باندھا

467 باب: قربانی کے اونٹوں اور گایوں کے لیے ہار تیار کرنا

468 باب: قربانی کے جانوروں کا اشعار کرنا

468 باب: جس نے اپنے ہاتھ سے قلاوہ پہنایا

469 باب: قربانی کی بکری کو قلاوہ پہنانا

471 باب: پشتم سے ہار تیار کرنا

471 باب: جوتوں کا قلاوہ پہنانا

472 باب: قربانی کے جانور کو جھولیں پہنانا

473 باب: راستے سے قربانی خرید کر اسے قلاوہ پہنانا

باب: اپنی بیویوں کی طرف سے ان کے کہے بغیر گائے

475 ذبح کرنا

476 باب: منی میں نبی ﷺ کے مقام قربانی پر قربانی ذبح کرنا

476 باب: اپنے ہاتھ سے قربانی کو نحر کرنا

۹۹- بَابُ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ؟

۱۰۰- بَابُ: مَنْ يَذْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

۱۰۱- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حَتَّى يَرْمِيَ

الْجَمْرَةَ، وَالْإِزْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

۱۰۲- بَابُ: ﴿مَنْ تَمَنَّعَ بِالْعَمْرِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنْ

الْهَدْيِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿حَاضِرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

[البقرة: ۱۹۶]

۱۰۳- بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ

۱۰۴- بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُذْنَ مَعَهُ

۱۰۵- بَابُ مَنْ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ

۱۰۶- بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

۱۰۷- بَابُ قَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُذْنِ وَالْبَقَرِ

۱۰۸- بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ

۱۰۹- بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

۱۱۰- بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

۱۱۱- بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِئَنِ

۱۱۲- بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ

۱۱۳- بَابُ الْجَلَالِ لِلْبُذْنِ

۱۱۴- بَابُ مَنْ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا

۱۱۵- بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ

أَمْرِهِنَّ

۱۱۶- بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنَى

۱۱۷- بَابُ مَنْ نَحَرَ هَدْيَهُ بِيَدِهِ

- 477 باب: اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا
- 478 باب: اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا
- 479 باب: قربانی سے قصاب کو (بطور اجرت) کچھ نہ دیا جائے
- 480 باب: قربانی کی کھال صدقہ کر دی جائے
- 481 باب: قربانیوں کی جھولیں بھی صدقہ کر دی جائیں
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور (یاد کریں) جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی (اور اسے حکم دیا) کہ تو میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کر اور طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع، سجدے کرنے والوں کے لیے میرا گھر پاک رکھ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ آئیں گے تیرے پاس پیدل چل کر..... تو یہ اس کے رب کے ہاں اس کے لیے بہت بہتر ہے۔“
- 482 باب: قربانی کے جانوروں سے کیا خود کھائے اور کیا صدقہ کرے؟
- 482 باب: سرمنڈوانے سے پہلے قربانی کرنا
- 484 باب: احرام کے وقت بالوں کو جما لینا اور (احرام کھولتے وقت انھیں) منڈوا دینا
- 488 باب: احرام کھولتے وقت سرمنڈوانا اور بال کتر وانا
- 489 باب: حج تمتع کرنے والا عمرے کے بعد بال چھوٹے کرائے
- 492 باب: دسویں ذوالحجہ کو طواف زیارت کرنا
- 492 باب: جو شخص بھول کر یا جہالت کے باعث شام کے بعد رمی کرے یا قربانی سے پہلے سرمنڈوالے
- 495 باب: جمرے کے پاس سواری پر سوار ہو کر مسائل بیان کرنا
- 496 باب: منیٰ کے دنوں میں خطبہ دینا
- 498 باب: کیا پانی پلانے والے یا اس قسم کے اور لوگ منیٰ کی

- ۱۱۸- بَابُ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً
- ۱۱۹- بَابُ نَحْرِ الْبُذْنِ قَائِمَةً
- ۱۲۰- بَابُ: لَا يُعْطَى الْجَزَارَ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا
- ۱۲۱- بَابُ: يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ
- ۱۲۲- بَابُ: يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُذْنِ
- ۱۲۳- بَابُ: ﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا...﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ﴾ [الحج: ۲۶-۳۰]
- ۱۲۴- [بَابُ]: وَمَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُذْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ
- ۱۲۵- بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ
- ۱۲۶- بَابُ مَنْ لَبَدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ
- ۱۲۷- بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ
- ۱۲۸- بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ
- ۱۲۹- بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
- ۱۳۰- بَابُ: إِذَا رَمَى بَعْدَ مَا أَمْسَى، أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا
- ۱۳۱- بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ
- ۱۳۲- بَابُ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مَنَى
- ۱۳۳- بَابُ: هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السَّقَايَةِ أَوْ



- 502 راتیں مکہ میں بسر کر سکتے ہیں
- 503 باب: جمرات کو کنکریاں مارنا
- 504 باب: وادی کے نشیب سے رمی جمار کرنا
- 505 باب: ہر جمرے کو سات، سات کنکریاں مارنا
- 506 باب: جمرہ عقبہ کو رمی کرتے وقت بیت اللہ کو بائیں جانب کرنا
- 506 باب: ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا
- 507 باب: جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے
- 508 باب: پہلے اور دوسرے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد نرم زمین پر قبلہ رو کھڑے ہونا
- 509 باب: پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دونوں ہاتھ اٹھانا
- 509 باب: پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دعا کرنا
- 509 باب: جمرات کو رمی کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈوانا
- 511 باب: الوداعی طواف
- 512 باب: طواف زیارت کر لینے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے؟
- 513 باب: روانگی کے دن نماز عصر ابطح میں پڑھنا
- 516 باب: وادی محصب میں ٹھہرنا
- 517 باب: دخول مکہ سے پہلے ذی طوی میں ٹھہرنا اور مکہ سے لوٹتے وقت وادی بطحاء میں پڑاؤ کرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے
- 518 باب: مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت وادی ذی طوی میں ٹھہرنا
- 519 باب: ایام حج میں تجارت کرنا اور دور جاہلیت کی منڈیوں میں خرید و فروخت کرنا
- 520
- غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لِيَالِي مَنَى؟
- ۱۳۴- بَابُ رَمِي الْجِمَارِ
- ۱۳۵- بَابُ رَمِي الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي
- ۱۳۶- بَابُ رَمِي الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ
- ۱۳۷- بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ
- ۱۳۸- بَابُ: يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ
- ۱۳۹- بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ
- ۱۴۰- بَابُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُسَهِّلُ
- ۱۴۱- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى
- ۱۴۲- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ
- ۱۴۳- بَابُ الطَّيِّبِ بَعْدَ رَمِي الْجِمَارِ، وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ
- ۱۴۴- بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ
- ۱۴۵- بَابُ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ
- ۱۴۶- بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ بِالْأَبْطَحِ
- ۱۴۷- بَابُ الْمُحَصَّبِ
- ۱۴۸- بَابُ التُّزُولِ بِذِي طَوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَالتُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ
- ۱۴۹- بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طَوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ
- ۱۵۰- بَابُ التَّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَشْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: وادیِ محصب سے رات کے آخری حصے میں روانہ ہونا 520

۱۵۱- بَابُ الْأَدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

۵۲۳ عمر سے متعلق احکام و مسائل

الباب العشرة

باب: عمرے کا وجوب اور اس کی فضیلت 525

۱- بَابُ وَجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

باب: حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنا 526

۲- بَابُ مَنْ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

باب: نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ 527

۳- بَابُ: كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟

باب: رمضان میں عمرہ کرنا 530

۴- بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

باب: محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی وقت عمرہ کرنا 531

۵- بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ وَغَيْرِهَا

باب: تنعيم سے عمرہ کرنا 532

۶- بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

باب: حج کے بعد قربانی کے بغیر عمرہ کرنا 534

۷- بَابُ الْإِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَذِي

باب: عمرے کا ثواب بقدر مشقت ہے 536

۸- بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

باب: عمرہ کرنے والا جب طواف کر کے واپس چلا آئے تو 536

۹- بَابُ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ

کیا یہ طواف وداع سے کافی ہوگا؟ 536

خَرَجَ، هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ؟

باب: عمرہ کرتے وقت وہی کچھ کرے جو حج میں کرتا ہے 538

۱۰- بَابُ: يَفْعَلُ بِالْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ بِالْحَجِّ

باب: عمرہ کرنے والا کب احرام کی پابندیوں سے آزاد 544

۱۱- بَابُ: مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ؟

ہوتا ہے؟ 544

باب: جب کوئی حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کون سی دعا 545

۱۲- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ

پڑھے؟ 545

أَوِ الْغَزْوِ

باب: آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں 545

۱۳- بَابُ اسْتِقبالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى

کا ایک سواری پر بیٹھنا 545

الدَّابَّةِ

باب: مسافر کا اپنے گھر میں صبح کے وقت آنا 545

۱۴- بَابُ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ

باب: شام کے وقت گھر آنا 546

۱۵- بَابُ الدُّخُولِ بِالْعِشِيِّ

باب: جب آدمی اپنے شہر پہنچے تو رات کے وقت گھر نہ آئے 546

۱۶- بَابُ: لَا يَطْرُقُ أَهْلُهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

باب: مدینہ کے قریب پہنچنے پر سواری کو تیز کرنے کا بیان 547

۱۷- بَابُ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اپنے گھروں میں ان کے 548

۱۸- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ

دروازوں سے آؤ“ کا بیان

أَبْوَابِهَا﴾ [البقرة: ۱۸۹]

- ۱۹- بَابُ: السَّفَرُ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ  
 ۲۰- بَابُ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَيُعَجِّلُ إِلَى أَهْلِهِ  
 باب: سفر میں گویا ایک قسم کا عذاب ہے  
 باب: مسافر کو جب چلنے کی جلدی ہو اور وہ جلدی گھر آنا چاہتا ہو

۱۸۷ بَابُ الْمُحْصَرِّ وَحِرَاكِهِ الصَّيْدِ  
 حرم کے روک دے جانے اور شکار کرنے پر حلالان  
 کے متعلق احکام و مسائل

- ۱- بَابُ: إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ  
 ۲- بَابُ الْإِخْصَارِ فِي الْحَجِّ  
 ۳- بَابُ التَّحْرِيقِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَضَرِ  
 ۴- بَابُ مَنْ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِّ بَدَلٌ  
 ۵- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶] وَهُوَ مُخَيَّرٌ، فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ  
 ۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ صَدَقَةٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶] وَهِيَ: إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ  
 ۷- بَابُ: الْإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ  
 ۸- بَابُ: النَّسُكُ شَاءَ  
 ۹- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا رَفَثَ﴾ [البقرة: ۱۹۷]  
 ۱۰- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ [البقرة: ۱۹۷]  
 باب: جب عمرہ کرنے والے کو روک دیا جائے  
 باب: حج میں رکاوٹ کا پیدا ہو جانا  
 باب: حصر میں سرمنڈوانے سے پہلے قربانی کرنے کا بیان  
 باب: محصر پر (حج یا عمرے کی) قضا ضروری نہیں ہے  
 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے ذمے فدیہ ہے: روزے رکھے یا صدقہ دے یا جانور ذبح کرے۔“  
 کا بیان، نیز ان تینوں میں اسے اختیار ہے لیکن روزے تین دن رکھنے ہوں گے۔  
 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یا صدقہ دے“ سے مراد چھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے  
 باب: فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا ہے  
 باب: نسک سے مراد ایک بکری کی قربانی ہے  
 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”دوران حج میں شہوت کی باتیں نہ ہوں“ کی تفسیر  
 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”دوران حج میں بدکرداری اور لڑائی جھگڑا جائز نہیں ہے“ کی وضاحت

۱۸۸ بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ

۱۸۸ بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ  
 شکار کرنے پر حلالان سے متعلق احکام و مسائل

- ۱- بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ  
 باب: شکار کرنے پر تاوان وغیرہ کا بیان

۲- بَابُ: إِذَا صَادَ الْحَالَالُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ

۳- بَابُ: إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَقَطِنَ الْحَالَالُ

۴- بَابُ: لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَالَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

۵- بَابُ: لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لَكِنِ يَضْطَاذُهُ الْحَالَالُ

۶- بَابُ: إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَخَشِيًا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

۷- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۸- بَابُ: لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ

۹- بَابُ: لَا يُنْفَرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

۱۰- بَابُ: لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

۱۱- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

۱۲- بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

۱۳- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الطَّيْبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

۱۴- بَابُ الْإِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

۱۵- بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

۱۶- بَابُ: إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ

۱۷- بَابُ لُبْسِ السَّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ

۱۸- بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

۱۹- بَابُ: إِذَا أُحْرِمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

۲۰- بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ ﷺ

أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

باب: جب کوئی غیر محرم شکار کر کے محرم کو تحفہ دے تو وہ اسے کھا سکتا ہے

باب: محرم شکار دیکھ کر ہنس پڑیں اور غیر محرم سمجھ جائے کہ شکار ہے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

باب: شکار مارنے میں محرم آدمی کسی غیر محرم کی مدد نہ کرے

باب: محرم آدمی شکار کی طرف اس غرض سے اشارہ نہ کرے کہ غیر محرم اسے شکار کر لے

باب: جب کوئی محرم کو زندہ جنگلی گدھا بطور ہدیہ دے تو وہ اسے قبول نہ کرے

باب: محرم کن جانوروں کو حرم میں مار سکتا ہے؟

باب: حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں

باب: حرم کا شکار خوفزدہ نہ کیا جائے

باب: مکہ مکرمہ میں جنگ و قتال جائز نہیں ہے

باب: محرم کے لیے سینگی لگوانا

باب: محرم کا نکاح کرنا

باب: محرم مرد یا عورت کے لیے خوشبو لگانے کی ممانعت

باب: محرم کے لیے غسل کرنا

باب: محرم جو تانہ ہونے کی صورت میں موزے پہن لے

باب: جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن سکتا ہے

باب: محرم کا ہتھیار بند ہونے کا بیان

باب: مکہ اور حرم میں احرام کے بغیر داخل ہونے کا بیان

باب: جس نے نادانستہ طور پر بایں حالت احرام باندھا

کہ اس نے قمیص پہن رکھی تھی

باب: اگر محرم میدان عرفات میں مرجائے تو نبی ﷺ نے

اس کی طرف سے باقی مناسک حج ادا کرنے کا حکم



نہیں دیا

594

باب: محرم مرجائے تو اس کی تجہیز و تکفین کا کیا طریقہ ہے؟

596

باب: میت کی طرف سے حج کرنا اور اس کی نذر کو پورا

596

کرنا، نیز مرد، عورت کی طرف سے حج کر سکتا ہے

باب: اس شخص کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر نہیں بیٹھ

597

سکتا

598

باب: عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

599

باب: بچوں کا حج کرنا

600

باب: عورتوں کا حج کرنا

604

باب: جو کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانے

۲۱- بَابُ سُنتِ الْمُحْرَمِ إِذَا مَاتَ

۲۲- بَابُ الْحَجِّ وَالتَّذْوِيرِ عَنِ الْمَيْتِ، وَالرَّجُلُ يَحُجُّ

عَنِ الْمَرْأَةِ

۲۳- بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى

الرَّاحِلَةِ

۲۴- بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

۲۵- بَابُ حَجِّ الصَّبِيَّانِ

۲۶- بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

۲۷- بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

## کتاب فضائل المدينة

607

## فضائل مدینہ کا بیان

609

باب: حرم مدینہ کا بیان

باب: مدینہ طیبہ کی فضیلت اور اس کا بیان کہ وہ برے

612

لوگوں کو نکال دے گا

613

باب: مدینہ طیبہ کا ایک نام طابہ ہے

613

باب: مدینہ طیبہ کے دونوں پتھر یلے کنارے

614

باب: جو شخص مدینہ طیبہ سے اعراض کرے

616

باب: ایمان مدینہ طیبہ کی طرف سمت آئے گا

616

باب: اہل مدینہ سے مکر و فریب کرنے کا گناہ

617

باب: مدینہ طیبہ کے قلعے

618

باب: مدینہ طیبہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا

620

باب: مدینہ طیبہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

621

باب: بلا عنوان

622

باب: مدینہ طیبہ کا ویران کرنا نبی ﷺ کو ناگوار تھا

623

باب: بلا عنوان

۱- بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

۲- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

۳- بَابُ: الْمَدِينَةُ طَابَةُ

۴- بَابُ لَا بَتِّي الْمَدِينَةِ

۵- بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

۶- بَابُ: الْإِيْمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

۷- بَابُ إِثْمٍ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

۸- بَابُ آطَامِ الْمَدِينَةِ

۹- بَابُ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ

۱۰- بَابُ: الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

بَابُ:

۱۱- بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ تُغْرَى الْمَدِينَةُ

۱۲- بَابُ:

۶۳۷

روزوں سے متعلق احکام و مسائل

کتاب الصوم

- ۱- بَابُ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ  
باب: رمضان کے روزوں کی فرضیت 629
- ۲- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ  
باب: روزے کی فضیلت 631
- ۳- بَابُ: الصَّوْمِ كَفَّارَةٌ  
باب: روزہ گناہوں کا کفارہ ہے 632
- ۴- بَابُ: الرِّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ  
باب: ریان روزہ داروں کے لیے ہے 633
- ۵- بَابُ: هَلْ يُقَالُ: رَمَضَانُ، أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ؟  
باب: رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان اور جس نے دونوں کو جائز خیال کیا 635
- ۶- بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً  
باب: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے نیت کر کے رمضان کے روزے رکھے 637
- ۷- بَابُ: أَجُودُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ  
باب: نبی ﷺ رمضان میں بہت سخی ہوتے تھے 638
- ۸- بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ  
باب: جس شخص نے بحالت روزہ جھوٹ بولنا اور فریب کرنا ترک نہ کیا 639
- ۹- بَابُ: هَلْ يَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ، إِذَا شَتِمَ  
باب: جب کسی روزہ دار کو گالی دی جائے تو کیا جائز ہے کہ وہ کہہ دے: ”میں روزہ دار ہوں“ 640
- ۱۰- بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ  
باب: جس شخص کو (عدم نکاح کی وجہ سے) زنا میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو وہ روزہ رکھے 641
- ۱۱- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَالَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا»  
باب: فرمان نبوی: ”(رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کر دو“ کی وضاحت 642
- ۱۲- بَابُ: شَهْرًا عِيدَ لَا يَتَّقَصَانِ  
باب: عید کے دنوں میں بے کم نہیں ہوتے 645
- ۱۳- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ»  
باب: ارشاد نبوی: ”ہم لکھنا نہیں جانتے اور نہ ہی علم حساب سے ہمیں واقفیت ہے“ کی وضاحت 646
- ۱۴- بَابُ: لَا يَتَقَدَّمُ رَمَضَانُ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ  
باب: کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے (استقبالی) روزہ نہ رکھے 647

۱۵- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أَحَلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ  
الصَّيَامِ الرِّفْثَ إِلَى نِسَائِكُمْ مِنْ لِبَاسٍ لَكُمْ وَأَنْتُمْ  
لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ  
أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَشِّرُوهُمْ  
وَأْتَعُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ [البقرة: ۱۸۷]

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”تمہارے لیے روزوں کی رات  
اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ  
تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس  
ہو۔ اللہ نے جان لیا ہے کہ بے شک تم اپنے آپ  
سے خیانت کرتے تھے، چنانچہ اس نے تم پر توبہ  
فرمائی اور تمہیں معاف کر دیا، اس لیے اب تم ان  
سے ہم بستری کر سکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے  
جو تمہارے لیے لکھا ہے اسے تلاش کرو“ کا بیان

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں  
شب کی سیاہ دھاری سے سپیدہ سحر کی دھاری نمایاں  
نظر آنے لگے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو“ کی

وضاحت

باب: ارشاد نبوی: ”بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے  
نہ روکے“ کا بیان

باب: سحری کھانے میں جلدی کرنا

باب: سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟

باب: سحری کھانا باعث برکت ہے واجب نہیں

باب: اگر کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کرے

باب: روزہ دار جب جنابت کی حالت میں صبح کرے

باب: روزہ دار کا اپنی بیوی کے جسم سے جسم لگانا

باب: روزہ دار کا بوسہ دینا

باب: روزہ دار کا غسل کرنا

باب: روزہ دار اگر بھول کر کھاپی لے

باب: روزہ دار کے لیے تازہ اور خشک مسواک استعمال کرنا

باب: ارشاد نبوی: ”جب وضو کرے تو ناک میں پانی

ڈالے“ کی وضاحت نیز اس میں روزہ دار اور غیر

۱۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ  
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ  
اتَمُّوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ [البقرة: ۱۸۷]

۱۷- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ  
سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ»

۱۸- بَابُ تَعْجِيلِ السُّحُورِ

۱۹- بَابُ قَدْرِ كَمَ بَيْنَ السُّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ؟

۲۰- بَابُ بَرَكَةِ السُّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِجَابٍ

۲۱- بَابُ: إِذَا تَوَيَّ بِالنَّهَارِ صَوْمًا

۲۲- بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنْبًا

۲۳- بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

۲۴- بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

۲۵- بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ

۲۶- بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

۲۷- بَابُ سِوَاكِ الرِّطْبِ وَالْيَاسِ لِلصَّائِمِ

۲۸- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَشِيقْ  
بِمَخْرَجِهِ الْمَاءَ»، وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

- 667 روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں  
باب: جب رمضان میں بیوی سے جماع کرے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)
- 668 باب: جب کوئی رمضان میں جماع کرے اور اس کے پاس (کفارے کے لیے) کچھ نہ ہو، اسے صدقہ ملے تو اس سے کفارہ دے
- 670 باب: کیا رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے والا کفارہ اپنے اہل خانہ کو کھلا سکتا ہے جبکہ وہ زیادہ محتاج ہوں
- 671 باب: روزہ دار کے لیے سینگ لگانا یا اسے قے آنا
- 673 باب: سفر میں روزہ رکھنا یا چھوڑنا
- 676 باب: جب رمضان میں چند ایام روزے رکھے، پھر سفر کرے
- 678 باب: بلا عنوان
- 678 باب: نبی ﷺ کا اس شخص کے متعلق ارشاد گرامی جس پر سخت گرمی کی وجہ سے سایہ کیا گیا تھا ”دوران سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔“
- 679 باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی دوران سفر میں کسی پر روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے عیب نہیں لگاتا تھا
- 680 باب: جس نے دوران سفر میں روزہ افطار کیا تاکہ لوگ اسے دیکھیں
- 681 باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے جو ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے“ کا بیان
- 682 باب: رمضان کے قضا شدہ روزے کب رکھے جائیں؟
- 683 باب: حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے
- 685
- ۲۹- بَابُ: إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ
- ۳۰- بَابُ: إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَلْيَكْفُرْ
- ۳۱- بَابُ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ، هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاطِبَ؟
- ۳۲- بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقِيَاءِ لِلصَّائِمِ
- ۳۳- بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ
- ۳۴- بَابُ: إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ
- ۳۵- بَابُ:
- ۳۶- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ»
- ۳۷- بَابُ: لَمْ يَعْيبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ
- ۳۸- بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ
- ۳۹- بَابُ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة: ۱۸۴]
- ۴۰- بَابُ: مَتَى يُقْضَى قِضَاءُ رَمَضَانَ؟
- ۴۱- بَابُ الْحَائِضِ تَرْكُ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ



- باب: اگر کوئی مرجائے اور اس کے ذمے روزے ہوں؟ 686
- باب: روزہ دار کو اپنا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہیے؟ 688
- باب: روزہ دار کو پانی وغیرہ جو بھی دستیاب ہو اس سے روزہ افطار کرے 690
- باب: روزہ کھولنے میں جلدی کرنا 691
- باب: جب رمضان میں روزہ افطار کرنے کے بعد سورج نکل آئے 692
- باب: بچوں کے روزے کا بیان 693
- باب: صوم وصال کا بیان 694
- باب: بکثرت وصال کا روزہ رکھنے والوں کے لیے سزا کا بیان 696
- باب: صبح تک وصال کا روزہ رکھنا 698
- باب: اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کی قسم دے، اگر وہ اس کی موافقت کرے تو اس کے ذمے کوئی قضا نہیں 698
- باب: ماہ شعبان میں روزے رکھنا 700
- باب: نبی ﷺ کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان 701
- باب: روزے میں مہمان کا حق 703
- باب: روزے میں جسم کا حق 704
- باب: زندگی بھر کے روزے 705
- باب: (نفل) روزہ رکھنے میں اہل و عیال کے حقوق کا خیال رکھنا 706
- باب: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا 708
- باب: حضرت داود علیہ السلام کے روزے 709
- باب: ایام بینہ، یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کا روزہ 710

- ۴۲- بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ
- ۴۳- بَابُ: مَنْ يَجِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ؟
- ۴۴- بَابُ: يُفْطَرُ بِمَا تَسَّرَ مِنَ الْمَاءِ أَوْ غَيْرِهِ
- ۴۵- بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ
- ۴۶- بَابُ: إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ
- ۴۷- بَابُ صَوْمِ الصَّبِيَّانِ
- ۴۸- بَابُ الْوَصَالِ
- ۴۹- بَابُ التَّكْيِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوَصَالِ
- ۵۰- بَابُ الْوَصَالِ إِلَى السَّحَرِ
- ۵۱- بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَحْيِهِ لِيُفْطَرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ
- ۵۲- بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ
- ۵۳- بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِفْطَارِهِ
- ۵۴- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ
- ۵۵- بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ
- ۵۶- بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ
- ۵۷- بَابُ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ
- ۵۸- بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ
- ۵۹- بَابُ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
- ۶۰- بَابُ صِيَامِ الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

۶۱- بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

باب: جو کوئی (بحالت روزہ) کسی سے ملنے گیا اور وہاں

711 روزہ نہ توڑا

۶۲- بَابُ الصَّوْمِ مِنْ آخِرِ الشَّهْرِ

712 باب: مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا

۶۳- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا

باب: جمعہ کا روزہ رکھنا، نیز جب جمعہ کے دن صبح روزے

714 سے ہو تو ضروری ہے کہ روزہ افطار کر دے

يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ

۶۴- بَابُ: هَلْ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟

715 باب: کیا نقلی روزے کے لیے کوئی دن مقرر کیا جاسکتا ہے؟

۶۵- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

716 باب: عرفہ کے دن روزہ رکھنا

۶۶- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

718 باب: عید الفطر کے دن روزہ رکھنا

۶۷- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ

719 باب: قربانی کے دن روزہ رکھنا

۶۸- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

721 باب: ایام تشریق کے روزے رکھنا

۶۹- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

723 باب: عاشوراء کے دن روزہ رکھنا

### ۳۸۱ - کتاب صلاة التراويح

### 729 نماز تراویح سے متعلق احکام و مسائل

۱- بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

باب: اس شخص کی فضیلت جو رمضان میں رات کے وقت

735 قیام کرے

### ۳۸۲ - کتاب فضل ليلة القدر

### 740 شب قدر کی فضیلت کا بیان

۱- بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

743 باب: شب قدر کی فضیلت

۲- بَابُ التَّمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

باب: رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر کو

745 تلاش کرنا

۳- بَابُ تَحَرِّيِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ

باب: آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کو

747 تلاش کرنا

۴- بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاخِي النَّاسِ

باب: لوگوں کے جھگڑے کی بنا پر شب قدر کی پہچان کا

751 اٹھ جانا

۵- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کرنا

753

## بَابُ الْأَعْتِكَافِ

## الاعتكاف عن غير النكاح

755

- 759 باب: آخری عشرے میں اعتکاف کرنا
- 761 باب: حائضہ عورت کا معتکف کو کنگھی کرنا
- 762 باب: (معتکف) ضرورت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہو
- 763 باب: معتکف کے لیے سر یا بدن دھونا
- 763 باب: رات کا اعتکاف کرنا
- 764 باب: عورتوں کا اعتکاف کرنا
- 765 باب: مسجد میں خیمے لگانا
- باب: کیا معتکف اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر مسجد کے دروازے تک آ سکتا ہے؟
- 766 باب: نبی ﷺ کا اعتکاف بیٹھنا اور بیسویں کی صبح کو باہر نکلنا
- 767 باب: مستحاضہ عورت کا اعتکاف کرنا
- 768 باب: بیوی کا اپنے خاوند سے اعتکاف گاہ میں ملاقات کرنا
- 769 باب: کیا معتکف اپنا دفاع کر سکتا ہے؟
- 770 باب: اعتکاف گاہ سے صبح کے وقت نکلنا
- 771 باب: ماہ شوال میں اعتکاف کرنا
- 772 باب: جس نے معتکف پر روزہ رکھنا ضروری خیال نہیں کیا
- 773 باب: جس نے زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی، پھر مسلمان ہو گیا
- 774 باب: رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا
- 775 باب: جس نے اعتکاف کا ارادہ کیا، پھر اس ارادے کو ترک کر دینا مناسب خیال کیا
- 776 باب: اگر معتکف اپنا سر دھونے کے لیے گھر میں داخل کرے
- 777

- ۱- بَابُ الْأَعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّامِ
- ۲- بَابُ الْحَائِضِ تُرْجَلُ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ
- ۳- بَابُ: لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ
- ۴- بَابُ غَسَلِ الْمُعْتَكِفِ
- ۵- بَابُ الْأَعْتِكَافِ لَيْلًا
- ۶- بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ
- ۷- بَابُ الْأَخِيَّةِ فِي الْمَسْجِدِ
- ۸- بَابُ: هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ؟
- ۹- بَابُ الْأَعْتِكَافِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ
- ۱۰- بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ
- ۱۱- بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ
- ۱۲- بَابُ: هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ؟
- ۱۳- بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ
- ۱۴- بَابُ الْأَعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ
- ۱۵- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَّ عَلَيْهِ إِذَا اعْتَكَفَ صَوْمًا
- ۱۶- بَابُ: إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَتَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ
- ۱۷- بَابُ الْأَعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ
- ۱۸- بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ
- ۱۹- بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَدْخُلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

## جنازے کا مفہوم اور اس کی اہمیت

لفظ جنائز، جنازہ کی جمع ہے جس کے دو معنی ہیں: اگر جیم کے کسرہ (زیر) کے ساتھ ہو تو اس سے مراد میت ہے اور اگر جیم کے فتح (زبر) کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کے معنی اس چار پائی یا تابوت کے ہیں جس پر میت پڑی ہو۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر رحمہما نے لفظ جنائز میں جیم پر صرف فتح متعین کیا ہے۔ لغوی طور پر اس کا ماخذ لفظ جنز ہے جسے چھپانے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ جو انسان دنیا میں آیا ہے اسے ایک دن موت کی آغوش میں جانا ہے۔ اگرچہ کسی انسان کو اپنی موت کے وقت کا علم نہیں، تاہم ہر شخص کی موت کا ایک معین اور اٹل وقت ہے، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس سے لمحہ بھر کے لیے بھی غافل نہ ہو، اسے ہمیشہ یاد رکھے اور آخرت کے اس سفر کی تیاری کرتا رہے جسے اس نے اکیلے ہی طے کرنا ہے۔ اس سلسلے میں عافیت کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہم مرض و موت اور دیگر مصائب و آلام میں رسول اللہ ﷺ کی ہدایات پر عمل کرتے رہیں۔ یہ ایک حقیقت اور تجربہ ہے کہ ایسا کرنے سے قلب و روح کو بڑا سکون نصیب ہوتا ہے اور آپ کی تعلیم و رہنمائی زخمی دل کا مرہم اور صدمے کی دوا بن جاتی ہے۔ علاوہ ازیں موت تو لقاء الہی (اللہ کی ملاقات) کا وسیلہ ہونے کی حیثیت سے بندہ مومن کے لیے محبوب و مطلوب بن جاتی ہے۔ یہ تو شرعی ہدایات کی دنیوی اور نقد برکات ہیں، آخرت میں وہ سب کچھ سامنے آئے گا جس کا آیات و احادیث میں وعدہ کیا گیا ہے۔

محدثین کا عام دستور ہے کہ وہ کتاب الصلاۃ کے آخر میں کتاب الجنائز کے تحت مرض اور دیگر مصائب و آلام اور حوادث، مرض الموت اور موت کے وقت شرعی طرز عمل، پھر غسل میت، تجہیز و تکفین، نماز جنازہ، دفن، تعزیت یہاں تک کہ زیارت قبور سے متعلقہ احادیث لاتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنے اسلاف کا اتباع کرتے ہوئے کتاب الصلاۃ کے آخر میں کتاب الجنائز کو بیان کیا ہے کیونکہ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں: ایک حالت زندگی سے متعلق ہے اور دوسری کا تعلق موت کے بعد سے ہے۔ اور ہر حالت کے متعلق عبادات اور معاملات کے احکام وابستہ ہیں۔ عبادات میں اہم چیز نماز ہے۔ جب زندگی کے متعلق اہم عبادت نماز سے فراغت ہوئی تو موت سے متعلق نماز وغیرہ کا بیان ضروری ہوا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں دو صد و (210) احادیث بیان کی ہیں جن میں چھپن (56) متعلق اور متابع ہیں اور باقی



متصل اسانید سے ذکر کی گئی ہیں۔ ان میں سے تقریباً ایک سو نو (109) احادیث مکرر اور باقی ایک سو ایک (101) احادیث خالص ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے چوبیس (24) احادیث کے علاوہ دیگر بیان کردہ احادیث کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ مرفوع متصل احادیث کے علاوہ اڑتالیس (48) آثار ہیں جو مختلف صحابہ کرام اور تابعین عظام سے مروی ہیں۔ ان میں سے چھ (6) موصول اور باقی معلق ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے ان احادیث پر تقریباً اٹھانوے (98) چھوٹے چھوٹے عنوان قائم کیے ہیں جو افادیت و معنویت کے اعتبار سے بے نظیر اور انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان عنوانات کے ذریعے سے امام بخاری رحمہ اللہ نے کئی ایک متعارض احادیث میں تطبیق دی اور ان کی تشریح فرمائی ہے، اس کے علاوہ محدثانہ اسرار و رموز بھی بیان کیے ہیں جن کی ہم ان کے مقامات پر وضاحت کریں گے۔

بہر حال امام بخاری رحمہ اللہ نے جنازہ اور متعلقات جنازہ کے متعلق مکمل ہدایات دی ہیں، بلکہ قبر اور بعد القبر کے حقائق سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔ ان تمہیدی گزارشات کو سامنے رکھتے ہوئے احادیث کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فکر و عمل کو اپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 23 - كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے سے متعلق احکام و مسائل

(۱) [بَابُ]: وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

باب: 1- جس کا آخری کلام لا إله إلا الله ہو

حضرت وہب بن منبہ سے پوچھا گیا ہے: لا إله إلا الله جنت کی چابی نہیں؟ انھوں نے فرمایا: کیوں نہیں، لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں۔ اگر تو ایسی چابی لائے جس کے دندانے ہیں تو تالا کھل جائے گا بصورت دیگر نہیں کھلے گا۔

وَقِيلَ لَوَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ: أَلَيْسَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحُ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فَتِخَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يَفْتَحْ لَكَ.

☆ وضاحت: اس عنوان کے ذریعے سے ان احادیث کی تشریح مقصود ہے جن میں صرف لا إله إلا الله پڑھنے پر دخول جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کا آخری کلام لا إله إلا الله ہو، یعنی اس کلمہ طیبہ پر اس کا خاتمہ ہو، اسے مرنے کے فوراً بعد جنت میں داخل کیا جائے۔ وہب بن منبہ کے اثر کو امام بخاری رحمہ اللہ نے التاریخ الکبیر میں اور ابونعیم نے حلیۃ الأولیاء میں متصل سند سے بیان کیا ہے۔<sup>①</sup>

[1237] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے رب کی طرف سے میرے پاس ایک آنے والا آیا اور مجھے خوش خبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص بائیں حالت فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَخْذَبِ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي - أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ:

آپ نے فرمایا: ”ہاں اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔“

وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. [انظر: ۱۴۰۸، ۲۳۸۸، ۳۲۲۲، ۵۸۲۷،

[۷۴۸۷، ۶۴۴۴، ۶۴۴۳، ۶۲۶۸]

[1238] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو، وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔“ میں کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ [شَيْئًا] دَخَلَ النَّارَ». وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. [انظر: ۴۴۹۷، ۶۶۸۳]

🌞 فوائد و مسائل: ① امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک مرفوع حدیث کو عنوان میں بیان کیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی آخری بات لا إله إلا الله ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ ① اس عنوان سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہ ہے کہ جو شخص لا إله إلا الله کہے اور اس پر اسے موت آجائے، نیز وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنائے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی مراد یہ ہو کہ جو کوئی موت کے وقت اخلاص سے لا إله إلا الله کہے، ایسا کرنے سے اس کے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ جنت میں داخل ہوگا کیونکہ اخلاص توبہ اور ندامت کو لازم ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص زنا اور حقوق العباد (جیسے چوری) وغیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو ایسے حالات میں حقوق العباد کی ادائیگی کے متعلق اللہ تعالیٰ ضرور کوئی صورت پیدا کر دے گا۔ واللہ اعلم۔ ② حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے امام بخاری رحمہ اللہ یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ جنت میں داخلے کے لیے مرتے وقت کلمہ اخلاص کا پڑھنا ضروری نہیں بلکہ اس سے مراد توحید کا عقیدہ رکھنا اور اسی عقیدے پر مرنا ہے۔ ہمارے نزدیک قائم کردہ عنوان اور پیش کردہ احادیث سے امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ مقصد ہے کہ مریض اور قریب المرگ آدمی کو کلمہ طیبہ کی تلقین کی جائے تاکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ اگرچہ تلقین کے متعلق واضح احادیث بھی کتب احادیث میں مروی ہیں لیکن امام بخاری رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق نہ تھیں، اس لیے انھیں پیش نہیں کیا گیا، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ اپنے قریب المرگ تعلق داروں کو لا إله إلا الله پڑھنے کی تلقین کرو۔ ② تلقین کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے پاس شہادتین کا ذکر کیا جائے بلکہ اسے پڑھنے کے متعلق کہا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اسے کہا کہ لا إله إلا الله کہو۔ ③

## (۲) بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

### باب: 2- جنازے میں شریک ہونے کا حکم

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[1239] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

① سنن ابی داود، الجنائز، حدیث: 3116. ② صحیح مسلم، الجنائز، حدیث: 2123 (916). ③ مسند أحمد: 152/3.

عَنِ الْأَشْعَثِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُؤَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ آيَةِ الْفِضَّةِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَالْحَرِيرِ، وَالذِّيْبَاجِ، وَالْقَسِيِّ، وَالْإِسْتَبْرَقِ».

[انظر: ٢٤٤٥، ٥١٧٥، ٥٦٣٥، ٥٦٥٠، ٥٨٣٨، ٥٨٤٩]

[٥٨٦٣، ٦٢٢٢، ٦٢٣٥، ٦٦٥٤]

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جن باتوں کا حکم دیا تھا وہ: جنازوں کے ہمراہ جانا، مریض کی عیادت کرنا، دعوت قبول کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم کا پورا کرنا، سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کے لیے دعا کرنا ہیں۔ اور جن چیزوں سے منع فرمایا وہ: چاندی کے برتنوں کا استعمال اور سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیبا، قز اور استبرق (پہننا) ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جن سات چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان میں سے اس حدیث میں صرف چھ کا ذکر ہے ساتویں چیز ریشمی گدیوں کا استعمال ہے جو سواری کی زین پر رکھی جاتی ہیں۔ اس کا ذکر بھی صحیح بخاری ہی کی حدیث: (5863) میں ہے۔ ان مامورات و منہیات کو ہم آئندہ تفصیل سے بیان کریں گے۔ اس مقام پر صرف جنازے میں شریک ہونے کی مشروعیت کو بیان کرنا مقصود ہے، اس کی فضیلت کا بیان آگے آئے گا۔ ② جنازے کے آگے اور پیچھے دونوں طرف چلنا جائز ہے لیکن لفظ اتباع کا تقاضا ہے کہ پیچھے پیچھے چلنا افضل ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسی کو ترجیح دی ہے ① اگرچہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے جنازے کے آگے چلنا بھی ثابت ہے۔ ② حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیمار کی تیمارداری کرو اور جنازوں میں شرکت کرو، وہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گے۔“ ③ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پیدل چلنے والا جنازے کے پیچھے آگے، دائیں بائیں اور اس کے قریب ہو کر چل سکتا ہے۔“ ④

[1240] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شریک ہونا، دعوت کا قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا۔“

عبدالرزاق نے عمرو بن ابی سلمہ کی متابعت کی اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی ہے، نیز اس حدیث کو سلامہ بن روح

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ

① احکام الجنائز، ص: 96. ② سنن أبي داود، الجنائز، حديث: 3179. ③ مسند أحمد: 32/3. ④ سنن أبي

داود، الجنائز، حديث: 3180.

الْعَاطِسِ». تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ، وَرَوَاهُ سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① صحیح مسلم کی ایک روایت میں چھ حقوق بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی دوسرے سے مشورہ طلب کرے تو اسے اچھا مشورہ دے۔ ② جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ ابن بطال نے یہاں حق سے مراد حق احترام اور حق صحبت لیا۔ ③ حق بمعنی واجب ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں اس کی صراحت ہے۔ اسے وجوب کفایہ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ ان حقوق میں تمام مسلمان برابر کے شریک ہیں، خواہ وہ نیک ہوں یا بد، البتہ نیک مسلمانوں سے خوشی کا اظہار کرنا چاہیے اور ان سے مصافحہ وغیرہ بھی مستحسن اقدام ہے جبکہ فاسق اور فاجر سے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ رد السلام کے متعلق کتاب الاستئذان، عیادۃ المریض کے متعلق کتاب المرضی، اجابۃ الداعی کے متعلق کتاب الولیمہ اور تشمیت العاطس کے متعلق کتاب الادب میں تفصیل بیان ہوگی۔ اس مقام پر صرف اتباع الجنائز کی مشروعیت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ ④ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان معروف ہوا غیر معروف اس کے جنازے میں شریک ہونا ضروری ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے جنازے کے چاروں اطراف کو کندھا دیا اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ⑤ ہمارے علم کے مطابق کسی صحیح حدیث سے جنازے کو کندھا دینے کا وجوب ثابت نہیں ہوتا، لہذا یہ بھی ضروری نہیں کہ چاروں اطراف کو کندھا دیا جائے، البتہ اختلافی صورت میں اسے ضروری قرار دینے میں چنداں حرج نہیں۔ عبدالرزاق کی متابعت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے متصل سند سے بیان کیا ہے، نیز سلامہ کی روایت کو زہریات میں بیان کیا گیا ہے۔ ⑥

باب: 3- وفات کے بعد جب میت کفن میں لپیٹ دی جائے تو اس کے پاس جانا

(۳) بَابُ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ  
إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

[1241] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے مقامِ سخ والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور سواری سے اتر کر مسجد میں داخل ہوئے، لوگوں سے کوئی بات نہ کی حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا۔ آپ کو دھاری داریمنی چادر میں لپیٹا گیا تھا۔ انھوں نے چادر ہٹا کر چہرہ کھولا اور جھک کر آپ کو بوسہ دیا، پھر رو پڑے۔ اور فرمایا: اللہ کے نبی!

۱۲۴۱، ۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكِنِهِ بِالشَّحِجِّ حَتَّى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَتَيَمَّمُ

① صحیح مسلم، السلام، حدیث: (2162) 5651. ② فتح الباری: 146/3. ③ المصنف عبدالرزاق: 512/3. ④ صحیح مسلم، السلام، حدیث: (2162) 5650، و فتح الباری: 146/3.



النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُسَجًى بِرِدِّ حَبْرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكْبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ. فَأَبَى، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى، فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكَوْا عُمَرَ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ - إِلَى - ﴿الشَّكِرِينَ﴾ [آل عمران: ۱۴۴]. فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوَهَا.

[الحديث: ۱۲۴۱ - انظر: ۳۶۶۷، ۳۶۶۹، ۴۴۵۲،

۴۴۵۵، ۵۷۱۰]

[الحديث: ۱۲۴۲ - انظر: ۳۶۶۸، ۳۶۷۰، ۴۴۵۳،

۴۴۵۴، ۴۴۵۷، ۵۷۱۱]

میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ بہر حال ایک دفعہ جو موت آپ کے مقدر میں تھی وہ تو آ چکی ہے۔

راوی ابوسلمہ کہتے ہیں: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ ان سے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے (بیٹھنے سے) انکار کر دیا۔ آپ نے انہیں دوبارہ بیٹھنے کو کہا لیکن وہ نہ بیٹھے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینا شروع کر دیا، چنانچہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر آپ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابا بعد کے بعد فرمایا: تم میں سے جو کوئی حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد ﷺ اب وفات پا چکے ہیں اور جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا تو وہ زندہ جاوید ہے۔ اسے موت نہیں آئے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور محمد (ﷺ) ایک رسول ہی تو ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا تم اٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور کوئی اٹے پاؤں پھر بھی جائے گا تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اور شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ جلد ہی اچھا بدلہ دے گا۔ اللہ کی قسم! گویا لوگ پہلے جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے پڑھا اور ان سے لوگوں نے یہ آیت سیکھی۔ پھر ہر شخص کی زبان پر اس آیت کا ورد تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقامِ سنخ میں رہائش پذیر تھے جو رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ مبارک سے ایک میل کے فاصلے پر تھا۔ انہوں نے آتے ہی رسول اللہ ﷺ سے چادر کو ہٹایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو بوسہ دیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صرف اس بات کو ثابت کرنے کے لیے مذکورہ حدیث پیش کی ہے کہ میت کو اگر کفن میں لپیٹ دیا جائے تو بھی کسی ضرورت کے پیش نظر اسے کھولا جاسکتا ہے۔ دراصل حضرت نخعی کا موقف ہے کہ مرنے کے بعد صرف غسل دینے والا ہی اسے

دیکھ سکتا ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث سے اس کا جواز ثابت کیا ہے۔ (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کی وجہ سے زیادہ نڈھال تھے۔ آپ نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ عنقریب رسول اللہ ﷺ کو دوبارہ اٹھائے گا اور آپ لوگوں کے ہاتھ پاؤں قطع کریں گے، یعنی شرعی حدود کا نفاذ کریں گے۔ اس بات کا لوگوں میں بھی چرچا ہونے لگا۔ چونکہ اس کا تعلق عقیدے سے تھا، اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تردید کو ضروری خیال کیا اور فرمایا کہ دنیا میں آپ کو دو موتوں سے دوچار نہیں ہونا بلکہ صرف ایک ہی موت آنی تھی جو آچکی ہے۔<sup>(۱)</sup>

[1243] ایک انصاری خاتون حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (جوان عورتوں میں شامل ہیں) جنہوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی، انہوں نے فرمایا: جب مہاجرین بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوئے تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے جنہیں ہم اپنے گھر لے آئے اور وہ اچانک مرض وفات میں مبتلا ہو گئے۔ جب وہ فوت ہوئے تو انہیں غسل دیا گیا اور انہی کے کپڑوں میں کفنایا گیا۔ دریں اثنا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابوسائب! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ تمہارے لیے میری شہادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سرفراز کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! تو پھر اللہ تعالیٰ کسے سرفراز کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ انہیں اچھی حالت میں موتی آئی ہے۔ واللہ! میں بھی ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہو کر بھی اپنے متعلق نہیں جانتا کہ میرے بارے میں کیا معاملہ کیا جائے گا؟“ حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کسی کے پاکباز ہونے کی شہادت نہیں دی۔ سعید بن عفیر نے بھی لیث سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ، - إِمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتَسَمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً، فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلَنَاهُ فِي أَبِيَاتِنَا، فَوَجَعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ، لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي». قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا أُرْكَى أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ. وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ: «مَا يُفْعَلُ بِهِ». وَتَابَعَهُ سُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ. [انظر:

[۷۰۱۸، ۷۰۰۴، ۷۰۰۳، ۳۹۲۹، ۲۶۸۷]

شعیب، عمرو بن دینار اور معمر نے عقیل کی متابعت کی ہے۔

① الأحقاف 9:46. ② الفتح 2,1:48. ③ فتح الباري: 149/3. ④ مسند احمد: 144/3، و السلسلة الأحاديث الصحيحة، تحت حديث: 1571. ⑤ صحيح البخاري، الشهادات، حديث: 2687. ⑥ صحيح البخاري، الشهادات، حديث: 2687. ⑦ فتح الباري: 149/3. ⑧ صحيح البخاري، التعبير، حديث: 7003.

ابْنُ الْمُكَدِّرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِ أَبِي وَيَنْهَوْنِي [عَنْهُ] وَالنَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْهَانِي، فَجَعَلْتُ عَمَّتِي فَاطِمَةَ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتَيْهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ». تَابِعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُكَدِّرِ: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

[انظر: ۱۲۹۳، ۲۸۱۶، ۴۰۸۰]

ہوئے تو میں بار بار ان کے چہرے سے پردہ ہٹاتا اور روتا تھا۔ لوگ مجھے اس سے منع کرتے تھے لیکن نبی ﷺ مجھے منع نہیں فرماتے تھے۔ پھر میری پھوپھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی رونے لگی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو رویا نہ رو، فرشتے تو ان پر اپنے پروں کا سایہ کیے رہے حتیٰ کہ تم نے انہیں اٹھالیا۔“ ابن جریج نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے محمد بن منکدر نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اور مشرکین نے ان کے ناک اور کان وغیرہ کاٹ کر ان کا مثلہ کر دیا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ان کے چہرے سے بار بار پردہ اٹھا کر رونا اس بنا پر تھا۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ نے اس واقعے سے ثابت کیا ہے کہ میت کو کفن میں لپیٹ دینے کے بعد اسے دیکھا جاسکتا ہے، ان میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محض رونا، جس میں نوحہ نہ ہو، ممنوع نہیں۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق جنتی ہونے کا فیصلہ فرمایا کیونکہ فرشتوں کا اپنے پروں سے سایہ کرنا جنتی ہونے کی علامت ہے۔ نبی ﷺ کے فیصلے کی بنیاد وحی تھی۔ اپنے ظن و تخمین سے کسی کے متعلق جنتی ہونے کا حتمی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ ابن جریج کی متابعت کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں متصل سند سے بیان کیا ہے۔ ④

(۴) بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ  
بِنَفْسِهِ

باب: 4- جو شخص میت کے عزیزوں کو اس کے مرنے کی خود خبر دے

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. [انظر:

۱۳۱۸، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۳۳، ۳۸۸۰، ۳۸۸۱]

[1245] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔ پھر آپ عید گاہ تشریف لے گئے، صفیں درست کرنے کے بعد چار تکبیریں کہیں اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بعض حضرات کا خیال ہے کہ میت کے لواحقین کو وفات کی اطلاع نہیں دینی چاہیے کیونکہ ایسا کرنا ① فتح الباری: 150/3.

انہیں پریشان اور رنج و الم میں مبتلا کرنا ہے، پھر احادیث میں کسی کے مرنے کا اعلان کرنا منع آیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ اہل میت کو وفات کی اطلاع دینا جائز ہے۔ اگرچہ انہیں پریشانی تو ہوتی ہے لیکن مصلحت کا تقاضا ہے کہ ان کی پریشانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انہیں مطلع کر دیا جائے تاکہ وہ اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین وغیرہ کا بندوبست کریں۔ لوگوں کو اطلاع کرنے سے نماز جنازہ میں بکثرت لوگ شامل ہوں گے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس کی مغفرت کے لیے اللہ سے دعا کریں گے، نیز اس کی وصیت وغیرہ پر عمل کا بھی موقع میسر آئے گا۔ اس کے علاوہ متعدد ایسے احکام ہیں جن پر عمل اسی صورت ممکن ہے جب اس کے عزیز و اقارب کو وفات کی اطلاع کی جائے۔ اس کے متعلق حکم امتناعی کی وضاحت ہم آئندہ حدیث کے تحت کریں گے۔

② واضح رہے کہ نجاشی ملک حبشہ کے فرماں روا کو کہا جاتا تھا۔ جس نجاشی کا حدیث میں ذکر ہے اس کا نام ”اصحمہ“ تھا اور وہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مسلمان ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ 9 ہجری کو جنگ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ کو اس کے فوت ہونے کی بذریعہ وحی اطلاع کر دی گئی۔ چونکہ اہل مدینہ کے ساتھ اس کا دینی رشتہ تھا، علاوہ ازیں اس کے عزیز و اقارب بھی مدینہ میں آباد تھے، آپ نے دینی اور خونی رشتے داروں کو اس کے فوت ہونے کی اطلاع دی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس اطلاع سے اپنا عنوان ثابت کیا ہے۔<sup>①</sup>

[1246] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”(جنگ موتہ میں) پہلے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ شہید ہو گئے۔ پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ آخر میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا تو وہ بھی شہید ہو گئے..... اس وقت رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار تھیں..... پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سالاری کے بغیر ہی جھنڈا اٹھایا تو ان کے ہاتھوں فتح ہوئی۔“

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ»، وَإِنَّ عَيْنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ، «ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ». [انظر: ۲۷۹۸، ۳۰۶۳، ۳۶۳۰]

www.KitaboSunnat.com

[۴۲۶۲، ۳۷۵۷]

☀️ فوائد و مسائل: ① حدیث میں نعی سے منع کیا گیا ہے جس سے مراد موت کی اطلاع دینا یا اعلان کرنا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ موت کے لیے اعلان کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔<sup>②</sup> حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دی جائے کیونکہ ایسا کرنے سے نعی کا اندیشہ ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔<sup>③</sup> لیکن شریعت نے جس نعی سے منع فرمایا ہے وہ اہل جاہلیت کی نعی تھی جس میں لوگ موت کی اطلاع دینے والوں کو بھیجتے جو گھروں کے دروازوں اور بازاروں میں اعلان کرتے جس میں نوحہ اور میت کے افعال

① فتح الباری: 151/3. ② مسند أحمد: 406/5. ③ جامع الترمذی، الجنائز، حدیث: 986.



حمیدہ کا بیان ہوتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ جس اطلاع وغیرہ کا جواز ثابت کر رہے ہیں اس کا جاہلیت کی نعسی سے کوئی تعلق نہیں۔  
 (۲) متعدد احادیث سے موت کے اعلان کے متعلق تین حالتیں اخذ کی جاسکتی ہیں: \* گھر والوں، ساتھیوں، عزیز واقارب اور اہل صلاح کو اطلاع دینا سنت ہے۔ \* تکبر و ریاء اور فخر کے لیے بڑی جماعت کو اطلاع دینا ناپسندیدہ عمل ہے۔ \* ایسی اطلاع جس میں نوحہ یا اس کی مثل کوئی کام ہو حرام اور خلاف شریعت ہے۔ نو حے سے مراد یہ ہے کہ مرنے والے کے اوصاف و شمائل کو گن گن کر باواز بلند بیان کرنا، رونا، پیٹنا اور عمدہ کارناموں کو یاد کر کے چیخ پکار کرنا۔ (۳) اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ میت کے عزیز واقارب کو موت کی خبر دینا منع نہیں، خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق ان کے اہل خانہ اور دینی تعلق داروں کو مطلع کیا تھا۔ (۴) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فوج کی کمان کرنے کا حکم نہیں دیا تھا اس کے باوجود انھوں نے فوج کی کمان کو سنبھالا اور کافروں کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ سنگین حالات کے پیش نظر ایسا کرنا جائز ہے۔

### (۵) بَابُ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

### باب: 5- جنازے کی اطلاع دینا

حضرت ابو رافع سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں نے مجھے (نماز جنازہ کی) اطلاع کیوں نہ دی۔“

وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا كُنْتُمْ أَذِّنْتُمُونِي؟»

وضاحت: جب جنازہ تیار ہو جائے تو لوگوں کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ معلق روایت پہلے بیان ہو چکی ہے کہ ایک آدمی مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، اسے موت نے آلیا، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم نے مجھے جنازے کی اطلاع کیوں نہ دی، اب مجھے اس کی قبر کے متعلق بتاؤ، چنانچہ آپ نے اس کی قبر پر جنازہ پڑھنے کا اہتمام فرمایا۔ (۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازے کی اطلاع دینا جائز ہے۔

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[1247] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کیا کرتے تھے۔ وہ رات کے وقت فوت گیا تو لوگوں نے اسے رات ہی کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو انھوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے (رات کے وقت ہی) خبر دینے سے تمہیں کس چیز نے باز رکھا؟“ انھوں نے عرض کی: رات کا وقت تھا اور سخت اندھیرا

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُهُ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوهُ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ: «مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي؟» قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا - وَكَانَتْ ظُلُمَةٌ - أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ، فَأَتَى قَبْرَهُ

(۱) فتح الباري: 151/3. (۲) صحيح البخاري، الصلاة، حديث: 458.

تھا، اس لیے ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔  
چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ  
پڑھی۔

☀ فائدہ: اس سے پہلے عنوان میں امام بخاری رحمہ اللہ نے دوسرے کو موت کی اطلاع دینا بیان کیا تھا اور اس عنوان میں جنازہ تیار ہونے کی خبر دینا بیان کیا گیا ہے، خصوصاً ایسے لوگوں کو اطلاع دینا جو بڑی شخصیت کے حامل اور مقتدا و پیشوا ہوں۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں جس شخص کا ذکر ہے اس سے وہی شخص مراد ہے جس کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہوا ہے لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ام مَجْنُہُ نامی عورت کا ذکر ہے جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جس شخص کی بابت خبر دے رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی قبر پر آ کر اس کی نماز جنازہ پڑھی تھی وہ شخص عورت نہیں بلکہ مرد تھا، لہذا یہ دونوں کسی بھی صورت میں ایک شخص نہیں ہو سکتا۔ یہ دونوں الگ الگ واقعے ہیں ایک میں عورت کی قبر پر آ کر نماز جنازہ پڑھنے کا ذکر ہے اور دوسرے میں کسی مرد کی قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا ذکر ہے۔<sup>①</sup> واللہ اعلم۔

(۶) بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ

باب: 6- اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی بچہ مر جائے  
تو وہ ثواب کی امید سے صبر کرے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آپ صبر کرنے والوں کو  
خوشخبری سنا دیں۔“

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾

[البقرة: ۱۵۵]۔

☀ وضاحت: آیت کریمہ میں صبر کرنے والوں کی بایں الفاظ صفت کی گئی ہے: ”جب انھیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ جانا ہے۔“ گویا مذکورہ خوشخبری ان لوگوں کے لیے ہے جو ہر قسم کی مصیبت کو صبر اور حوصلے سے برداشت کریں، پریشانی اور قلق سے دوچار نہ ہوں۔ یہ کلمات بہت پیارے ہیں جو مشکل سے مشکل حالات کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کر دیتے ہیں۔ دنیا میں جس قدر بھی نقصانات ہوتے ہیں وہ اس سے تو کم ہیں کہ ہم خود اپنی جان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ جب ہم نے جلد یا بہ دیر اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانا ہے تو بے صبری اور گھبراہٹ سے کیا فائدہ ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا

کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے تین نابالغ بچے

عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ

مر جائیں تو اللہ تعالیٰ بچوں پر اپنی عنایت زیادہ ہونے کے باعث اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ». [انظر: ۱۳۸۱]

[1249] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: ہمارے لیے کوئی دن مقرر فرما دیں، چنانچہ آپ نے انھیں وعظ کیا اور فرمایا: ”جس عورت کے تین بچے مر جائیں وہ دوزخ کی آگ سے اس کے لیے رکاوٹ بن جائیں گے۔“ ایک عورت نے کہا: دو بھی؟ آپ نے فرمایا: ”دو بھی (حجاب بنیں گے)۔“

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا، فَوَعَظَهُنَّ فَقَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ». قَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ». [راجع: ۱۰۱]

[1250] حضرت شریک کی سند سے ہے کہ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”وہ بچے جو بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔“

۱۲۵۰ - وَقَالَ شَرِيكٌ عَنْ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ». [راجع: ۱۰۲]

[1251] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے دوزخ پر وارد ہوگا۔“

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلْجِ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ». [انظر: ۶۶۵۶] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا» [مریم: ۷۱].

ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے فرمایا: اس سے مراد ہے، اللہ کا فرمان: ”اور تم میں سے ہر شخص اس (جہنم) پر وارد ہونے والا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں لفظ ”فضیلت“ کو اختیار کیا ہے تاکہ اس سلسلے میں مختلف احادیث میں تطبیق دی جائے، چنانچہ ایک حدیث میں نابالغ بچوں کے مرنے پر دخول جنت کی بشارت ہے، دوسری میں جہنم سے حجاب بننے کا ذکر ہے اور تیسری میں صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے دوزخ پر وارد ہونے کا بیان ہے۔ مذکورہ احادیث میں فضیلت ہی کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ دخول جنت تو دوزخ میں جانے اور پھر اس سے نکلنے کے بعد بھی ہو سکتا ہے، اس لیے دوسری حدیث سے پتہ چلا کہ دخول جنت، دوزخ میں داخل ہوئے بغیر ہوگا۔ تیسری حدیث کے مطابق جہنم پر ورود صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے کارروائی کے

طور پر ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾<sup>①</sup> ”تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم پر گزرنہ ہو۔ یہ ایک طے شدہ بات ہے جو تیرے رب کے ذمہ ہے۔“ جہنم کے اوپر سے گزرنے والے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اس کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور ایسے وہ لوگ ہوں گے جن کے لیے اللہ کی طرف سے پہلے ہی بھلائی مقدر ہو چکی ہے۔<sup>②</sup> والدین کے لیے یہ بہت بڑی بشارت ہے۔ اگرچہ احادیث میں یہ خوشخبری دو یا تین بچوں کے فوت ہونے پر ہے لیکن امام بخاری رحمہ اللہ کے عنوان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بشارت ایک بچے کے فوت ہونے پر بھی ہے بلکہ ناتمام مولود پر بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی لیکن اس فضیلت کے حصول کے لیے شرط یہ ہے کہ اس قسم کے صدمے کی چوٹ لگتے ہی صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھے جیسا کہ ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”جب میں دنیا میں کسی بندے کی پسندیدہ چیز کو لے لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے اور مجھ سے اجر کی امید رکھتا ہے تو اسے ضرور جنت میں داخلہ ملے گا۔“<sup>③</sup> احادیث میں صراحت ہے کہ مرنے والے بچے نابالغ ہوں کیونکہ وہ معصوم ہوں گے جن کی سفارش قبول کی جائے گی ورنہ صدمے کے اعتبار سے بڑی عمر کے بچوں کی وفات کا صدمہ زیادہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

#### (۷) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ: اِصْبِرِي

#### باب: 7- قبر کے پاس مرد کا عورت کو صبر کی تلقین کرنا

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ وَهْيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي». [انظر: ۱۲۸۳،

[1252] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ”اللہ سے ڈر اور صبر سے کام لے۔“

[۷۱۵۴، ۱۳۰۲]

☀️ فوائد و مسائل: ① یہ حدیث انتہائی مختصر ہے، آگے تفصیل کے ساتھ آ رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا قصد یہی تھا کہ اس پر دو مصیبتیں جمع نہ ہوں: ایک تو اس کا بچہ فوت ہو گیا ہے اور دوسری مصیبت یہ کہ بے صبری سے اس کا ثواب بھی جاتا رہے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی بھی مرد کسی بھی عورت کو غلط کام سے روک سکتا ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو قبر پر جزع فزع سے منع کیا اور صبر کی تلقین فرمائی۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ کے عنوان سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا کرنا رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت نہ تھی۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کوئی بھی آدمی ادا کر سکتا ہے، نیز وعظ و نصیحت کے لیے عورتوں سے مخاطب ہونا جائز ہے، خواہ وہ بوڑھی ہوں یا جوان۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہلی احادیث میں عورتوں کو ثواب کی رغبت کے لیے مخاطب کیا تھا کہ مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور اس حدیث میں برے انجام سے آگاہ کرنے کے لیے خطاب کیا ہے کہ بے صبری سے تقویٰ جاتا رہتا ہے۔<sup>③</sup>

## (۸) بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسَّدْرِ

باب: 8- میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل  
دینا اور اسے وضو کرانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سعید بن زید کے بیٹے کو خوشبو لگائی، اسے اٹھایا اور نماز پڑھائی لیکن وضو نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان زندہ یا مردہ ناپاک نہیں ہوتا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر (سعید بن زید کی) نعش نجس ہوتی تو میں اسے نہ چھوتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن ناپاک نہیں ہوتا۔“

وَحَنَظَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا. وَقَالَ سَعْدٌ: لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ».

وضاحت: یہاں سے ان مسائل کا آغاز ہو رہا ہے جو براہ راست میت سے متعلق ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے میت کو غسل دینے اور اسے وضو کرانے کا عنوان قائم کیا ہے، اس سے اس بات کی وضاحت مقصود ہے کہ میت کو غسل اس کی نظافت اور صفائی کے پیش نظر دیا جاتا ہے، یعنی یہ غسل نظافت ہے طہارت نہیں، اسی طرح غسل سے پہلے اسے وضو کرانا بھی تعبدی معاملہ ہے مگر ظاہر ہے کہ میت کو کلی کرانا اور ناک میں پانی پہنچانا دشوار ہے، اس لیے روئی کو تر کر کے منہ اور ناک کی صفائی کرادی جائے، نیز ان حضرات کی تردید مقصود ہے جو میت کو غسل دینے والے پر نہانے کو واجب قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں جو حدیث پیش کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اثر کو امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں اپنی متصل سند سے بیان کیا ہے، انھوں نے سعید بن زید کے بیٹے عبدالرحمن کو خوشبو لگائی، یعنی اس کے فوت ہونے کے بعد اسے غسل دیا، اٹھایا اور اس کا جنازہ پڑھا لیکن از سر نو وضو نہیں کیا۔<sup>(۱)</sup> امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ میت نجس نہیں اور اسے اٹھانے سے وضو کرنا ضروری نہیں جیسا کہ بعض حضرات کا موقف ہے۔ اس کے متعلق ابوداؤد کی حدیث پیش کی جاتی ہے وہ سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔<sup>(۲)</sup> حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے اپنی متصل سند سے بیان کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں کہ اپنے مردوں کو نجس نہ کہو کیونکہ مومن زندہ ہو یا مردہ نجس نہیں ہوتا۔<sup>(۳)</sup> اس سے بھی امام بخاری رحمہ اللہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میت کو غسل دینا طہارت کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ایک تعبدی معاملہ ہے۔ اس کی نظافت و صفائی کے پیش نظر پانی میں بیری کے پتے ڈالے جاتے ہیں تاکہ اچھی طرح صفائی ہو جائے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اثر کو امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے متصل سند سے بیان کیا ہے، ان کی بیٹی عائشہ کہتی ہیں کہ جب سعید بن زید فوت ہوئے تو میرے باپ سعد کو اس کی اطلاع دی گئی، انھوں نے اسے غسل دیا، کفن پہنایا اور خوشبو لگائی، پھر گھر آئے اور ان کے لیے دعائے خیر کی، پھر غسل کیا اور وضاحت کی کہ میں نے میت کو غسل دینے

① الموطا للإمام مالك: 49/1، حديث: 51. ② سنن أبي داود، الجنائز، حديث: 3161. ③ المصنف لابن أبي شيبة: 438/4.



کی وجہ سے غسل نہیں کیا بلکہ گرمی کی وجہ سے نہایا ہوں۔ اگر میت نجس ہوتی تو میں اسے ہاتھ کیوں لگاتا۔<sup>(۱)</sup> ”مومن نجس نہیں ہوتا“ اس معلق روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے خود ہی متصل سند سے بیان کیا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔<sup>(۲)</sup> امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرنے کی وجہ سے مومن نجس نہیں ہو جاتا، یعنی حقیقی یا مجازی طور پر اسے نجس قرار دینا کسی صورت صحیح نہیں۔<sup>(۳)</sup>

[1253] حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب آپ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اگر مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ بار بھی دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو اور آخر میں کچھ کافور بھی استعمال کرو، پھر جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا“ چنانچہ جب ہم اسے غسل دے کر فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ”اس میں پورا بدن لپیٹ دو۔“ حدیث میں حقو سے مراد تہبند ہے۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَثُوبَ السَّخْتِيَانِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَادْنِيْنِي». فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهَا». تَعْنِي: إِزَارَهُ. [راجع: ۱۶۷]

🌞 فوائد و مسائل: ① فوت ہونے والی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں جو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی بیوی اور سیدہ امامہ بنت عاص رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ان کا انتقال آٹھ ہجری میں ہوا تھا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دینے والی خواتین میں حضرت ام عطیہ کے علاوہ حضرت اسماء بنت عمیس، حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب، حضرت یعلیٰ بنت قائف اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو غسل دینے کے لیے شوہر کی نسبت عورتیں زیادہ مناسب ہیں اگرچہ بیوی خاوند کا ایک دوسرے کو غسل دینا شرعاً جائز ہے۔ ② میت کو غسل دینا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق حکم دیا تھا جو حالت احرام میں اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہو گیا تھا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ ④ اسی طرح مذکورہ حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا کہ صاحبزادی کو تین یا پانچ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ ان احادیث سے غسل میت کے وجوب کا پتہ چلتا ہے۔ غسل دینے کے لیے کسی ایسے شخص کا انتخاب کیا جائے جو قریبی رشتے دار، غسل کے طریقے کو جاننے والا، امانت دار اور تقویٰ شعار ہو۔ بیری کے پتے استعمال کرنے کا حکم محض نظافت و صفائی کے لیے ہے، اگر اس کے قائم مقام کوئی چیز، مثلاً: صابن وغیرہ دستیاب ہو تو وہ بھی درست ہے۔ آخری مرتبہ غسل دیتے

(۱) المصنف لابن أبي شيبه: 439/4. (۲) صحيح البخاري، الغسل، حديث: 283. (۳) فتح الباري: 164/3. (۴) صحيح

البخاري، جزاء الصید، حديث: 1849.

وقت پانی میں کافور وغیرہ ملا لیا جائے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ میت خوشبودار ہو جائے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، نیز کافور کی خصوصیت ہے کہ اس کے استعمال کرنے سے میت کا جسم جلد خراب نہیں ہوتا۔ اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اسے لگانے کے بعد کوئی بھی موزی جانور میت کے قریب نہیں آتا۔ واللہ اعلم۔ (۳) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے آخر میں اپنی ازار سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے لیے مرحمت فرمائی کہ آپ کے جسم مبارک سے اتصال کا زمانہ قریب سے قریب تر ہو اور نبوی جسم مبارک سے الگ ہو کر صاحبزادی مرحومہ کے جسم سے اتصال تک کچھ بھی فاصلہ نہ ہو، نیز یہ آثار صالحین سے تبرک کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (۱) ہمارے نزدیک آثار صالحین سے تبرک کا مسئلہ محل نظر ہے کیونکہ ایسا کرنا رسول اللہ ﷺ کے آثار سے تو ہو سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر بابرکت اور اس سے لگنے والا کپڑا بھی متبرک ہوتا ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے دوسرے صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا دو وجہ سے ناجائز ہے: \* صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے بزرگ سے اس قسم کا تبرک نہیں لیا۔ \* دوسروں سے تبرکات کا سلسلہ شرک و بدعت کا بہت بڑا ذریعہ ہے، لہذا تبرک وغیرہ کا سلسلہ صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی اور آپ سے متعلقہ اشیاء تک محدود رہنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

### (۹) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وَثَرًا

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: «إِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَأَذِنِّي» فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». [راجع: ۱۶۷]

فَقَالَ أَيُّوبُ: وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ، وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ: «إِغْسِلْنَهَا وَثَرًا»، وَكَانَ فِيهِ: «ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا». وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ: «إِبْدَأْ بِمِيَامِنِهَا وَبِمَوَاضِعِ

### باب: 9- میت کو طاق مرتبہ غسل دینا پسندیدہ ہے

[1254] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری مرتبہ کافور شامل کر لو۔ جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔“ چنانچہ ہم نے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ”اسے اس میں لپیٹ دو۔“

ایوب راوی کہتے ہیں کہ مجھے حفصہ بنت سیرین نے محمد بن سیرین کی طرح حدیث بیان کی۔ حفصہ کی حدیث میں ہے: ”اسے طاق عدد میں غسل دو۔“ اور اس میں یہ بھی ہے: ”اسے تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔“ اور اس میں یہ بھی



عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا غَسَلْنَا ابْنَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا: «إِبْدُوا بِمِيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ».

انہوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر کو غسل دینے لگیں تو آپ نے فرمایا: ”اس کے دائیں اطراف اور وضو کے مقامات سے غسل شروع کرو۔“

[راجع: ۱۶۷]

☀️ فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل سے پہلے میت کو وضو کرانا چاہیے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے استنجا وغیرہ کرایا جائے اور وضو میں کلی کرانا اور اس کے ناک میں پانی ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ وضو، غسل کا ایک حصہ ہے۔<sup>①</sup> وضو کراتے وقت اس کے منہ اور ناک میں پانی ڈالنا کیونکہ ممکن نہیں ہوتا، اس لیے ان کو روئی وغیرہ سے صاف کیا جائے۔

باب: 12- کیا عورت کو مرد کے تہبند میں کفنایا جاسکتا ہے؟

(۱۲) بَابُ: هَلْ تُكْفَنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ؟

[1257] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی لخت جگر فوت ہو گئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا: ”اسے تین یا پانچ یا اگر ضرورت ہو تو زیادہ بار غسل دو اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دو۔“ چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے اپنی کمر سے تہبند کھولا اور فرمایا: ”اسے اس میں لپیٹ دو۔“

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَنَا: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ، فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَأَذِنِّي» فَأَذْنَاهُ فَتَزَعَّ مِنْ حَقْوِهِ إِزَارُهُ وَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». [راجع: ۱۶۷]

☀️ فوائد و مسائل: ① عورت کو مرد کے تہبند میں کفن دینے کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی واضح فیصلہ نہیں کیا کیونکہ اس میں کئی ایک احتمالات ہیں۔ ہمارے نزدیک اگر کسی مرد کے تہبند کو بطور تبرک استعمال کرنا ہے تو ایسا کرنا مرد اور عورت دونوں کے لیے ناجائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے کی کوئی چیز تبرک نہیں ہو سکتی جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ ② تبرک کے بغیر ضرورت کے طور پر استعمال کرنے کی دو شرطیں ہیں: \* جس مرد کے تہبند کو بطور کفن استعمال کرنا ہے وہ اپنی نظافت و طہارت کا خیال رکھنے والا اور انتہائی نفیس الطبع ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اس کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ \* عورت کا خاوند یا کوئی دوسرا محرم اسے اپنی غیرت کا مسئلہ نہ بنائے اور اسے کسی قسم کی نفرت نہ ہو۔ یہ دونوں باتیں ملحوظ رکھتے ہوئے کسی دوسرے کے تہبند کو عورت کے لیے کفن کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے بصورت دیگر اس سے اجتناب کیا جائے۔ واللہ اعلم۔

## (۱۳) بَابُ: يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي الْآخِرَةِ

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوَفِّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ فَقَالَ: «إِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَأَذْنِيْنِي». قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَنَحُوهُ. [راجع: ۱۶۷]

۱۲۵۹ - وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ: «إِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ». قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. [راجع: ۱۶۷]

## باب: ۱۳- آخری بار پانی میں کافور ملایا جائے

[1258] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی فوت ہوگئی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور آخری بار پانی میں کافور ملا دو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔“ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کیا، آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ”اسے اس میں لپیٹ دو۔“ حضرت ایوب راوی نے حضرت حفصہ سے، انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح کی روایت کی۔

[1259] انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور اگر مناسب خیال کرو تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دو۔“ حفصہ نے کہا کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نے اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں۔

فائدہ: میت کو غسل دیتے وقت جب میت پر آخری مرتبہ پانی بہانا ہو تو اس میں کچھ کافور ملا لیا جائے تاکہ اس کے بدن کو ٹھنڈک پہنچے اور وہ خوشبودار ہو جائے۔ اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ کافور استعمال کرنے سے جسم خراب نہیں ہوتا اور اسے حشرات الارض نقصان نہیں پہنچا سکتے، یعنی وہ موزی چیزوں سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ کافور کے علاوہ کوئی بھی خوشبودار کیمیکل استعمال کیا جاسکتا ہے، عطر وغیرہ بھی اس پر چھڑکا جاسکتا ہے۔

## باب: ۱۴- میت عورت کے بال کھولنا

امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (خاتون) میت کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

## (۱۴) بَابُ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْأَةِ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ.



کے وضاحت: غسل کے وقت میت کے بال کھولے جائیں تاکہ پانی جلد تک پہنچ جائے اور بال بھی اچھی طرح صاف ہو سکیں۔ امام ابن سیرین کے اثر کو سعید بن منصور نے اپنی مسند میں متصل سند سے بیان کیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ أَيُّوبُ: وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ قَالَتْ: حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا جَعَلَنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، نَقَضَهُ ثُمَّ غَسَلَهُ ثُمَّ جَعَلَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. [راجع: ۱۶۷]

[1260] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں، اس طرح کہ انہوں نے بال کھولے، انھیں دھویا، پھر ان کی تین چوٹیاں بنائیں۔

فائدہ: میت عورت کے بال غسل سے پہلے کھولے جاسکتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ پانی نیچے تک پہنچ جاتا ہے اور بالوں کو صاف کرنے میں سہولت رہتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے بال رکھے ہوں تو مرنے کے بعد اسے غسل دیتے وقت اس کے بال بھی کھولے جاسکتے ہیں۔<sup>(۲)</sup> مختصر طور پر میت کو غسل دیتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے: ﴿میت کو پہلے استنجا پھر وضو کرایا جائے۔ اس کے ناک اور منہ کی صفائی روئی وغیرہ سے کی جائے۔﴾ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالے جائیں، پھر اسے جوش دیا جائے۔ ﴿میت اگر مرد ہے تو کسی دین دار اور امانت دار مرد کا اور اگر عورت ہے تو مذکورہ صفات کی حاملہ کسی خاتون کا بندوبست کیا جائے۔﴾ کم از کم تین مرتبہ غسل دیا جائے، حسب ضرورت زیادہ مرتبہ بھی دیا جاسکتا ہے لیکن طاق عدد کا خیال رکھا جائے۔ ﴿آخری مرتبہ پانی بہاتے وقت اس میں کچھ کافور یا کسی بھی خوشبو کو شامل کر لیا جائے۔﴾ عورت کے بالوں کو کھول کر اچھی طرح دھویا جائے، پھر ان میں کنگھی کی جائے۔ ﴿آخر میں اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنا کر انھیں پیچھے ڈال دیا جائے۔ یہ تمام امور دلائل سے ثابت ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے انھیں تفصیل سے بیان کیا ہے۔﴾<sup>(۳)</sup>

### (۱۵) بَابُ: كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: الْخِرْقَةُ الْخَامِيسَةُ يَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرَكَيْنِ تَحْتَ الدَّرْعِ.

### باب : 15 - میت پر کپڑا کیسے لپیٹا جائے؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پانچویں کپڑے کے ساتھ قمیص کے نیچے دونوں ران اور سرین لپیٹے جائیں۔

وضاحت: حدیث ام عطیہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر پھیلتے وقت فرمایا کہ اسے بطور شعار استعمال کیا جائے۔ اس شعار سے کیا مراد ہے؟ امام بخاری رحمہ اللہ اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں، یعنی اس سے مراد بدن کے نچلے دھڑ کو لپیٹنا ہے، بطور ازار باندھنا نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لیے پانچ کپڑے ہیں کیونکہ حضرت حسن بصری پانچویں کپڑے کی افادیت بیان کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ حضرت حسن بصری کے اثر کو مصنف ابن ابی شیبہ میں متصل سند سے بیان کیا

① فتح الباری: 170/3. ② فتح الباری: 170/3. ③ أحكام الجنائز: 48.

گیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا.....<sup>(۱)</sup>

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ - قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ، تَبَادَرُ ابْنَا لَهَا فَلَمْ تَذَرِكُهُ، فَحَدَّثْتَنَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ. فَقَالَ: «إِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَعْتُنْ فَادْنِي». قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَعْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، وَلَا أَذْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ، وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ: أَلْفُفْنَهَا فِيهِ. وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشَعَّرَ وَلَا تُؤْزَرَ. [راجع:

[۱۶۷]

[1261] محمد بن سيرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا..... وہ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت بھی کی تھی..... اپنے بیٹے سے ملاقات کے لیے بصرہ آئیں لیکن اسے وہاں نہ پایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے تین بار یا پانچ بار یا اگر ضرورت ہو تو اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری بار اس میں کافور ملاؤ۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو۔“ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب ہم فارغ ہو گئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ”اسے اس میں لپیٹ دو۔“ اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔ ابن سیرین کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں وہ آپ کی کون سی صاحبزادی تھیں۔

راوی نے کہا: اشعار یہ ہے کہ اسے چادر میں لپیٹ دو۔ اسی طرح ابن سیرین عورت کے متعلق حکم دیتے تھے کہ اسے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اور اسے تہبند نہ باندھا جائے۔

فوائد و مسائل: ① راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں وہ آپ کی کون سی صاحبزادی تھیں، صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ ② سنن ابن ماجہ میں ہے کہ وہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں۔ ③ ممکن ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے دونوں صاحبزادیوں کو غسل دیا ہو کیونکہ مدینہ منورہ میں یہی خاتون عورتوں کو غسل دینے پر مامور تھیں جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کے شاگرد حضرت ابن سیرین اور ان کی بہن حضرت حفصہ ہیں۔ تابعین میں یہ دونوں میت کے غسل کے متعلق زیادہ معلومات رکھتے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے پیش کردہ اثر سے معلوم ہوتا ہے، نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جوزقی کے حوالے سے روایت بیان کی ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نے اس صاحبزادی کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جن میں اوڑھنی بھی تھی۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی

① المصنف لابن أبي شيبة: 429/4. ② صحيح مسلم، الجنائز، حديث: 2173 (939). ③ سنن ابن ماجه، الجنائز، حديث: 1458.

یہی معلوم ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک روایت بھی پیش کی جاتی ہے، حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں ان خواتین میں شامل تھی جنہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت انہیں غسل دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہمیں تہبند دیا، پھر کرتا، اس کے بعد اوڑھنی، پھر ایک بڑی چادر اور اس کے بعد ایک دوسری چادر جس میں انہیں لپیٹ دیا گیا۔ حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی لخت جگر کا کفن لے کر دروازے کے پاس بیٹھے تھے اور ہمیں ایک ایک کپڑا مرحمت فرماتے تھے۔<sup>(۱)</sup> اس روایت کو امام ابو داؤد نے بھی کفن المرأة کے عنوان سے اپنی سنن میں بیان کیا ہے<sup>(۲)</sup> لیکن یہ روایت انتہائی ضعیف ہے کیونکہ اس میں نوح بن حکیم ثقفی نامی راوی مجہول ہے جس کی ثقاہت و عدالت ثابت نہیں ہو سکی۔ اس کے علاوہ علامہ زیلعی نے ایک مزید سبب ضعف بھی بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ایک داؤد نامی راوی ہے۔ اس کے متعلق پتہ نہیں چل سکا کہ کون ہے؟ علامہ زیلعی نے اس سبب ضعف کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔<sup>(۳)</sup> علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے کہ کفن کے متعلق مرد اور عورت کا فرق صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔<sup>(۴)</sup>

### (۱۶) بَابُ: يُجْعَلُ شَعْرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ الْهَذَلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ. تَعْنِي: ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. وَقَالَ وَكِيعٌ: قَالَ سُفْيَانُ: نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا. [راجع: ۱۶۷]

باب: 16- عورت کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنادی جائیں

[1262] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کی صاحبزادی کے بال گوندھ کر ان کی تین مینڈھیاں بنادی تھیں۔

حضرت وکیع نے اپنے شیخ حضرت سفیان سے اس کی تفصیل بیان کی ہے کہ ایک پیشانی کی طرف کے بالوں کی چوٹی اور باقی دو اطراف کے بالوں کی چوٹیاں مراد ہیں۔

☀ فائدہ: بعض حضرات کا موقف ہے کہ فوت شدہ عورت کے بال ویسے ہی چھوڑ دیے جائیں، انہیں گوندھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک زینت ہے اور میت کو اس کی ضرورت نہیں۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے از خود اس کی تین چوٹیاں بنائی ہیں۔ یہ ان کا اپنا فعل ہے، اسے رسول اللہ ﷺ کی تقریر حاصل نہیں۔ لیکن اس موقف کی کوئی اصل نہیں کیونکہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کوئی کام بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم کے بغیر نہیں کیا، چنانچہ سعید بن منصور نے اس روایت کو بایں الفاظ بیان کیا ہے، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: ”اسے طاق مرتبہ غسل دو اور اس کے بالوں کی مینڈھیاں بنا دو۔“ امام ابن حبان اپنی صحیح میں فرماتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے آپ کی بیٹی کے سر میں کنگھی کی تھی۔ اپنی

① مسند أحمد: 380/6. ② سنن أبي داود، الجنائز، حدیث: 3157. ③ نصب الراية: 258/2. ④ أحكام الجنائز، ص: 65.

طرف سے انھوں نے کچھ نہیں کیا تھا۔ پھر انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا: ”اسے تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو اور اس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دو۔“ <sup>(۱)</sup> اس بنا پر فوت شدہ عورت کے بال گوندھنا اور ان کی مینڈھیاں بنانا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔ واللہ اعلم۔

باب : 17- فوت شدہ عورت کے بال (تین چوٹیاں بنا کر) اس کے پیچھے ڈال دیے جائیں

(۱۷) بَابُ : يُلْقَى شَعْرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا

[1263] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”(پانی میں) بیری کے پتے ڈال کر اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر ضرورت محسوس کرو تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دو اور آخری بار (پانی میں) میں کچھ کافور کی آمیزش کر دو۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔“ چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئیں تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا۔ ہم نے ان کے بال گوندھ کر تین چوٹیاں بنائیں اور انھیں پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا۔

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : تُوَفِّتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : «اغْسِلْنَهَا بِالسَّدْرِ وَثَرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَأَذْنِنِي». فَلَمَّا فَرَغْنَا أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. [راجع: ۱۶۷]

☀️ فوائد و مسائل: ① سنن نسائی میں ہے کہ ہم نے ان کے بالوں میں کنگھی کی۔ ② پیچھے ایک روایت گزر چکی ہے جس میں ذکر ہے کہ ہم نے ان کے بالوں میں کنگھی کی اور پھر تین چوٹیاں بنائیں۔ ③ بخاری کی روایت پہلے گزر چکی ہے کہ تین چوٹیاں اس طرح بنائی گئیں کہ ایک پیشانی کی طرف بالوں کی چوٹی اور باقی دائیں، بائیں طرف کے بالوں کی دو چوٹیاں بنائی گئیں۔ ④ مذکورہ روایت میں صراحت ہے کہ بالوں کی تین لٹوں کو پیچھے ڈال دیا گیا۔ اس قدر صراحت کے باوجود یہ کہنا کہ ”بالوں کو کنگھی کر کے پیچھے ڈال دینے میں زینت ہے اور میت اس سے مستثنیٰ ہے“ اسے سخن سازی ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کا یہی موقف ہے کہ فوت شدہ عورت کے بالوں میں کنگھی کر کے اس کی تین چوٹیاں بنا دی جائیں پھر انھیں پیچھے ڈال دیا جائے۔ ⑤ (۲) واضح رہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث پر دس عنوان قائم کیے ہیں۔

① صحیح ابن حبان (الإحسان): 15/5، حدیث: 3022، وفتح الباری: 172/3. ② سنن النسائي، الجنائز، حدیث: 1886. ③ صحیح البخاری، الجنائز، حدیث: 1254. ④ صحیح البخاری، الجنائز، حدیث: 1262. ⑤ فتح الباری:

## باب: 18- کفن کے لیے سفید کپڑوں کا ہونا

[1264] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو یمنی سحولی روٹی سے بنے ہوئے تھے، ان میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

## (۱۸) بَابُ الثَّيَابِ الْبَيْضِ لِلْكَفَنِ

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ بَيْضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

[انظر: ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۸۷]

☀ فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ میت کو سفید کپڑوں میں کفن دیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کے لیے سفید کپڑوں کو بطور کفن پسند فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رنگ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اس سلسلے میں صریح حکم بھی ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق نہ تھا، اس لیے اس حدیث کو انھوں نے بیان نہیں فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفید لباس زیب تن کیا کرو۔ یہ تمھارے ملبوسات میں بہترین اور عمدہ لباس ہے۔ اور اپنے مرنے والوں کو بھی اس میں کفن دیا کرو۔“<sup>(۱)</sup> بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کفن میں ایک دھاری دار چادر بھی تھی۔<sup>(۲)</sup> لیکن اس دھاری دار چادر کو صرف بدن خشک کرنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا، اس کے بعد اسے اتار دیا گیا تھا جیسا کہ مصنف عبدالرزاق میں اس کی صراحت ہے۔<sup>(۳)</sup> تاہم دھاری داری چادر بھی بطور کفن استعمال کرنی جائز ہے جیسا کہ سنن ابی داود میں ہے۔<sup>(۴)</sup>

## باب: 19- دو کپڑوں میں کفن دینا

[1265] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گرا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن دو مگر حنوط (ایک خوشبو) نہ لگانا اور نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ یہ قیامت کے دن لپیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔“

## (۱۹) بَابُ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[انظر: ۱۲۶۶، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۸۳۹، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱]

(۱) مسند أحمد: 247/1. (۲) فتح الباري: 173/3. (۳) فتح الباري: 174/3. (۴) سنن أبي داود، الجنائز، حديث: 3150.



🌞 فوائد و مسائل: ① سنن نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے انھی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے جن میں اس نے احرام باندھا تھا۔“ ② امام بخاری رحمہ اللہ کا اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ کفن کے لیے تین کپڑوں کا ہونا شرط نہیں، البتہ مستحب ضرور ہے جیسا کہ جمہور کا موقف ہے۔ ③ کفن کی تین اقسام ہیں: \* کفن ضرورت جو فرض ہے کہ ایک ہی چادر جو تمام جسم کے لیے ساتر ہو۔ \* کفن کفایہ: اس کے لیے دو چادریں کافی ہیں۔ \* کفن سنت: اس میں تین چادریں ہیں۔ اس بات پر اجماع ہے کہ کم از کم ایک چادر ضرور ہونی چاہیے جس سے میت کو ڈھانپا جاسکے۔

### باب: 20- میت کو خوشبو لگانا

### (۲۰) بَابُ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

[1266] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گر پڑا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر ہی کو ڈھانپو کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔“

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْصَعَتْهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». [راجع: ۱۲۶۵]

🌞 فائدہ: صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے: ”اسے خوشبو کے قریب تک نہ کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن احرام کی حالت میں تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔“ ② ان روایات میں خوشبو سے ممانعت کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اٹھائے گا تو یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔ چونکہ وہ شخص حالت احرام میں اٹھایا جائے گا اور احرام کی حالت میں خوشبو لگانا منع ہے، اس لیے اس کی میت کو بھی خوشبو لگانے سے روک دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ممانعت کا سبب احرام ہے۔ اگر احرام نہیں ہوگا تو ممانعت بھی نہیں ہوگی، اس لیے میت کو خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میت کو خوشبو کی دھونی دو تو تین مرتبہ دو۔“ ③ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا تو ہم نے اسے غسل دیا، کفن پہنایا اور اسے خوشبو کی دھونی دی، پھر ہم نے اسے جنازے کے لیے رکھ دیا۔ اس کے بعد ہم نے رسول اللہ ﷺ کو جنازے کی اطلاع دی تو آپ نے دریافت فرمایا: ”اس کے ذمہ قرض تو نہیں؟“ ④ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو خوشبو لگانا مستحب امر ہے کیونکہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس نے بھی اللہ کے حضور پیش ہونا ہے، لہذا

① سنن النسائي، الجنائز، حديث: 1905. ② صحيح البخاري، جزاء الصيد، حديث: 1839. ③ مسند أحمد:

331/3. ④ المستدرک للحاکم: 58/2.

اچھی حالت میں پیش ہونا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

### (۲۱) بَابُ: كَيْفَ يُكْفَنُ الْمُحْرِمُ؟

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تَمْسُوهُ طَبِيبًا، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًّا». [راجع: ۱۲۶۵]

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو وَائُيُوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ. قَالَ أُيُوبُ: فَوَقَصَتْهُ، وَقَالَ عَمْرُو: فَأَقْصَعَتْهُ، فَمَاتَ فَقَالَ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًّا». قَالَ أُيُوبُ: «يُلَبِّي». وَقَالَ عَمْرُو: «مُلَبِّيًّا». [راجع: ۱۲۶۵]

### باب: ۲۱- محرم کو کس طرح کفن دیا جائے؟

[1267] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص کے اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ ہم سب نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور وہ شخص محرم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور کفن کے لیے دو کپڑے پہناؤ، نیز اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ہی ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔“

[1268] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ اپنی سواری سے گر گیا۔ ایوب راوی نے کہا: فوقصته اور عمرو نے کہا: فأقصعته، یعنی سواری نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ہی ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن اٹھے گا تو تلبیہ پکار رہا ہوگا۔“

ایوب راوی نے (مضارع) يُلَبِّي اور عمرو نے (اسم فاعل) مُلَبِّيًّا کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

☀️ فوائد و مسائل: ① مرنے کے بعد عبادات و اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ”جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔“ احرام بھی ایک عمل ہے جو مرنے سے ختم ہو جاتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے حکمی طور پر اسے باقی رکھا ہے اور اس پر ان پابندیوں کو جاری رہنے دیا ہے جو محرم آدمی کی زندگی میں ہوتی ہیں، مثلاً: آپ نے حکم دیا کہ اس کے چہرے اور سر کو نہ ڈھانپا جائے اور اسے خوشبو وغیرہ نہ لگائی جائے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے ثابت کیا ہے کہ محرم انسان اگر مر جائے تو حکمی طور پر اس کی حالت احرام کو باقی رکھا جائے۔ اسے عام انسانوں کی طرح خوشبو لگانے اور سر ڈھانپنے کی اجازت نہیں۔ حدیث سے یہ مسئلہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ ② بعض حضرات نے حدیث میں مذکور واقعے کو

خصوصیت پر محمول کیا ہے اور محرم کے لیے خوشبو لگانے اور سر ڈھانپنے کا جواز ثابت کیا ہے لیکن خصوصیت والی بات بلا دلیل ہے۔ محدثین کا اتفاق ہے کہ محرم انسان کو کفن دینے کا طریقہ وہی ہے جو حدیث میں بیان ہوا ہے۔ سنن نسائی کی روایت میں ہے کہ محرم کو احرام کی دو چادروں میں کفن دو، اسے قیامت کے دن حالت احرام ہی میں اٹھایا جائے گا۔<sup>(۱)</sup>

(۲۲) بَابُ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكْفُ  
أَوْ لَا يُكْفُ

باب: 22- سلی اور آن سلی قمیص میں کفن دینا

☆ وضاحت: اس عنوان میں دو باتیں ہیں: ○ سلی ہوئی قمیص کو بطور کفن استعمال کرنا۔ ○ آن سلی قمیص کو کفن کے طور پر استعمال کرنا۔

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفُهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ. فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: «أَذْنِي أُصَلِّي عَلَيْهِ» فَآذَنَهُ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: «أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ [التوبة: ۸۰] فَصَلَّى عَلَيْهِ فَتَزَلَّتْ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَى أَبَدًا﴾ [التوبة: ۸۴]. [انظر: ۵۷۹۶، ۴۶۷۲، ۴۶۷۰]

[1269] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اس کا بیٹا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے اپنی قمیص عنایت فرمائیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفن دوں، نیز آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ نبی ﷺ نے اسے اپنی قمیص دی اور فرمایا: ”جب جنازہ تیار ہو جائے تو مجھے اطلاع کرنا میں اس کا جنازہ پڑھوں گا۔“ چنانچہ اس نے جنازہ تیار ہونے کی آپ کو اطلاع کر دی۔ جب آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن تھام کر عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کا جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ آپ نے جواب دیا: ”مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش کی دعا کریں گے تو اللہ انہیں ہر گز معاف نہیں فرمائے گا۔“ چنانچہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھ دی تو یہ آیت نازل ہوئی: ”ان منافقین میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس کی نماز نہ پڑھنا (اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہونا)۔“

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُنَافِقٍ  
دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَتَفَتَّ فِيهِ مِنْ رِيْقِهِ، وَأَلْبَسَهُ  
قَمِيصَهُ. [انظر: ۱۳۵۰، ۳۰۰۸، ۵۷۹۵]

[1270] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے  
کہا: نبی ﷺ عبد اللہ بن ابی منافق کے دفن ہونے کے بعد  
تشریف لائے، اسے قبر سے باہر نکالا اور اس کے منہ میں اپنا  
لعاب ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ابن سیرین کا موقف ہے کہ کفن قمیص کی طرح سلا ہوا ہونا چاہیے اور اس کے بٹن وغیرہ لگے ہوئے  
ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ اس موقف کی تردید فرماتے ہیں کہ کفن کے لیے اس قسم کی پابندی ناروا ہے۔ اس کے لیے تین سپاٹ  
چادریں بھی ہو سکتی ہیں اور دو چادریں اور ایک قمیص، خواہ سلی ہو یا ان سلی وہ بھی کافی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی منافق  
کو سلی ہوئی قمیص پہنائی جو کفن کے طور پر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کو اپنی قمیص کیوں پہنائی؟ علامہ عینی  
نے اس کی تین وجوہات لکھی ہیں: \* رسول اللہ ﷺ نے رئیس المنافقین کے مومن بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے اکرام کے پیش  
نظر اسے اپنی قمیص پہنائی۔ \* اس کے قبیلے کی دل جوئی مقصود تھی، چنانچہ آپ کے اس خلق کریم کے باعث قبیلہ خزرج کے ایک  
ہزار اشخاص مسلمان ہو گئے۔ \* حضرت عباس رضی اللہ عنہ جب غزوہ بدر میں قیدی بن کر آئے تو ان کے گلے میں قمیص نہ تھی۔ چونکہ وہ  
طویل القامت تھے، اس لیے عبد اللہ بن ابی نے اپنی قمیص پہنائی کیونکہ وہ طویل القامت تھا۔ اس احسان کا بدلہ چکانے کے لیے  
آپ نے اسے قمیص پہنائی۔ ① واللہ اعلم۔ ② سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیش نظر درج ذیل  
آیت کریمہ تھی: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ..... فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ ”آپ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں  
(فرق نہیں پڑے گا)۔ اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کریں تو بھی اللہ انھیں معاف نہیں کرے گا۔“ ② انھوں  
نے اس آیت سے استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع کر دیا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے  
موقف سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں ممانعت کی صراحت نہیں بلکہ جنازہ پڑھنے اور نہ پڑھنے میں اختیار ہے، اسی لیے آپ نے  
فرمایا کہ مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے، اس لیے ستر سے زیادہ مرتبہ دعا کے بعد بخشش کی امید کی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد  
صراحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ أَبَدًا .....﴾ ان کے لیے بخشش  
طلب کرنے سے منع فرما دیا جیسا کہ حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ ③ امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ پہلی حدیث سے  
معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص عطا فرمائی تاکہ وہ اپنے باپ کو  
پہنا دے لیکن حدیث جابر سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قبر سے نکالوا کر خود قمیص پہنائی۔ ان دونوں احادیث میں  
کوئی تضاد نہیں۔ جہاں قمیص دینے کا ذکر ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کے بیٹے سے وعدہ کیا تھا کہ  
آپ اسے قمیص دیں گے اور اس وعدے پر دینے کا اطلاق مجازی طور پر ہے کیونکہ آپ نے حتمی طور پر قمیص عطا فرمائی تھی، اس

لیے تحقق وقوع کے اعتبار سے ”اعطاء“ فرمایا اور عملاً خود اسے پہنائی جس کا ذکر حدیث جابر میں ہے۔<sup>①</sup>

### باب: 23- قمیص کے بغیر کفن دینا

### (۲۳) بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

[1271] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو سحولہ بستی کے تیار شدہ تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَفَّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولَ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. [راجع: ۱۲۶۴]

[1272] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. [راجع: ۱۲۶۴]

🌞 فوائد و مسائل: ① سحول، یمن کے ایک گاؤں کا نام ہے جس میں سوتی کپڑے تیار ہوتے تھے۔ اس کی طرف منسوب کپڑوں کو سحولہ کہا جاتا تھا۔ صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک یمنی دھاری دار چادر میں لپیٹ دیا گیا تھا جو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی تھی، پھر بعد میں اسے اتار دیا گیا تھا۔<sup>②</sup> مزید برآں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اس چادر کو اپنے کفن کے لیے رکھ لیا لیکن بعد میں خیال آیا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس قسم کے کفن سے خوش ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کو ضرور اس میں کفن دیا جاتا۔ پھر انھوں نے اس چادر کو فروخت کر کے اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا۔<sup>②</sup> رسول اللہ ﷺ کو اس چادر میں پہلے اس لیے لپیٹا گیا تھا تاکہ اس کے ذریعے سے آپ کا جسم مبارک خشک ہو جائے۔ اس کے بعد تین چادروں کو استعمال کیا گیا۔ واللہ اعلم۔

### باب: 24- عمامہ کے بغیر کفن دینا

[1273] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ ہی تھا۔

### (۲۴) بَابُ الْكَفَنِ بِلاَ عِمَامَةٍ

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. [راجع: ۱۲۶۴]

① فتح الباری: ۱۷۸/۳. ② صحیح مسلم، الجنائز، حدیث: ۲۱۸۰ (۹۴۱).



☀️ فوائد و مسائل: ① امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک کفن میں عمامہ ہونا بھی مستحب ہے جبکہ مذکورہ حدیث میں اس کی نفی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ عنوان مالکی حضرات کی تردید میں قائم کیا ہے۔ جامع ترمذی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں لوگوں کی اس بات کا ذکر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو دو کپڑوں اور ایک دھاری دار چادر میں کفن دیا گیا تھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کفن کے لیے چادر لائی گئی تھی لیکن اس میں کفن دینے کے بجائے اسے واپس کر دیا گیا تھا۔ ① لیکن رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس کے ہاں مالی وسعت ہو اسے دھاری دار چادر میں کفن دیا جائے۔ ② (2) دھاری دار چادر کا ہونا سفید کپڑوں کے منافی نہیں کیونکہ تین کپڑوں میں اگر ایک چادر دھاری دار ہو تو دونوں احادیث پر عمل ہو سکتا ہے۔ ③ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبقات ابن سعد کے حوالے سے ان تین کپڑوں کی تفصیل دی ہے کہ ان میں ایک اوڑھنے کی چادر، دوسری پہننے کی چادر اور تیسری بڑی چادر لپیٹنے کے لیے تھی۔ ④

### (۲۵) بَابُ : الْكَفْنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

باب: 25- کفن کے اخراجات میت کے تمام مال سے ہوں

حضرت عطاء، امام زہری، جناب عمرو بن دینار اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ خوشبو وغیرہ بھی جمیع مال سے لی جائے گی۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کہا ہے: میت کے مال سے پہلے کفن دفن کے اخراجات منہا کیے جائیں، پھر قرض اتارا جائے، پھر وصیت وغیرہ کو جاری کیا جائے۔ سفیان ثوری نے کہا ہے: قبر اور غسل وغیرہ کی اجرت بھی کفن میں شامل ہے۔

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَتَادَةُ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الْحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يُبْدَأُ بِالْكَفْنِ، ثُمَّ بِالَّذِينَ، ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ. وَقَالَ سُفْيَانُ: أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفْنِ.

☆ وضاحت: خلاص بن عمرو اور امام طاؤس وغیرہ کا خیال ہے کہ تجہیز و تکفین کی تیاری میت کے ثلث مال سے کی جائے گی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے واضح فرمایا ہے کہ مذکورہ موقف صحیح نہیں بلکہ اس کے اخراجات تمام مال سے پورے کیے جائیں۔ اگر تجہیز و تکفین پر سارا مال خرچ ہو جاتا ہے تو ورثاء کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔ ⑤ حضرت عطاء کے اثر کو امام دارمی نے موصولاً بیان کیا ہے کہ حنوط (خوشبو کی ایک قسم) اور کفن کے اخراجات رأس المال سے ادا کیے جائیں۔ ⑥ امام زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ کے آثار کو مصنف عبدالرزاق میں ذکر کیا گیا ہے۔ ⑦ ابراہیم نخعی کی بات کو امام دارمی نے متصل سند سے بیان کیا ہے۔ ⑧ سفیان ثوری نے

① جامع الترمذی، الجنائز، حدیث: 996. ② مسند أحمد: 335/3. ③ أحكام الجنائز، ص: 83. ④ فتح الباری: 179/3. ⑤ فتح الباری: 180/3. ⑥ سنن الدارمی، الوصایا، باب من قال: الکفن من جمیع المال، حدیث: 3241. ⑦ المصنف لعبد الرزاق: 435/3. ⑧ سنن الدارمی، الوصایا، باب من قال: الکفن من جمیع المال، حدیث: 3241.

فرمایا کہ کفن تمام مال سے تیار کیا جائے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ قبر اور غسل کی اجرت کے متعلق کیا حکم ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ سب کفن کے حکم میں ہیں، یعنی اس قسم کے اخراجات اس کے تمام رأس المال سے ادا کیے جائیں گے۔<sup>(۱)</sup>

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ :

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهِ فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدُهُ، وَقُتِلَ حَمْزَةُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ خَيْرٌ مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدُهُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَكُونَ قَدْ عَجَّلْتُ لَنَا طَيِّبَاتِنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي . [انظر: ۱۲۷۵، ۴۰۴۵]

[1274] ابراہیم بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن کھانا لایا گیا تو فرمانے لگے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ ان کے ترکے سے ایک چادر کے سوا کفن نہ مل سکا۔ اسی طرح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ یا کوئی اور شخص جو مجھ سے بہتر تھا، شہید کیا گیا تو ان کے لیے بھی ایک چادر کے علاوہ کفن میسر نہ آسکا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا ہماری آخرت کی پاکیزہ چیزیں اس دنیوی زندگی ہی میں ہمیں دے دی جائیں۔ اس کے بعد انھوں نے رونا شروع کر دیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① امام بخاری رضی اللہ عنہ نے ایک ضعیف حدیث کے الفاظ کو بطور عنوان استعمال کیا ہے، وہ اگرچہ سند کے اعتبار سے کمزور ہے لیکن اس کا مضمون صحیح تھا، اس لیے صحیح روایت سے اسے ثابت کیا ہے، یعنی کفن کے اخراجات اس کے ترکے سے پورے کیے جائیں۔ اس میں غسل، خوشبو، قبر کی خریداری، کھودنے کی مزدوری، وہاں تک لے جانے کا کرایہ سب اخراجات کفن کا حصہ ہیں اور انھیں میت کے سرمائے سے پورا کیا جائے گا۔ اگر ان اخراجات کو پورا کرنے کے بعد کچھ بچ جائے تو میت کا قرض وغیرہ اتارا جائے، پھر ثلث مال سے اس کی وصیت کو پورا کیا جائے۔ اس کے بعد اس کی جائیداد و رثاء میں تقسیم ہوگی۔ ② عنوان سے حدیث کی مطابقت بایں طور پر ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا جمیع ترکے صرف ایک چادر ہی تھا، اسے کفن میں استعمال کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دریافت نہیں فرمایا کہ ان کے ذمے کوئی قرض وغیرہ تو نہیں۔ ضرورت کے وقت شارع کا خاموش رہنا ہی بیان کی دلیل، یعنی اس مسئلے کو ثابت کرنا ہے کہ میت کے ترکے سے اولین ترجیح اس کے کفن و دفن کے اخراجات ہیں۔ اگر اس سے کچھ بچ رہے تو قرضہ وغیرہ اتارا جائے، بصورت دیگر اس کے تمام ترکے کو کفن و دفن کے اخراجات میں صرف کر دیا جائے۔ اس میں اختلاف ہے کہ اگر میت مقروض ہو اور اتنا قرض ہے کہ اس کا تمام مال قرض کی ادائیگی میں خرچ ہو سکتا ہے تو کفن کے لیے کتنا کپڑا لیا جائے؟ اتنا کفن کافی ہے جس سے ستر پوشی ہو سکے یا تمام بدن کو ڈھانکنے کے لیے کپڑا لینا چاہیے؟ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو رائج قرار دیا ہے کہ اس کے مال سے پورا بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑا خریدا جائے۔<sup>(۲)</sup>

③ ہمارے ہاں جہلاء قل خوانی، تیسرا، ساتواں اور چالیسواں، نیز قرآن خوانی کے اخراجات میت کے مال سے ادا کرتے ہیں۔ یہ سب بدعات ہیں اور ان میں شمولیت کرنے والے بالغ حضرات ان اخراجات کے ذمہ دار ہیں کیونکہ ایسا کرنا میت کے حقوق

میں شامل نہیں کہ ان کی ادائیگی کے لیے اس کا مال خرچ کیا جائے۔ اسی طرح اس کے مال سے کسی کوچ یا عمرے کے لیے بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں۔ ہاں، اگر ورثاء اجازت دیں تو باقی ماندہ مال سے حج وغیرہ کے اخراجات پورے کیے جاسکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ (۴) ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ اگر شادی شدہ لڑکی فوت ہو جائے تو اسے کفن پہنانے کی ذمہ داری اس کے والدین پر ہے۔ یہ ایک جاہلانہ رسم ہے جسے ختم ہونا چاہیے بلکہ خاوند کو چاہیے کہ وہ اس قسم کی ضروریات کو پورا کرے، والدین پر بوجھ نہ ڈالا جائے۔

باب: 26۔ اگر میت کے ہاں صرف ایک ہی چادر ملے تو کیا کیا جائے؟

(۲۶) بَابُ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ

حکے وضاحت: مرنے کے بعد میت کا کل ترکہ صرف ایک ہی چادر ہو تو کفن کے متعلق کیا کرنا چاہیے؟ اس عنوان کے تحت اس مسئلے کا حل پیش کیا گیا ہے۔

[1275] حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا جبکہ وہ روزے کی حالت میں تھے۔ انھوں نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے، حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انھیں صرف ایک ہی چادر میں کفن دیا گیا۔ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر ان کے پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا۔ راوی کہتے ہیں: میرے خیال کے مطابق انھوں نے یہ بھی کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے، حالانکہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے، پھر ہم پر دنیا کے دروازے کھول دیے گئے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا حتیٰ کہ کھانا چھوڑ دیا۔

۱۲۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدِهِ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأَرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ». [راجع: ۱۲۷۴]

فوائد و مسائل: (۱) امام بخاری رحمہ اللہ کی مراد یہ ہے کہ کفن کا انتظام و انصرام میت کے ترکے ہی سے کیا جائے، خواہ میت کا کل ترکہ اسی قدر ہو کہ جس سے کفن ہی کا بندوبست کیا جاسکے۔ اگر اس کے ترکے میں صرف ایک چادر ہو تو بھی اس سے ضرورت چیز نہ لی جس میں انھیں کفن دیا جاسکتا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سے پہلی حدیث میں ہے کہ ان کے ترکے میں بھی صرف

ایک ہی چادر دستیاب ہو سکی اور وہ چادر بھی پورے جسم کے لیے ستر نہ تھی بلکہ اس سے اگر سر ڈھانپا جاتا تو ان کے قدم ظاہر ہو جاتے اور جب قدم ڈھانپتے تو سر ظاہر ہو جاتا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کے پورے جسم کو ڈھانپنا ضروری نہیں کیونکہ اگر ایسا کرنا ضروری ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دوسرے ساتھیوں سے کپڑا لے کر ان کے قدموں کو ڈھانپ دیتے لیکن آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ ② اس حدیث سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا سے بے رغبتی، تقویٰ شعاری اور پرہیزگاری کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے تو ان کا ترکہ کچھ بھی نہ تھا، صرف بدن کی ایک چادر تھی وہ بھی تمام جسم کو نہ ڈھانپ سکتی تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بحالت روزہ تھے اور جب ان کے سامنے افطاری کے موقع پر طرح طرح کے کھانے پیش کیے گئے تو ان کے سامنے اپنے ساتھیوں کی زندگی کا نقشہ آگیا اور اس قدر روئے کہ کھانا نہ کھا سکے اور اسے تناول کیے بغیر اٹھ کر چلے گئے۔ اس میں ان لوگوں کے لیے سامان عبرت ہے جو اپنی افطاریوں یا افطار پارٹیوں میں اسراف کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کریں۔ واللہ اعلم۔

باب: 27- جب کفن کے لیے اتنا کپڑا میسر ہو کہ اس سے سر اور پاؤں دونوں اکٹھے نہ ڈھانپے جاسکیں تو سر کو ڈھانپ دیا جائے

(۲۷) بَابُ : إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى بِهِ رَأْسَهُ

۱۲۷۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا شَقِيقٌ : حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَمِنَّا مَنْ أُيْنِعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَا نَكْفِيهِ بِهِ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَغْطِيَ رَأْسَهُ ، وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ . [انظر : ۳۸۹۷ ، ۳۹۱۳ ، ۳۹۱۴ ، ۴۰۴۷ ، ۴۰۸۲ ، ۶۴۳۲ ، ۶۴۴۸]

[1276] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا جوئی تھا۔ اب ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے تھا۔ ہم میں سے بعض حضرات فوت ہوئے تو انھوں نے دنیا میں اپنے اجر کا کچھ حصہ بھی نہیں کھایا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ایسے لوگوں میں سے تھے۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ جن جن کر کھا رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہمیں (ان کے ترکے میں) کفن کے لیے ایک چھوٹی سی چادر کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ جب ہم ان کا سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ظاہر ہو جاتا، چنانچہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے قدموں پر اذخر نامی گھاس ڈال دیں۔

☀️ فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کفن کم پڑ جائے تو سر ڈھانپنے کو ترجیح دی جائے کیونکہ سر، پاؤں سے افضل ہے۔ اور پاؤں پر اذخرا کوئی اور گھاس وغیرہ ڈال دی جائے۔ لوگوں کے سامنے دست سوال نہ پھیلایا جائے۔ اس مسئلہ کے لیے درج ذیل حدیث سے بھی استدلال کیا جاسکتا ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد کے دو، دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں جمع کرتے تھے۔ ② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اگر میت کے تر کے میں اسی قدر کفن دستیاب ہو تو اس پر ہی اکتفا کیا جائے۔ اسے دفن کرنے کے لیے مزید کسی چیز کا انتظار نہ کیا جائے۔ ③ اس حدیث میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو کفن دینے کی کیفیت بیان ہوئی ہے جبکہ مستدرک حاکم میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح کفن دینے کی روایت بیان ہوئی ہے۔ ④ اس حدیث میں صدراول کے مسلمانوں کے متعلق بیان ہوا ہے کہ وہ کس قسم کی دنیوی زندگی بسر کرتے تھے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ فقر و فاقہ کی صعوبتیں برداشت کرنا نیک لوگوں کی منازل ہیں۔

(۲۸) بَابُ مَنْ اسْتَعَدَّ الْكَفْنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

باب: 28- زمانہ نبوت میں جس نے اپنا کفن تیار کیا اور اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا

۱۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا، أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالُوا: السَّمْلَةُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ فَجِئْتُ لِأَكْسُو كَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَحَسَنَهَا فَلَا نُفْقَالُ: اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا، قَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنَتْ، لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفْنِي. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفْنُهُ. [انظر: ۵۸۱۰، ۶۰۳۶]

[1277] حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک عورت نبی ﷺ کے لیے تیار شدہ حاشیہ دار چادر لائی، تمھیں معلوم ہے کہ ”برودہ“ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا: چادر کو کہتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا: ہاں۔ الغرض عورت نے کہا: میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے اور آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں۔ نبی ﷺ کو اس وقت ضرورت بھی تھی، اس لیے اسے قبول فرمالیا۔ پھر آپ باہر تشریف لائے تو وہ چادر آپ کی ازار تھی۔ ایک شخص نے اس کی تعریف کی اور کہنے لگا: کیا ہی عمدہ چادر ہے! یہ مجھے عنایت کر دیجیے۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو نے اچھا نہیں کیا کیونکہ نبی ﷺ نے انتہائی ضرورت کے پیش نظر اسے زیب تن کیا تھا مگر تو نے اسے مانگ لیا ہے اور تجھے علم ہے کہ آپ ﷺ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اسے پہننے کے لیے نہیں مانگا بلکہ اس لیے کہ وہ میرا کفن ہو۔



حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر وہی چادر اس شخص کا کفن بنی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے پہلے کسی چیز کو تیار کر لینا جائز ہے، اسی طرح اپنی زندگی میں کفن تیار کر کے رکھ لینا توکل کے منافی نہیں لیکن قبل از موت قبر تیار کر لینا تا کہ موت یاد رہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ اگر یہ کام اچھا ہوتا تو کثرت سے قبر تیار کر کے رکھنے کے واقعات منقول ہوتے۔ پھر کسی کو کیا معلوم کہ اس نے کہاں مرنا ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ بَأَىٰ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ ① ”کسی کو علم نہیں کہ اسے کہاں موت نے آنا ہے۔“ ② لیکن کفن کا معاملہ اس سے یکسر الگ ہے کہ انسان اپنے ہمراہ جہاں چاہے لے جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② جس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے چادر مانگ کر اسے بطور کفن رکھا تھا وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے جیسا کہ محب الطبری نے اپنی کتاب ”الاحکام“ میں اس کی صراحت کی ہے لیکن طبرانی نے اس حدیث کو بیان کیا تو قتیبہ بن سعید کے حوالے سے وضاحت کی ہے کہ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی قتیبہ بن سعید سے اس روایت کو کتاب اللباس میں بیان کیا ہے لیکن اسے مبہم ہی رکھا ہے، نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث سے کئی ایک مسائل کا استنباط کیا ہے اور اس سے ”تبرک بآثار الصالحین“ کا مسئلہ بھی کشید کیا ہے۔ ③ ہم اس کے متعلق وضاحت کر آئے ہیں کہ اسے صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات تک محدود رکھا جائے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور شخصیت سے تبرک حاصل نہیں کیا، نیز ایسا کرنے سے غلو اور شرک و بدعت کا دروازہ کھلتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر قیاس کر کے پیروں کا تبرک حاصل کرنا درست نہیں۔

باب: 29- خواتین کا جنازے کے ہمراہ جانا

(۲۹) بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَازَةَ

[1278] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں جنازے کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا لیکن اس سلسلے میں ہم پر سختی نہیں کی جاتی تھی۔

۱۲۷۸ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أُمِّ الْهَذِيلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمَ عَلَيْنَا. [راجع: ۳۱۳]

🌞 فوائد و مسائل: ① طبرانی کی روایت میں مزید تفصیل ہے، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے تمام خواتین کو ایک گھر میں جمع ہونے کا حکم دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہوں۔ مجھے نبی ﷺ نے تم سے چند ایک باتوں کے متعلق بیعت لینے کے لیے بھیجا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گی..... اور آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جوان اور پردہ نشین عورتوں کو عید گاہ لے کر چلیں اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم امتناعی کی کئی

اقسام ہیں۔ کچھ تو ایسی ہیں جن کا ارتکاب حرام ہے اور کچھ ایسی بھی ہیں جن پر عمل کرنا پسندیدہ اور بہتر نہیں۔ ایسی ہی تحریم کے بجائے تنزیہ اور کراہت کے معنی میں ہوتی ہے۔<sup>(۱)</sup> (۲) مذکورہ حدیث سے رسول اللہ ﷺ کے دور کی عورتوں کی کمال عقلی ثابت ہوتی ہے کہ وہ باریک بینی کے ساتھ مراتب احکام کو جانتی تھیں۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے مراتب نہی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ شارع کو مطلوب یہی تھا کہ خواتین جنازوں کے ساتھ نہ نکلیں، البتہ جنازوں کے ساتھ چلنے کے بغیر اگر جنازے میں شرکت کا موقع مل جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے مسجد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی۔<sup>(۲)</sup> حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے زین بن منیر کے حوالے سے لکھا ہے کہ نماز جنازہ کے لیے کوشش سے شرکت کرنے کی فضیلت صرف مردوں کے لیے ہے کیونکہ نہی کا تقاضا تحریم یا کم از کم کراہت ہے جبکہ فضیلت سے استحباب ثابت ہوتا ہے، لہذا یہ فضیلت مردوں کے ساتھ خاص ہے، عورتوں کے لیے فضیلت سے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔<sup>(۳)</sup>

### (۳۰) بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

باب : 30 - عورت کا شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شخص پر سوگ کرنا

[1279] محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا، جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے بدن پر لگایا اور فرمایا کہ ہمیں خاوند کے علاوہ کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲۷۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: تُوَفِّي ابْنُ لَأْمٍ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ: نُهَيْنَا أَنْ نُجِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ. [راجع: ۳۱۳]

فوائد و مسائل: ① غم و الم کی وجہ سے عورت کا ترک زینت کرنا سوگ کہلاتا ہے۔ موت کی وجہ سے سوگ کرنا بالاتفاق مشروع ہے۔ پھر یہ سوگ حق زوج کی وجہ سے واجب ہے اور دوسروں کی وفات کی بنا پر جائز ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ شدت غم و الم کی وجہ سے خاوند کے علاوہ کسی بھی دوسرے عزیز و قریبی کے لیے بھی سوگ ہو سکتا ہے۔ شارع علیہ السلام نے اسے جائز قرار دیا ہے، واجب نہیں۔ اور یہ تین دن سے زیادہ جائز نہیں۔ ان دنوں میں اگر خاوند اس سے اپنی خواہش کا اظہار کرے تو اسے پورا کرنا اس کی ذمہ داری ہے، اس سوگ کو بطور آڑ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں غیر زوج کے الفاظ سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ضروری نہیں کہ خاوند کے سوا فوت ہونے والا شخص کوئی قریبی رشتہ دار ہو تب ہی سوگ جائز ہے بلکہ کسی اجنبی تعلق دار کی وفات پر بھی سوگ کیا جاسکتا ہے۔ ④

① فتح الباری: 186/3. ② صحیح مسلم، الجنائز، حدیث: 2252 (973). ③ فتح الباری: 185/3. ④ فتح الباری: 187/3.

۱۲۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَمَسَحَتْ عَارِضِيهَا وَذِرَاعِيهَا وَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُجِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [انظر: ۱۲۸۱، ۵۳۳۴، ۵۳۳۹، ۵۳۴۵]

[1280] حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب علاقہ شام سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے کی اطلاع آئی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے روز زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے اپنے ہاتھوں اور رخساروں پر لگایا اور فرمایا: اگرچہ مجھے اس کی قطعاً ضرورت نہ تھی لیکن میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ”جو عورت اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہو اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے لیکن اسے اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔“

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ۱۲۸۰]

[1281] حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر یقین و ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ شوہر کے سوا کسی دوسری میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ اسے شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔“

۱۲۸۲ - ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُؤَفِّي أَخُوَهَا فَدَعَتْ بِطَبِيبٍ فَمَسَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَتْ: مَا لِي بِالطَّبِيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

[1282] (حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ) پھر میں (ام المومنین) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جبکہ ان کا بھائی فوت ہو گیا تھا تو انھوں نے خوشبو منگوا کر اپنے بدن پر لگائی، پھر فرمایا: مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ”کسی بھی عورت کے لیے، جو اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر

یقین رکھتی ہو، جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے لیکن اسے اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔“

☀ فوائد و مسائل: ① سوگ سے متعلق دیگر احکام و مسائل کتاب الطلاق میں بیان ہوں گے، لیکن اس مقام پر یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ اگر خاوند کی وفات کے وقت بیوی حاملہ تھی تو اس کے سوگ کی مدت وضع حمل ہے، خواہ چار ماہ دس دن سے پہلے وضع ہو یا اس کے بعد۔ اس روایت میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے متعلق ملک شام سے وفات کی خبر آنا وہم پر مبنی ہے کیونکہ ان کا انتقال بالاتفاق مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔ شام میں انتقال کرنے والے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے برادر عزیز حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ تھے جیسا کہ سنن داری اور مسند امام احمد وغیرہ میں یہ وضاحت موجود ہے۔ ② ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صرف بیوی اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ کر سکتی ہے، اس کے علاوہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ بیوی کے خاوند پر اتنا سوگ کرنے کی صورت میں بھی متعدد اسلامی مصلحتیں پیش نظر ہیں جنہیں ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ③ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے تین بھائی تھے: عبداللہ، عبید اللہ اور ابواحمد۔ حضرت عبداللہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے، اس وقت حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نہیں آئی تھیں۔ عبید اللہ نصرانی تھا وہ حبشہ میں عیسائیت پر مرا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وفات کے بعد حضرت زینب سے نکاح کیا تھا کیونکہ عبید اللہ کی وفات کے وقت حضرت زینب بہت چھوٹی تھیں۔ ابواحمد کی زندگی میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔ تو اشکال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کس بھائی کی وفات پر سوگ کیا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ایک اخیانی یا رضاعی بھائی تھا اس کی وفات پر انھوں نے سوگ کیا تھا۔ ②

### (۳۱) بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

### باب: 31- قبروں کی زیارت کرنا

[1283] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ”اللہ سے ڈر اور صبر کر۔“ وہ آپ کو پہچان نہ سکی اور کہنے لگی: مجھ سے دور رہو کیونکہ تمہیں مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ (معذرت کے لیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر حاضر ہوئی۔ اس نے آپ

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ، فَقَالَ: «اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي»، قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ. فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ.

① فتح الباري: 188/3. فتح الباري: 189/3.

فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى». کے دروازے پر کوئی دربان نہ دیکھا، حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (مجھے معاف فرمادیجیے)۔ [راجع: ۱۲۵۲]

آپ نے فرمایا: ”صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے زیارت قبور کو ثابت کیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو قبر کے پاس بیٹھنے سے نہیں روکا اور آپ کا کسی کام کو برقرار رکھنا قابل حجت ہے۔ علاوہ ازیں متعدد احادیث میں صراحت کے ساتھ قبروں کی زیارت کرنا ثابت ہے، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو۔“ ① ایک روایت میں ہے: ”مجھے اپنی والدہ کی قبر کے متعلق زیارت کرنے کی اجازت دی گئی ہے، لہذا تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔“ ② مستدرک حاکم کی روایت میں ہے: ”قبروں کی زیارت کرنے سے دل نرم اور آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں، اس لیے قبرستان میں فحش یا باطل کلام نہ کرو۔“ ③ ان احادیث سے مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے زیارت قبور کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ ④ ⑤ خواتین کے لیے قبروں کی زیارت کے متعلق حسب ذیل دلائل ہیں: \* حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دن اپنے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی قبر کی زیارت کر کے واپس آئیں تو حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے تو قبروں کی زیارت سے منع کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا: ہاں، لیکن پھر اس کی اجازت دے دی تھی۔ ⑤ \* حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں قبروں کی زیارت کروں تو کون سی دعا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: ”تم یہ دعا پڑھا کرو: [السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ.....]“ ⑥ لیکن خواتین کے لیے ٹولیوں کی شکل میں اور کثرت کے ساتھ زیارت کرنا جائز نہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی ہے۔ ⑦ جو عورتیں بناؤ سنگھار کر کے نوحہ کرنے کے لیے قبرستان جاتی ہیں ان کے لیے کسی صورت زیارت قبور جائز نہیں۔ الغرض عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ بار بار نہ جائیں، اجتماعی طور پر اس کا اہتمام نہ کریں اور وہاں جا کر خلاف شرع کاموں کا ارتکاب نہ کریں۔ واللہ اعلم۔ ③ امام بخاری رحمہ اللہ نے جنازے سے متعلق دیگر مسائل و احکام سے زیارت قبور کو مقدم کیا ہے کیونکہ اس سے انسان کا بار بار واسطہ پڑتا ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان کو دیگر احکام کے لیے اصل اور بنیاد قرار دیا ہے۔ ⑧

باب: 32- ارشاد نبوی: ”میت کو اس کے رشتہ داروں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے“ یہ اس وقت ہے جب رونا پیٹنا مرنے والے کا وتیرہ ہو

(۳۲) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

① صحیح مسلم، الجنائز، حدیث: 2260 (977). ② صحیح مسلم، الجنائز، حدیث: 2259 (976). ③ المستدرک للحاکم: 376/1. ④ فتح الباری: 190/3. ⑤ السنن الکبریٰ للبیہقی: 78/4. ⑥ صحیح مسلم، الجنائز، حدیث: 2256 (974). ⑦ سنن ابن ماجہ، الجنائز، حدیث: 1576. ⑧ فتح الباری: 192/3.



لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ [التحریم: ۶] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ». فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ﴿وَلَا نَزْرُ وَازِرَةٌ وَزَرَ أُخْرَى﴾ [الأنعام: ۱۶۴] وَهُوَ كَقَوْلِهِ: ﴿وَلِإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ذُنُوبًا﴾ إِلَى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلُ مِنْهُ شَيْءٌ﴾ [فاطر: ۱۸] وَمَا يُرَخِّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِيهِ غَيْرُ نُوحٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا». وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔“ نیز ارشاد نبوی ہے: ”تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔“ اور جب نوحہ کرنا اس کی عادت نہ ہو تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق ہے: ”کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“ نیز وہ فرمان الہی کے مطابق ہے کہ: ”اگر کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کو بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے تو اس سے کوئی چیز نہ اٹھائی جائے گی۔“ اور نوحہ کے بغیر رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”کوئی جان بھی ناحق قتل ہوتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (قابیل) پر اس خون ناحق کا بوجھ ہوگا کیونکہ اس نے قتل ناحق کا طریقہ رائج کیا تھا۔“

☆ وضاحت: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا موقف تھا کہ میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوگا جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ ایسا کرنا عدل و انصاف کے خلاف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس مشہور اختلاف کے درمیان تطبیق کی ایک صورت پیدا کی ہے اور طویل بحث کی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ گھر والوں کے رونے پیٹنے اور بین کرنے سے اس وقت عذاب ہوگا جب کسی شخص کی عادت نوحہ کرنے کی ہو اور اس کے گھر والے اس کی اقتدا کریں۔ اس صورت میں گویا اپنے اہل خانہ کے نوحہ کرنے کا سبب وہ خود ہوگا کیونکہ اس نے اپنی زندگی میں انھیں وعظ کر کے آگ سے نہ بچایا جبکہ وہ اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچانے پر مامور تھا۔ تو اس کے مرنے کے بعد اس کے اہل خانہ کے نوحہ کرنے سے اسے عذاب دیا جائے گا۔ حدیث سے استدلال اس طرح ہے کہ جب اس نے نوحہ کیا تو اس نے اپنے نفس کی نگہبانی کی نہ اپنے گھر والوں ہی کی کیونکہ انھوں نے نوحہ کرنا خود اس سے سیکھا اور اس کی اقتدا کی۔ تو ان کے نوحہ کرنے کا سبب وہ خود ہوا، اس لیے اسے عذاب ہوگا۔ اور یہ ممکن ہے کہ سنت سے مراد وصیت ہو، یعنی مرتے وقت نوحہ کرنے کی وصیت کر جائے تو اسے اہل خانہ کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوگا۔ اگر رونا دھونا اس کی عادت نہ تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے موقف کے مطابق کسی کے گناہ کا عذاب دوسرے کو نہیں ہوگا، یعنی کسی نفس کا مواخذہ کسی دوسرے کے گناہ کی بنا پر نہیں ہوگا۔ اس عنوان کا حاصل یہ ہے کہ جس رونے سے میت کو عذاب ہوگا اس سے مراد بین کر کے رونا ہے۔ اس سے میت کو عذاب اس وقت ہوگا جب وہ اپنی زندگی میں نوحہ کرنے کا عادی ہو کیونکہ اس کا فعل اس کے اہل خانہ کے لیے طریقہ ہو جاتا ہے اور وہ اس طریقے کا سبب ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی زندگی میں

ایسا کام نہیں کرتا تھا تو وہ ان کے طریقے کا سبب نہیں ہوگا۔ اس بنا پر ان کے رونے پٹنے سے میت کو عذاب نہیں ہوگا۔ باب میں مذکور تعلیقات کو امام بخاری رحمہ اللہ نے خود ہی اپنی صحیح میں مختلف مقامات پر موصولاً بیان کیا ہے۔

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ : أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أُرْسِلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ : إِنَّ ابْنًا لِّي قُبِضَ فَأَتَيْنَا . فَأُرْسِلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ : «إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ . فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا ، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ ، فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُ ، قَالَ : حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ : كَأَنَّهَا شَنْ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ سَعْدُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : «هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ» . [انظر : ۵۶۵۵ ، ۶۶۰۲ ، ۶۶۵۵ ، ۷۳۷۷ ، ۷۴۴۸]

[1284] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے، آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپ نے سلام کہتے ہوئے واپس پیغام بھیجا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے۔“ جو اللہ نے لے لیا وہ اس کا تھا اور جو اس نے عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کی طلب گار رہے۔“ صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور مزید چند لوگ تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ راوی نے کہا: میرا گمان ہے کہ اس نے کہا: گویا وہ مشکیزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں (یہ منظر دیکھ کر) بہنے لگیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں ہی پر رحم کرتا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حدیث میں مذکور ابن سے مراد علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہ ہو سکتے ہیں جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے لیکن مذکورہ حدیث کے کسی طریق میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔ یا اس سے مراد عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہو سکتے ہیں جو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔ جب وہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنی گود میں اٹھایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرتا ہے جنہیں دوسروں پر رحم کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد حضرت محسن بن علی رضی اللہ عنہ ہوں جنھیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا تھا۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ وہ صغریٰ ہی میں فوت ہو گئے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بھی بقید حیات تھے۔ لیکن یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجنے والی حضرت زینب رضی اللہ عنہا

کے علاوہ کوئی دوسری لخت جگر ہو۔ صحیح بات یہ ہے کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہی تھیں اور وہ بچہ لڑکا نہیں بلکہ لڑکی تھی جیسا کہ مسند امام احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو لایا گیا۔ اور یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ وہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی دختر تھیں۔ اس وقت ان کا سانس اکھڑا ہوا تھا جیسا کہ رکھے ہوئے مشکیزے میں کوئی چیز بولتی ہو۔ بعض روایات میں امیمہ کا لفظ آیا ہے۔ وہ بھی امامہ مذکورہ ہی ہیں کیونکہ علمائے انسب کا اتفاق ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے دو ہی بچے تھے۔ ایک علی اور دوسری حضرت امامہ رضی اللہ عنہا۔ لیکن اس میں اشکال یہ ہے کہ علمائے تاریخ کا اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے بعد تک زندہ رہیں یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح بھی ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت تک وہ ان کے ساتھ رہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کافی عمر تھی۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا تھا کہ بچہ حالت نزع میں ہے اور اس کی روح قبض ہو رہی ہے، اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ قریب الموت ہے کیونکہ روایت حماد میں ہے کہ بچہ موت کی حالت میں ہے۔ روایت شعبہ کے الفاظ یہ ہیں کہ میری بیٹی کا وقت مرگ آپہنچا ہے۔ سنن ابی داؤد میں بیٹا یا بیٹی تردد کے ساتھ ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ وہ لڑکی تھی، لڑکا نہ تھا۔ اس کی تائید طبرانی کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کا مرض شدید ہوا اور وہ قریب المرگ ہو گئیں تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے والد گرامی رسول اللہ ﷺ کو بلوایا اور آپ بھی اسے حالت نزع میں دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے جس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا جیسا کہ حدیث میں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعے میں رسول اللہ ﷺ سے انتہائی اکرام کا معاملہ کیا ہے کہ اس وقت آپ کی تسلیم و رضا کی شان اور انتہائی رحمت و شفقت سے مجبور ہو کر آبدیدہ ہونے اور صاحبزادی کے صبر و استقلال پر نظر فرما کر آپ کی نواہی کو کامل صحت و شفا عطا فرمائی اور بعد ازاں وہ طویل عرصے تک زندہ رہیں۔ آخر میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس عجیب و غریب معجزانہ واقعے کو رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں بیان کرنا چاہیے تھا۔<sup>(۱)</sup> اس حدیث سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت کیا ہے کہ نو حے کے بغیر رونے کی اجازت ہے جیسا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے آبدیدہ ہونے کا ذکر ہے۔ بے ساختہ رونے پر نہ تو میت کو عذاب ہوگا اور نہ رونے والے ہی سے مواخذہ کیا جائے گا بلکہ اسے رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی رحمت قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنِيهِ تَذْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: «هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ

[1285] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں حاضر تھے، جبکہ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات ہم بستی نہ کی ہو؟“ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ

يُقَارِفُ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: «فَأَنْزِلْ»، قَالَ: فَتَزَلَّ فِي قَبْرِهَا. [انظر: ۱۳۴۲]

نے عرض کیا: میں ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «فَأَنْزِلْ»، قَالَ: فَتَزَلَّ فِي قَبْرِهَا۔ ”تم قبر میں اترو۔“ چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مقصد یہ ہے کہ کسی کے مرنے یا مصیبت آنے پر رونا ایک فطری بات ہے۔ اس پر مواخذہ نہیں ہوگا۔ البتہ ایسے وقت میں رخسار پیٹنا، کپڑے پھاڑنا، یا زبان سے ناشکری کے کلمات کہنا منع ہیں۔ یہ صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں جن کا نو ہجری میں انتقال ہوا۔ اس سے مراد سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نہیں ہیں کیونکہ ان کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ میدان بدر میں تشریف فرما تھے۔ ② سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عرصہ دراز تک بیمار رہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ اس رات فوت ہو جائیں گی، اس لیے انھوں نے اس رات اپنی لونڈی سے جماع کر لیا لیکن رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند نہ تھا کہ وہ مریضہ بیوی جو قریب المرگ تھی ان کا خیال نہ کرتے ہوئے لونڈی کے ساتھ مشغول ہوں، چنانچہ عتاب کے طور پر ان کو قبر میں اترنے سے اشارے کے ساتھ منع کر دیا۔ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ انھوں نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد یا بوقت وفات جماع کیا تھا یا انھیں صاحبزادی کے انتقال کا علم تھا۔ رافضی حضرات غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موت کے بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے جماع کیا تھا یا ان سے جماع کیا تھا یا ان سے جماع کی وجہ سے موت واقع ہوئی تھی۔ حدیث میں اس کا اشارہ تک نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک روایت میں ابن مبارک کے حوالے سے وضاحت کی ہے کہ اس کے معنی گناہ کرنے کے ہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کس نے آج رات کوئی گناہ کا کام نہیں کیا۔ ① لیکن امام ابن حزم رحمہ اللہ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ معاذ اللہ! حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایسا دعویٰ کیونکر کر سکتے تھے کہ آج رات مجھ سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا ہے؟ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ہمارے بیان کردہ معنی کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی جس میں نبی ﷺ نے فرمایا: ”قبر میں کوئی ایسا شخص نہ اترے جس نے آج رات اپنے اہل سے مقاربت کی ہو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے۔“ ②

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوِفِّيَتْ بِنْتُ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا - أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَيَّ جَنَبِي - فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِعُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ؟

[1286] حضرت عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی مکہ مکرمہ میں فوت ہوگئی تو ہم ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے اور میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، یا کہا: میں ان میں سے کسی ایک کے پاس بیٹھا تھا، پھر دوسرے صاحب تشریف لائے اور وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: (ان عورتوں کو) رونے سے منع کیوں نہیں

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ».

کرتے ہو؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”میت کو اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

۱۲۸۷ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هُوَ لِأَيِّ الرِّكْبِ، قَالَ: فَانْظَرْتُ فَإِذَا صُهِيبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَارْجَعْتُ إِلَى صُهِيبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهِيبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَأَخَاهُ وَأَصَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا صُهِيبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؟ [انظر: ۱۲۹۰، ۱۲۹۲]

[1287] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ پھر انھوں نے خبر دی کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے آرہا تھا۔ جب ہم مقام بیداء پہنچے تو اچانک ایک قافلہ کیکر کے سائے تلے تھا۔ انھوں نے فرمایا: جاؤ دیکھو یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انھیں خبر دی تو انھوں نے فرمایا: انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: چلیں اور امیر المؤمنین سے ملاقات کریں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے تو صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور روتے ہوئے یہ کہنے لگے: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے ساتھی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! کیا مجھ پر رورہے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔“

۱۲۸۸ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ، وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذَّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». وَقَالَتْ: حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ [الأنعام: ۱۶۴]. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ: وَاللَّهِ هُوَ أَضْحَكُ وَأَبْكِي. قَالَ ابْنُ

[1288] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مومن کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: ”اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے مزید عذاب کرتا ہے۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تمھارے لیے کافی ہے: ”اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“ حضرت ابن عباس



أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا. [انظر: ۱۲۸۹، ۳۹۷۸]

نبی ﷺ نے اس وقت کہا: اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔  
حضرت ابن ابی ملیکہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت ابن عمر  
ﷺ نے اس وقت کچھ نہ کہا۔

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا  
سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ  
تَقُولُ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ  
يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلَهَا فَقَالَ: «إِنَّهُمْ يَكُونُ عَلَيْهَا  
وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا». [راجع: ۱۲۸۸]

[1289] حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے،  
انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ  
ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ  
عورت کے پاس سے گزرے جبکہ اس کے گھر والے اس پر  
رورہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو اس پر رورہے ہیں،  
حالانکہ اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - وَهُوَ  
الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا  
أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ  
يَقُولُ: وَآ أَخَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ  
الْحَيِّ؟» [راجع: ۱۲۸۷]

[1290] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے تو حضرت صہیب رضی اللہ  
عنہ روتے ہوئے کہنے لگے: ہائے میرے بھائی! حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میت  
کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① ان احادیث کے ذریعے سے امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان  
ایک اختلاف کو حل کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ کسی میت کو اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی  
وجہ سے عذاب نہیں ہوگا کیونکہ یہ ان کا اپنا فعل ہے، میت پر اس کا وبال نہیں پڑے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ  
وِزْرَ أُخْرَى﴾ ① ”کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“ جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے برعکس یہ فرماتے  
تھے کہ میت کو گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوگا اور اسے حدیث سے ثابت کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
اس کا جواب دیا کہ حدیث میں ایک جزوی واقعہ بیان ہوا ہے کہ ایک یہودی عورت کو عذاب دیا جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا کہ اسے تو عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رورہے ہیں جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مسلمانوں اور دوسرے  
لوگوں کے لیے عام ضابطہ خیال کیا۔ علماء نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو غلطی اور سہو کی طرف منسوب

کرنا درست نہیں کیونکہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح کی روایات ملتی ہیں۔ اس بنا پر سب کو تو وہ نہیں ہو سکتا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے میت کو اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہونے کی تقریباً آٹھ وجوہ بیان کی ہیں جنہیں بالتفصیل فتح الباری میں دیکھا جاسکتا ہے۔<sup>(۱)</sup> اس سلسلے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے جو توجیہ اختیار کی ہے اسے عنوان میں تفصیل سے بیان کر دیا ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے اس وقت عذاب ہوگا جب اس نے اپنے اہل و عیال کے لیے نوحہ کا طریقہ جاری یا پسند کیا ہو یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد اس پر نوحہ و ماتم کریں گے، انہیں اس کام سے باز رہنے کی وصیت نہ کی ہو کیونکہ ایام جاہلیت میں لوگ اپنے مرنے پر نوحہ کرنے کی وصیت کیا کرتے تھے۔ اسلام نے نوحے اور ماتم سے منع فرمایا کہ رو کر مرنے والے کے اوصاف بیان نہ کیے جائیں یا ایسے اوصاف و افعال بیان نہ کیے جائیں جو شرعاً ممنوع اور ناقابل بیان ہوں۔ صحیح اوصاف حمیدہ بیان کرنے پر کوئی قدغن نہیں لیکن انہیں روتے ہوئے بیان نہ کیا جائے۔ نوحے کے بغیر رونے یا خود بخود آنسو آنے کی بھی اجازت ہے۔<sup>(۲)</sup> امام بخاری رحمہ اللہ نے لفظ ”بعض“ سے اشارہ کیا کہ جو رونا غلط ہے اس کا سبب چونکہ میت ہے، اس لیے اسے عذاب ہوگا کیونکہ ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح کرنی چاہیے۔ گھر والوں کو غلط راستے سے نہ روکنے کی بنا پر میت سے مواخذہ ہوگا۔ اور جس رونے کی اجازت ہے وہ تو باعث رحمت اور رقت قلب کی علامت ہے، اس کی وجہ سے عذاب نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے پیش کردہ احادیث سے اس پر استدلال کیا ہے، یعنی اس توجیہ کا حاصل، عنوان کے مسئلے کو متعدد احوال پر تقسیم کرنا ہے، نیز یہ بتانا ہے کہ شریعت جہاں گناہ کے ارتکاب کا مواخذہ کرتی ہے وہاں جو اس گناہ کے ارتکاب کا سبب بنتا ہے اسے بھی پکڑتی ہے، لہذا کسی ایک حکم کو سب حالات پر لاگو کرنا اور دوسری صورت کو بالکل نظر انداز کر دینا درست نہیں۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ کی توجیہ بھی قابل ملاحظہ ہے کہ اہل جاہلیت نوحہ کرتے وقت میت کے وہ افعال ذکر کیا کرتے تھے جو عذاب جہنم کا سزاوار بنانے والے ہوتے تھے، مثلاً: تم نے فلاں قبیلے کو عداوت کی وجہ سے تہس نہس کر دیا، فلاں قبیلے پر غارت گری کی تھی، اس طرح کے مظالم کو وہ فخر کے طور پر بیان کرتے تھے۔ چونکہ یہ سب افعال شنیعہ میت کے ہوتے تھے، اس لیے ان کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا، رونا اس کا سبب نہ ہوگا۔ بالفاظ دیگر میت کو عذاب اس کے اپنے افعال کی وجہ سے ہوگا دوسرے کے نوحہ کرنے سے نہیں ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ نوحہ و ماتم کرنے والوں سے خلاف شرع کام کرنے کی وجہ سے مواخذہ ہوگا۔<sup>(۳)</sup> یہ توجیہ بھی قابل ملاحظہ ہے کہ عذاب سے مراد میت کو عار دلانا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ جب ان پر غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن نے نوحہ کرنا شروع کر دیا کہ تم ایسے تھے تم ایسے تھے۔ اس وقت فرشتوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا واقعی تم ایسے تھے؟<sup>(۴)</sup> الغرض حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بڑی نقیص بحث کی ہے، اسے ایک نظر دیکھ لیا جائے۔<sup>(۵)</sup> جس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کی میت کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو اس پر گریہ و زاری کر رہے ہیں جبکہ اسے اپنی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ اس سے بعض فتنہ پرور لوگوں نے برزخی قبر کا شاخسانہ کشید کیا ہے کہ عذاب قبر اس زمینی قبر میں نہیں ہوتا بلکہ برزخی قبر میں ہوتا ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے، حالانکہ برزخی

① فتح الباری: 198/3. ② صحیح البخاری، المغازی، حدیث: 4267. ③ فتح الباری: 199, 198, 197/3.

قبر کا انکشاف اس دور کی ایجاد ہے۔ قرون اولیٰ میں اس قبر سے کوئی متعارف نہیں تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ أَبَدًا وَلَا تُقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾<sup>1</sup> ”ان (منافقین) میں سے کوئی مرجائے تو آپ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا ہے۔“ اس مقام میں رسول اللہ ﷺ کو منافقین کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے مراد زمینی قبر ہے کیونکہ ”برزخی قبر“ تک کسی بندہ بشر کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ مذکورہ حدیث ایک اور سند سے اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی میت کی قبر سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”اسے عذاب ہو رہا ہے اور اس کے اہل خانہ اس پر گریہ و زاری کر رہے ہیں۔“<sup>2</sup> اس روایت میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمینی قبر ہی سے گزرے تھے۔ اس کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔

### (۳۳) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

### باب: 33- میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعَاهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ. وَالنَّقْعُ: التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ، وَاللَّقْلَقَةُ: الصَّوْتُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان عورتوں کو چھوڑ دو وہ حضرت ابوسلیمان (خالد بن ولید) رضی اللہ عنہ پر روئیں جب تک نقع اور لقلقہ نہ ہو۔ نقع سے مراد سر پر مٹی ڈالنا اور لقلقہ کے معنی آواز نکالنا ہیں۔

☆ وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ اس عنوان سے نوے کے بعض مراتب کو درجہ جواز میں بتانا چاہتے ہیں اگرچہ ہم اس کی تحدید نہیں کر سکتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بعض دفعہ اس سے اغماض اور درگزر فرمایا ہے، البتہ اپنی عدم رضا کو ظاہر فرما دیا کیونکہ نوے کا دروازہ کھولنا مقصود نہیں بلکہ مشتبہات کا ذکر کرنا ہے جن سے بعض اوقات چارہ نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات پر ان کے گھر عورتیں جمع ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں رونے دو بشرطیکہ اس میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس واقعے کو اپنی ”التاریخ الاوسط“ میں متصل سند سے بیان کیا ہے۔<sup>3</sup>

[1291] حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری طرف جھوٹ منسوب کرنا دوسرے لوگوں کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی طرح نہیں۔ جس نے دانستہ میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔“ اور میں نے نبی ﷺ سے یہ بھی سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے اس نوحے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نِيَحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيَحَ عَلَيْهِ».

[1292] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ اپنے والد محترم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میت کو اپنی قبر میں اس پر نوحہ کیے جانے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔“

عبدان کی عبدالاعلیٰ نے متابعت کی ہے اور آدم نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ بیان کیے: ”میت کو زندوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيَحَ عَلَيْهِ». تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ. وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ». [راجع: ۱۲۸۷]

فائدہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے تحریم نوحہ کو بیان کرنے سے پہلے تمہیدی طور پر ایک حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا عام انسان کی طرح جھوٹ منسوب کرنے کی طرح نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ سنگین جرم ہے۔ انھوں نے اشارہ فرمایا کہ مذکورہ وعید مجھے اس بات سے روکتی ہے کہ میں نوے کے متعلق ایسی بات کہوں جو رسول اللہ ﷺ نے بیان نہ کی ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ میت پر رونے کی وجہ سے اسے عذاب ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے بیان کرنے والے صرف عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہیں بلکہ اس حدیث کو متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے جن میں حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ آخر ان سب حضرات کو الفاظ بیان کرنے میں سہو یا نسیان کیسے ہو سکتا ہے؟ بہر حال یہ حدیث ثابت اور صحیح ہے۔ اسے وہم یا سہو پر محمول کرنا صحیح نہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے بلکہ اس فرمان نبوی کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے کوئی مناسب توجیہ کی جاسکتی ہے جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم۔

(۳۴) بَابُ:

باب: 34 - بلا عنوان

وضاحت: اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے نوے کے سلسلے میں استثنائی صورتوں کا ذکر فرمایا ہے اور عنوان میں مضمون بندی نہیں فرمائی کہ استثنائی صورتوں کو محدود نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی ترک عنوان سے یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ اسے منضبط نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم۔

[1293] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے والد گرامی کو احد کے دن اس حالت میں لایا گیا کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ انھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ کر کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں اس ارادے سے ان کے قریب گیا کہ ان کے چہرے سے کپڑا

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِيءَ بِأَبِي يَزْمَ أَحَدٍ قَدْ مَثَلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ سُجِّي ثَوْبًا، فَذَهَبْتُ أُرِيدُ

ہٹاؤں لیکن میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ میں دوبارہ ان کے پاس گیا تاکہ کپڑا اٹھاؤں۔ مجھے پھر لوگوں نے منع کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ان کی میت کو اٹھانے کا حکم دیا تو آپ نے چیخ مارنے والی عورت کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی بیٹی یا ان کی بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیوں روتی ہے؟“ یا فرمایا: ”یہ نہ روئے، فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے ہوئے تھے تا آنکہ انھیں اٹھالیا گیا۔“

أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَتَهَانِي قَوْمِي، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَتَهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ؟» فَقَالُوا: ابْنَةُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، قَالَ: «فَلِمَ تَبْكِي؟» أَوْ: «لَا تَبْكِي، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتَيْهَا حَتَّى رُفِعَ». [راجع: ۱۲۴۴]

🌞 فوائد و مسائل: ① قبل ازیں ایک حدیث میں وضاحت تھی کہ رونے والی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی پھوپھی فاطمہ تھیں۔ (حدیث: 1244) لیکن امام حاکم نے اپنی کتاب الإکلیل میں اس کا نام ہند بنت عمرو لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ دونوں بہنیں وہاں موجود ہوں یا ایک ہی مراد ہو، مذکورہ نام اس کا لقب ہو یا اس کے دو نام ہوں۔ ② رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی پر فرشتوں کے سایہ کرنے کا ذکر فرمایا کہ اس قدر عظیم منصب کے حصول پر تو خوش ہونا چاہیے نہ کہ اس پر رونے دھونے کی زحمت گوارا کی جائے۔ یہ رونے کا کیا موقع ہے! اس ارشاد مبارک میں اغماض کے ساتھ عدم رضا بھی موجود ہے۔ اغماض اور رضا میں فرق ضرور ملحوظ رکھنا چاہیے۔ بعض صورتوں میں اظہار ناپسندیدگی کر کے درگزر کی شرعی گنجائش ہوتی ہے، چنانچہ اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ میت پر رونے اور بین کرنے کا دروازہ کھولنا قطعاً مقصود نہیں۔ واللہ اعلم۔

### (۳۵) بَابُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زُبَيْدُ الْيَامِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [انظر:

۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۳۵۱۹]

[1294] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑے، نیز عہد جاہلیت کی طرح چیخ پکار کرے وہ ہم سے نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث کے معنی یہ نہیں کہ مذکورہ تین کام کرنے سے وعید کا سزاوار ہوگا بلکہ ان تینوں میں سے ہر کام مذکورہ وعید کا باعث ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ جو شخص مصیبت کے وقت اپنے رخسار پیٹے یا گریبان چاک کرے یا جاہلیت کی



سی باتیں کرے وہ ہم سے نہیں۔<sup>(۱)</sup> اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت گریبان پھاڑنا اور رخسار پیٹنا حرام ہے کیونکہ یہ اللہ کی تقدیر پر عدم رضا کی دلیل ہے۔ اگر کسی کو اس کی حرمت کا علم ہے، اس کے باوجود اسے حلال سمجھ کر ایسا کرتا ہے تو وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کے متعلق کسی قسم کی توجیہ یا تاویل کرنے سے منع کرتے تھے کہ اس سے وعید کا مقصد فوت ہو جاتا ہے جو لوگوں کو ایسے افعال شنیعہ سے روکنے کا باعث ہے۔<sup>(۲)</sup>

### (۳۶) بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ

باب: 36- حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر نبی ﷺ کا اظہار رنج و ملال کرنا

وضاحت: عربی زبان میں رثاء کے معنی کسی میت کے اچھے اوصاف بیان کرنا ہیں، اس سے مرثیہ کا لفظ ماخوذ ہے۔ حدیث کی رو سے ایسا مرثیہ کہنا منع ہے جس سے رنج و غم کے جذبات مزید بھڑکنے کا اندیشہ ہو، البتہ اپنی ہمدردی اور شرکت غم کا اظہار کرنا ممنوع نہیں، یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان میں مباح مرثیے کی صورت بیان کی ہے۔<sup>(۳)</sup>

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي،

أَفَاتَصَدَّقُ بِثُلُثِي مَالِي؟ قَالَ: «لَا». فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ: «لَا»، ثُمَّ قَالَ: «الْثُلُثُ

وَالْثُلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ

النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِي امْرَأَتِكَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْلَفُ بَعْدَ

أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا أَرْدَدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ

[1295] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال جبکہ میں ایک سنگین مرض میں مبتلا تھا، میری عیادت کے لیے تشریف لاتے تھے۔ میں نے عرض کیا: میری بیماری کی انتہائی شدت کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں، میں ایک مال دار آدمی ہوں مگر میری ایک بیٹی کے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنے مال سے دو تہائی خیرات کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کیا: کیا اپنا آدھا مال؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے پھر عرض کیا: کیا ایک تہائی خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ”ایک تہائی خیرات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑ کر جانا تمھارے لیے اس سے بہتر ہے کہ انھیں فقیر اور تنگ دست چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو کچھ خرچ کرو گے اس کا اجر تمھیں ضرور ملے گا حتیٰ کہ جو

(۱) صحیح مسلم، ایمان، حدیث: (103)285.

(۲) فتح الباری: 209/3.

(۳) فتح الباری: 210/3.

أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَنْصِرْ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنِ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. [انظر: ۲۷۴۲، ۲۷۴۴، ۳۹۳۶، ۵۳۵۴، ۵۶۶۸، ۶۳۷۳، ۶۷۲۳]

لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں بیماری کی وجہ سے اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ”تم ہرگز پیچھے نہ رہو گے، جو نیک اعمال کرو گے ان سے تمہارے درجات میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمہارا مرتبہ ان سے بلند ہوتا رہے گا اور شاید تم بعد تک زندہ رہو گے یہاں تک کہ بعض لوگوں کو تم سے نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو تمہاری وجہ سے نقصان ہوگا۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو کامل کر دے اور انھیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، یعنی انھیں مکہ میں موت نہ آئے، لیکن بے چارے سعد بن خولہ!“ رسول اللہ ﷺ ان کے لیے اظہار رنج و غم کرتے تھے کہ وہ مکہ ہی میں انتقال کر گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① راوی کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے متعلق صرف اظہار رنج و غم فرمایا کہ انھیں مکہ ہی میں موت آگئی۔ اس کے متعلق محدث اسماعیلی نے امام بخاری رحمہ اللہ پر اعتراض کیا ہے کہ مذکورہ حدیث عنوان کے مطابق نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حزن و ملال، مرثیے میں سے نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ شاید امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد مرثیہ مباح کی صورت بتانا ہے کیونکہ ایسا مرثیہ جس سے غم کے جذبات بھڑکنے کا اندیشہ ہو اس کی ممانعت ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مرثیے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ مسند احمد وغیرہ میں ہے۔ ② مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مرثیہ خوانی سے منع فرمایا۔ ③ لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کسی میت کے متعلق مرثیے کے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں کیونکہ اس سے مراد اپنی ہمدردی اور شرکت غم کا اظہار کرنا ہے۔ ④ بعض شارحین نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اس واقعے کو فتح مکہ سے متعلق قرار دیا ہے، حالانکہ اس حدیث میں صراحت ہے کہ یہ واقعہ حجة الوداع کے موقع پر پیش آیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق مدت تک زندہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایران اور عراق ان کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ بے شمار لوگ ان کے ہاتھوں مسلمان ہوئے اور کئی ایک ان کے ہاتھوں جہنم واصل ہوئے۔ ⑤ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی تسلی کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ میری زندگی ابھی باقی ہے اور اس بیماری میں میرا انتقال نہیں ہوگا، اس لیے انھوں نے سوال کیا کہ آیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا، یعنی آپ تو حجة الوداع سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے اپنے

صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ چلے جائیں گے اور میں یہاں اکیلا رہ جاؤں گا۔ یہ فکر اس لیے دامن گیر ہوئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہجرت کے بعد مکہ میں رہ جانے کو اچھا نہیں جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ دار ہجرت ہی میں موت آئے تو ہجرت کی تکمیل ہوگی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم رہ بھی جاؤ تو کوئی حرج والی بات نہیں، یہاں بھی جو نیک اعمال کرو گے ان کا نفع اور ثواب تمہیں مکہ معظمہ میں بھی ضرور حاصل ہوگا۔ پھر آپ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ان کی ہجرت کو کامل کر دے اور ان کے قدم کمال سے نقص اور کمی کی طرف نہ لوٹیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوال کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں اس مرض سے نجات پر مزید زندگی پاؤں گا کہ میں اپنے ساتھیوں سے بعد میں وفات پاؤں۔ اس کے جواب میں آپ کا دوسرا ارشاد ہے کہ تمہاری عمر دراز ہوگی اور تمہاری موت مکہ مکرمہ میں نہیں ہوگی، چنانچہ اس کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ چالیس سال تک زندہ رہے، عراق و ایران فتح کیا، نيزان سے مسلمانوں کو بہت نفع پہنچا اور کفار و مشرکین پر ان کی وجہ سے بہت تکلیفیں آئیں۔

### (۳۷) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

### باب: 37- مصیبت کے وقت سرمند وانا منع ہے

[1296] حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔ ان کا سر ان کے گھر کی ایک عورت کی گود میں تھا۔ (وہ رونے لگی۔) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اسے منع کرتے۔ ہوش آیا تو کہنے لگے: میں اس شخص سے بری ہوں جس سے حضرت محمد ﷺ نے اظہار براءت فرمایا ہے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کے وقت چلا کر رونے والی، سرمند وانا کرنے والی اور گریان پھاڑنے والی عورت سے اظہار براءت فرمایا ہے۔

۱۲۹۶ - وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيَّمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَجَعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَعُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجَرٍ امْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّنْ بَرِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُحَمَّدٌ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرِيَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَةِ.

فوائد و مسائل: ① مجبوری یا ضرورت کے پیش نظر سرمند وانا جائز ہے لیکن مصیبت کے وقت ماتم و نوحے کے طور پر سرمند وانا سے اگرچہ انسان دائرہ اسلام سے تو خارج نہیں ہوتا لیکن قابل براءت اور لائق نفرت امر ضرور ہے اور یہی یہاں مقصود ہے۔ آج بھی ہمارے ہاں بعض قبائل بالخصوص کفار ہند میں اس کا رواج ہے۔ ② واضح رہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جب غشی کا دورہ پڑا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے گورنر تھے۔ اس روایت میں عورتوں سے خطاب ہے۔ صحیح مسلم میں بصیۃ تذکیر یہ حدیث مروی ہے کہ میں ہر اس شخص سے بے زار ہوں جو مصیبت کے وقت سرمند وانا کرے، چلا کر رونے اور گریان پھاڑے۔ ① صحیح مسلم، ایمان، حدیث: 288 (104)، وفتح الباری: 212/3.

## (۳۸) بَابُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

## باب : 38- جو کوئی رخسار پیٹے وہ ہم سے نہیں

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [راجع: ۱۲۹۴]

[1297] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اپنے رخسار پیٹے، کپڑے پھاڑے اور جاہلیت کا سا بکواس کرے۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ان افعال کے مرتکب لوگوں سے اظہار بے زاری کے معنی یہ ہیں کہ آپ اس شخص کے اس فعل سے راضی اور خوش نہیں ہیں۔ یہ انداز کبیرہ گناہوں کے متعلق اختیار کیا جاتا ہے، چنانچہ مصیبت کے وقت چلانا، نوحہ کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا، منہ نوچنا، بال کھول کر انھیں پھیلا نا، واویلا کرنا اور دور جاہلیت کا سا بکواس کرنا اللہ کی تقدیر پر ناراض ہونے کے مترادف ہے، لہذا یہ کام بالاتفاق حرام ہے۔ واللہ اعلم۔

## (۳۹) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

## باب : 39- مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دور جاہلیت کے الفاظ پکارنے کی ممانعت

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [راجع: ۱۲۹۴]

[1298] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے (مصیبت کے وقت) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑا اور دور جاہلیت کے ناجائز کلمات کہے وہ ہم سے نہیں۔“

فائدہ: اس حدیث میں واویلا کرنے کی ممانعت نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان قائم کر کے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جسے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس عورت پر جو مصیبت کے وقت اپنا چہرہ نوچتی ہے، گریبان پھاڑتی اور ہلاکت و تباہی کے بول منہ سے کہتی ہے۔<sup>①</sup> اس حدیث میں واویلا کرنے کی صراحت ہے کہ مصیبت کے وقت ایسا کرنا ناجائز اور باعث لعنت ہے۔

① سنن ابن ماجہ، الجنائز، حدیث: 1585.

### (۴۰) بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ

### باب: 40 - مصیبت کے وقت غمگین بیٹھنا

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ : أَخْبَرْتَنِي عَمْرَةُ قَالَتْ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ ، يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - شَقُّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ ، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِئْهُ ، فَقَالَ : «إِنْهُضْ» . فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ : وَاللَّهِ غَلَبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ : «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ» . فَقُلْتُ : أَرُغِمَ اللَّهُ أَنْفَكَ ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ» . [انظر: ۱۳۰۵، ۴۲۶۳]

[1299] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ کے پاس حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر آئی تو آپ غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔ میں دروازے کی دراڑ سے دیکھ رہی تھی کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا، جس نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتوں کے رونے دھونے کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ انہیں گریہ وزاری سے منع کرو، چنانچہ وہ گیا اور اس نے واپس آ کر عرض کیا کہ وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر یہی فرمایا: ”انہیں منع کرو۔“ وہ تیسری مرتبہ واپس آ کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم وہ ہم پر غالب آ گئیں اور نہیں مانتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آخر کار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جا! ان کے منہ میں خاک جھونک دے۔“ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! جس کام کا تجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا وہ بھی نہیں کرتا اور (بار بار آ کر) رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے سے بھی باز نہیں آتا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ اگر مصیبت زدہ آدمی اپنے گھر میں صبر سے بیٹھ جائے اور لوگ آ کر تعزیت کرتے رہیں تو یہ جاہلیت والی رسم نہیں ہوگی جو شرعاً ممنوع ہے۔ ② اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اہل خانہ کی عورتوں کا رونا دھونا حرام کے درجے میں نہیں تھا کیونکہ اگر حرام ہوتا تو رسول اللہ ﷺ مذکورہ آدمی کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر اس کام سے انہیں روکتے کیونکہ آپ کا باطل کو برداشت کرنا اور اسے ثابت رکھنا محال ہے۔ اور نہ صحابیات ہی کے بارے میں یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ وہ ایک فعل حرام پر اصرار کریں اور بار بار روکنے کے باوجود اس سے باز نہ آئیں۔ اور اس مباح قسم کے رونے سے اس لیے منع کیا جاتا تھا کہ وہ تحریم کے درجے تک نہ پہنچ جائیں۔ ③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دانش مندی اور معاملہ فہمی بھی قابل داد ہے کہ انہوں نے صحیح اندازہ لگایا اور اپنے دل میں کہا کہ یہ شخص بھی عجیب ہے کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ کی مرضی پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کو سمجھا بچھا کر آہ و بکا سے روکتا ہے اور نہ اس سے باز ہی رہتا ہے کہ رسول اللہ



ﷺ کو بار بار آ کر اطلاع دے اور پریشان کرے۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

[1300] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے

فرمایا: جب قراء شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت فرمائی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس سے زیادہ غمناک نہیں دیکھا۔

ابْنُ فَضِيلٍ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَاءُ ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَزَنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ . [راجع : ۱۰۰۱]

🌞 فوائد و مسائل: (۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہیے، نہ تو غم و پریشانی کے وقت اپنے چہرے کو نوچنا شروع کر دے جو شریعت کی خلاف ورزی پر مبنی ہے اور نہ اس کے متعلق قساوت قلبی ہی کا مظاہرہ کرے کہ پریشانی کے اثرات ہی چہرے پر نمایاں نہ ہوں۔ ایسے حالات میں پریشان انسان کو چاہیے کہ پروقار ہو کر اور اطمینان سے بیٹھے اور چہرے پر غمگینی اور پریشانی کے اثرات ہوں تاکہ پتہ چلے کہ واقعی یہ انسان کسی بڑی مصیبت سے دوچار ہے۔ (۲) واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کی طرف ستر (70) قراء بھیجے جو بڑے بہادر اور فاضل تھے، انہیں دھوکے سے شہید کر دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مہینہ بھر ان قبائل کے لیے بددعا فرمائی جنہوں نے قراء حضرات کو قتل کیا تھا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ اس کیفیت سے دوچار ہوئے جس کا حدیث میں ذکر ہے۔

(۴۱) بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب: 41- جو شخص مصیبت کے وقت اپنے رنج و الم کو ظاہر نہ ہونے دے

محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں کہ: ”جزع“ بری بات اور برے گمان دونوں کو کہا جاتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”میں اپنے رنج و غم کا شکوہ صرف اللہ سے کرتا ہوں۔“

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ : الْجَزَعُ : الْقَوْلُ السَّيِّئُ ، وَالظَّنُّ السَّيِّئُ . وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : ﴿ إِنَّمَا أَشْكُوا بَنِي وَحُرَنِي إِلَى اللَّهِ ﴾ [یوسف: ۸۶] .

وضاحت: حضرت محمد بن کعب قرظی کے قول سے ممنوع جزع کی تحدید مقصود ہے، یعنی مصیبت کے وقت زبان سے بری بات نکالنا جو صبر و شکر کے خلاف ہو اور بدگمانی کا اظہار کرنا جو اللہ تعالیٰ سے حسن ظن کے منافی ہو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول بھی اسی لیے پیش کیا گیا ہے، انہوں نے یہ کلمات حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق اظہار افسوس کے بعد ارشاد فرمائے کہ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے سوا کسی سے نہیں کرتا۔ تسلیم و رضا کا یہ آخری مرحلہ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت اللہ کے فیصلے کو دل کی خوشی سے قبول کرے اور کسی بندہ بشر سے اس کا اظہار نہ کرے جس کی ایک جھلک مندرجہ ذیل حدیث میں دیکھی جاسکتی ہے۔

[1301] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ وہ فوت ہو گیا جبکہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے۔ ان کی بیوی نے بچے کو غسل و کفن دے کر اسے گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو پوچھا: لڑکے کا کیا حال ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا: اسے آرام ہے اور مجھے امید ہے کہ اسے سکون میسر ہوا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ صبح کہہ رہی ہیں (بچہ اب ٹھیک ہے)۔ پھر وہ رات بھر اپنی بیوی کے پاس رہے اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے لگے تو بیوی نے انھیں بتایا کہ لڑکا تو فوت ہو چکا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ہمراہ صبح کی نماز ادا کی پھر رات کے ماجرے کی نبی ﷺ کو خبر دی جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تم دونوں میاں بیوی کو تمھاری اس رات میں برکت دے گا۔“

ایک انصاری شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ (کی نسل) سے نولڑکے دیکھے جو سارے کے سارے حافظ قرآن تھے۔

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنُ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ: فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ، فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتُهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ، قَالَ: فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمْ فِي لَيْلَتِكُمَا». قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ لَهَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ. [انظر: ٥٤٧٠]

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے صبر و استقلال اور ان کی کامل تسلیم و رضا کا نتیجہ تھا کہ اس رات حمل ٹھہرنے سے جو بچہ پیدا ہوا اس کی پشت سے نو بچے حافظ قرآن پیدا ہوئے۔ ان کے علاوہ چار صابرہ شاکرہ بیٹیاں بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے گھٹی دی تھی۔ اور جو بیٹا فوت ہوا اس کا نام ابو عمیر تھا جس نے اپنے گھر میں ایک سرخ بلبل رکھی ہوئی تھی، جب وہ مر گئی تو رسول اللہ ﷺ اسے مذاق کرتے ہوئے کہتے تھے: ”اے ابو عمیر! تیری چڑیا کو کیا ہوا؟“ ② حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے بچے کے متعلق لفظ سکون استعمال فرمایا۔ اس سے مراد سکون نفس، یعنی موت تھی جبکہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے نفس سکون مراد لیا کہ بچہ بیماری سے نجات پا کر آرام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بچے کی صورت میں جو انعام دیا وہ صبر کی بدولت تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مصیبت کے وقت رنج و غم کا اظہار نہ کرتے ہوئے اپنے تمام تر معاملات کو اللہ کے حوالے کر دینا عزیمت ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔<sup>(۱)</sup> قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق ہمیں اپنا رنج و صدمہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پیش کرنا چاہیے۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کا یہی طریقہ رہا ہے۔ اسے قرآن مجید میں ”صبر جمیل“ سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔<sup>(۲)</sup>

## (۴۲) بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

باب: 42- صبر وہی ہے جو آغاز صدمہ میں ہو

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”دو عدل“ کس قدر اچھے ہیں اور ”علاوہ“ کتنا بہتر ہے؟ کہ ”جن لوگوں کو جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برستی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نِعَمَ الْعِدْلَانِ، وَنِعَمَ الْعِلَاوَةُ ﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿البقرة: ۱۵۶، ۱۵۷﴾. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾ ﴿البقرة: ۴۵﴾.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ یقیناً نماز بھاری ہے مگر ان لوگوں پر جو اللہ سے ڈرتے ہیں، یعنی ان پر نماز بھاری نہیں ہوتی۔“

☆ وضاحت: اونٹ کے ایک طرف کے بوجھ کو عدل کہتے ہیں۔ پورے دونوں طرف کے بوجھ کو عدلان کہتے ہیں، پھر ان کے درمیان رکھی ہوئی گٹھری کو علاوہ کہا جاتا ہے۔ اس طرح اونٹ پر کوئی جگہ باقی نہیں رہتی جہاں کوئی چیز رکھی جائے۔ مراد یہ ہے کہ اچانک مصیبت پہنچنے پر صبر کرنے والوں کو وافر مقدار میں ثواب دیا جاتا ہے۔ آیت کریمہ میں عدلان سے مراد صلوات اور رحمت ہے اور علاوہ سے مراد ان کا ہدایت یافتہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ انعامات کے حقدار صبر کی وجہ سے ہوئے ہیں جس کا مظاہرہ اچانک مصیبت پہنچنے پر ہوتا ہے کیونکہ صبر وہی محمود ہے جو اچانک مصیبت پہنچنے کے وقت کیا جائے۔ وقت گزرنے پر آہستہ آہستہ اطمینان تو ہو ہی جاتا ہے اور یہ انسان کی فطرت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مصائب و آلام پر صبر جمیل کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے، جیسے کسی کو انعام میں ایک اونٹ کا بوجھ مل جائے کہ اس کے دونوں طرف مال و زر کی گٹھریاں لدی ہوں، پھر مزید ایک گٹھری درمیان میں رکھ دی جائے۔

[1302] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”صبر وہی ہے جو

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

عُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ

أَنَسَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الصَّبْرُ ابتداءٌ صدمه میں ہو۔»  
عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى. [راجع: ۱۲۵۲]

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن کریم میں صبر کرنے والوں کو جو بشارت دی گئی ہے اس سے وہی صبر کرنے والے مراد ہیں جو ابتداءً صدمہ میں صبر و استقلال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ نے صبر کے متعلق آیت کریمہ پیش کی ہے کہ تم صبر اور نماز کے ذریعے سے اللہ کی مدد طلب کرو۔<sup>①</sup> شاید امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود ایک واقعے کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دوران سفر میں ان کے بھائی قثم بن عباس کے فوت ہونے کی خبر ملی تو انھوں نے ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ پڑھا، پھر راستے سے ہٹ کر نماز پڑھنے لگے، دو رکعت پڑھ کر دیر تک بیٹھے رہے۔ جب اٹھے تو آیت ﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ.....﴾ پڑھنے لگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصائب و آلام کو برداشت کرنے میں نماز کا بہت تعلق ہے۔<sup>②</sup>

(۴۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ»

باب: 43- ارشاد نبوی کہ ”(ابراہیم!) ہم تیری جدائی سے رنجیدہ ہیں“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے۔“

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «تَذْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ».

وضاحت: اس سے مراد وہ حدیث ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے آئندہ باب میں بیان کیا ہے لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہانے اور دل کے پریشان ہونے سے عذاب نہیں دے گا، البتہ مذکورہ الفاظ اسی عنوان کے تحت پیش کردہ حدیث کے ہیں جسے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔<sup>③</sup>

[1303] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے جو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رضاعی باپ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لے کر بوسہ دیا اور اس کے اوپر اپنا منہ رکھا۔ اس کے بعد ہم دوبارہ ابوسیف کے ہاں گئے تو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اے ابن عوف! یہ تو ایک رحمت ہے۔“

۱۳۰۳ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ - هُوَ ابْنُ حَيَّانَ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفِ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظَنًّا لِابْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلْتُ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ

پھر آپ ﷺ نے روتے ہوئے فرمایا: ”آنکھ اشکبار اور دل غمزہ ہے لیکن ہم کو زبان سے وہی کہنا ہے جس سے ہمارا مالک راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے یقیناً غمگین ہیں۔“

اس روایت کو موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ سے بھی بیان کیا ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ» ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ ﷺ: «إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ». رَوَاهُ مُوسَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ابوسیف کا نام براء بن اوس انصاری ہے۔ ان کی بیوی ام بردہ خولہ بنت منذر نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا۔ ان کی وفات 10 ربیع الاول 10 ہجری کو ہوئی جبکہ ان کی پیدائش ماہ ذوالحجہ 8 ہجری ہے، اس طرح وہ ڈیڑھ سال زندہ رہے۔ ان کی وفات پر رسول اللہ ﷺ کا آبدیدہ ہونا شفقت و رحمت کی وجہ سے تھا، جزع فزع اس کی قطعاً بنیاد نہ تھی۔ ② اس سے معلوم ہوا کہ محض رونے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے ساتھ واویلانا نہ ہو، چنانچہ ایک روایت میں اس کی وضاحت ہے کہ مجھے دو آوازوں سے منع کیا گیا: ایک تو لبو و لعب اور موسیقی کے ساتھ گاتے ہوئے آواز نکالنا اور دوسرے مصیبت کے وقت رونا دھونا، منہ نوچنا اور گریبان پھاڑنا۔ رہا مصیبت کے وقت آبدیدہ ہونا تو یہ اللہ کی رحمت ہے۔ جو شخص ایسے حالات میں کسی پر رحم کا اظہار نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ ① موسیٰ بن اسماعیل تبوزکی کی روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب دلائل النبوة میں متصل سند سے بیان کیا ہے لیکن اس کے الفاظ میں معمولی سا اختلاف ہے۔ ②

#### باب: 44- مریض کے پاس رونا

#### (۴۴) بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

[1304] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ حضرت عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی معیت میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو اسے اپنے اہل خانہ کے درمیان پایا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”آیا انتقال ہو گیا ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں۔ پھر نبی ﷺ رو پڑے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو روتا

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ: «قَدْ قَضَى؟»



دیکھ کر دوسرے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”کیا تم سنتے نہیں ہو؟ اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے غمزدہ ہونے سے عذاب نہیں دیتا بلکہ..... آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا..... اس کی وجہ سے عذاب یا رحم کرتا ہے۔ بے شک میت کو اس کے عزیزوں کے چلا کر گریہ و زاری کرنے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نوحہ کرنے والوں کو لاشی اور پتھروں سے مارا کرتے تھے اور ان کے منہ میں خاک ڈالتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حدیث میں جس رونا سے منع کیا گیا ہے وہ میت پر واویلا کرتے ہوئے رونا دھونا ہے۔ جب کوئی ایسی نشانی ظاہر ہو جس کی وجہ سے مریض کے زندہ رہنے کی امید نہ ہو تو ایسے حالات میں افسوس کرنا اور آنسو بہانا جائز ہے بصورت دیگر مریض کو تسلی دینی چاہیے۔ ② اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے رنج و صدمہ پر مواخذہ نہیں کرے گا، البتہ زبان سے بے جا کلمات نکالنے اور غیر مشروع نوحہ کرنے پر ضرور مواخذہ ہوگا اور اس طرح رونے دھونے پر میت سے بھی باز پرس ہوگی بشرطیکہ وہ وصیت کر گیا ہو یا انھیں روک سکتا تھا لیکن انھیں رو کے بغیر ہی دنیا سے چل بسا، لہذا ہمیں اس پہلو سے خبردار رہنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تصریح کے مطابق یہ واقعہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کا ہے کیونکہ اس موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آبدیدہ ہونے پر کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ انھیں پہلے علم ہو چکا تھا کہ مطلق رونے پر کوئی وعید نہیں، جبکہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر آپ نے اعتراض کیا تھا۔ ①

باب: 45- نوحہ اور گریہ و زاری سے ممانعت اور اس پر ڈانٹنا

(۴۵) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ  
وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

[1305] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب زید بن حارثہ، جعفر طیار اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو نبی ﷺ بیٹھے اور آپ کی ذات گرامی سے حزن و رنج ظاہر ہو رہا تھا۔ میں اس منظر کو

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ

ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ، وَأَنَا أَطْلُعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ! إِنْ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ بِأَنْ يَنْتَهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِيعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْتَهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَنِي - أَوْ غَلَبَنَا، أَلَشَّكَ مِنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ - فَرَعَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ». فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. [راجع: ۱۲۹۹]

دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! جعفر طیارؓ کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ انہیں رونے سے منع کرے۔ وہ شخص گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: میں نے انہیں منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آتیں۔ آپ نے اسے دوبارہ فرمایا کہ وہ انہیں منع کرے۔ وہ دوبارہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر غالب آ گئیں..... یا ہم پر غالب آ گئیں۔ محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے الفاظ کے متعلق شک کا اظہار کیا ہے..... حضرت عائشہؓ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ ان کے منہ میں خاک جھونک دو۔“ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! جس کام کا تجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے وہ بھی نہیں کرتا اور بار بار آ کر رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے سے بھی باز نہیں آتا۔

[1306] حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت یہ عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی مگر اس عہد کو صرف پانچ عورتوں نے پورا کیا، یعنی ام سلیم، ام علاء، ابوسبرہ کی بیٹی جو معاذ کی بیوی تھیں اور مزید دو عورتیں۔ یا یوں کہا کہ ابوسبرہ کی دختر، معاذ کی زوجہ اور ایک کوئی دوسری عورت۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ، فَمَا وَفَّتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرُ خَمْسٍ نِسْوَةٍ: أُمِّ سُلَيْمٍ، وَأُمِّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةً مُعَاذٍ، وَامْرَأَتَيْنِ أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةً مُعَاذٍ، وَامْرَأَةً أُخْرَى. [انظر: ۴۸۹۲، ۷۲۱۵]

فوائد و مسائل: ① ان احادیث میں نوحہ خوانی پر بڑی سخت وعید اور زبرد تو بیخ ہے کیونکہ پہلی حدیث میں نوحہ کرنے والی عورتوں کے منہ میں مٹی ڈالنے کا حکم ہے۔ اس سے مراد حقیقتاً مٹی ڈالنا ہو سکتا ہے جیسا کہ حدیث (1304) میں حضرت عمرؓ کے متعلق بیان ہوا ہے کہ وہ نوحہ کرنے والی عورتوں کو پتھر مارتے اور ان کے منہ میں مٹی ڈالتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد ان عورتوں کو نامراد قرار دینا ہو کیونکہ ناکام آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں مٹی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ② مصیبت کے وقت نوحہ خوانی یا سینہ کو بی کرنا انتہائی سنگین جرم ہے۔ اس کی سنگینی کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس اتنا ہی حکم کے لیے خواتین اسلام سے بیعت لیتے تھے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے جاہلی نوحہ

و ماتم نہ کرنے کا عہد لیا تھا مگر پانچ عورتوں کے علاوہ کسی نے بھی اس عہد کو پورا نہ کیا۔ اس سے مراد صرف وہ عورتیں ہیں جنہوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس وقت بیعت کی تھی۔ ان کے نام یہ ہیں: ام سلیم، ام العلاء، ام کلثوم، ام عمرو اور ہند بنت سہل۔ ممکن ہے کہ ان میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل ہوں کیونکہ بعض روایات میں ہے کہ میرے اور ام سلیم کے علاوہ کسی نے بھی اس عہد کو پورا نہیں کیا۔ لیکن ایک روایت میں وہ خود فرماتی ہیں کہ حرہ کے دن انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت پر نوحہ کیا تھا، اس لیے وہ خود کو ان میں شمار نہ کرتی تھیں۔ ممکن ہے کہ حرہ کے واقعہ تک خود کو شامل کرتی ہوں اور اس کے بعد وہ اس کی پاسداری نہ کر سکی ہوں۔<sup>(۱)</sup> واللہ اعلم۔

#### (۴۶) بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

#### باب: 46- جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا

[1307] حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے۔“  
حضرت حمیدی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”حتیٰ کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔“

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ». قَالَ: سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: «حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوَضَعَ».

[انظر: ۱۳۰۸]

🌞 فوائد و مسائل: ① جنازے کے لیے قیام کی دو قسمیں ہیں: ○ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا۔ ○ جنازے کے ہمراہ جانے والے کھڑے رہیں۔ اس عنوان میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جنازے کے لیے قیام کی پہلی قسم کو بیان کیا ہے۔ ابتدائی دور نبوت میں جنازہ سامنے آنے پر کھڑے ہوتے تھے، پھر اس قیام کو ترک کر دیا گیا، اس لیے اب یہ قیام ضروری نہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا، پھر اس کے بعد آپ بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔<sup>(۲)</sup> اسی طرح حضرت حسن اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کھڑے نہیں ہوتے تھے؟ اس پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کھڑے ہوتے تھے پھر آپ نے بیٹھنا شروع کر دیا۔<sup>(۳)</sup> ان احادیث کی وجہ سے اگر کوئی جنازہ دیکھ کر بیٹھا رہے تو جائز ہے۔

#### (۴۷) بَابُ: مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟

#### باب: 47- جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟

① فتح الباری: 226/3. ② مسند أحمد: 82/1. ③ سنن النسائی، الجنائز، حدیث: 1925.

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَتِمَّ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ، أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ». [راجع: ۱۳۰۷]

[1308] حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو خواہ اس کے ساتھ نہ جائے مگر کھڑا ضرور ہو جائے حتیٰ کہ وہ جنازے کو پیچھے چھوڑ دے یا جنازہ اسے پیچھے چھوڑ جائے یا پیچھے چھوڑنے سے قبل جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے۔“

☀ فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ بیٹھے ہوئے انسان کے پاس جب جنازہ آئے تو اسے کھڑے ہو جانا چاہیے جب تک وہ اسے پیچھے نہ چھوڑ دے یا اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔ محدثین نے اس کی مختلف وجوہات لکھی ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ موت سے گھبراہٹ کی بنا پر کھڑا ہونا چاہیے کیونکہ جنازہ دیکھ کر موت یاد آ جاتی ہے۔ بعض نے کہا کہ اس کے ہمراہ فرشتے ہوتے ہیں ان کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا چاہیے لیکن اس کی علت جو بھی ہو ہمارے نزدیک جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم پہلے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے آخر کار اس پر عمل درآمد روک دیا تھا، اس کے باوجود بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا عمل منقول ہے۔ ممکن ہے کہ انھیں اس ترک کی خبر نہ ملی ہو۔ واللہ اعلم۔

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ، فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ: قُمْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَدَقَ. [انظر: ۱۳۱۰]

[1309] حضرت کیسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے قبل ہی دونوں بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے تو انھوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ کی قسم! ان (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کو معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا ہے۔

☀ فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مروان کے ساتھ بیٹھ جانا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جنازے کے لیے کھڑا ہونا ضروری نہیں تھا۔ اس کی وضاحت ایک روایت سے ہوتی ہے۔ امام حاکم نے بیان کیا ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس قیام کے متعلق کیوں نہ مطلع کیا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم امام تھے، جب تم بیٹھ گئے تو میں بھی بیٹھ گیا۔<sup>①</sup> اس کا واضح مطلب ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حکم کو واجب خیال نہ کرتے تھے اور مروان کو اس مسئلے کے متعلق بالکل علم نہ تھا اور اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بتانے پر فوراً عمل کیا اور کھڑا ہو گیا۔ بہر حال یہ قیام پہلے تھا

بعد میں اس عمل کو چھوڑ دیا گیا۔ واللہ اعلم۔

(۴۸) بَابُ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى  
تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ، فَإِنْ قَعَدَ أَمَرَ  
بِالْقِيَامِ

باب: 48۔ جو شخص جنازے کے ساتھ ہوا سے چاہیے  
کہ کندھوں سے نیچے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے،  
اگر بیٹھ جائے تو اسے کھڑا ہونے کے لیے کہا جائے

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ  
الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى  
تُوضَعَ». [راجع: ۱۳۰۹]

[1310] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ  
نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم  
جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص اس کے ہمراہ جا رہا  
ہو وہ نہ بیٹھے تا آنکہ اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① جنازے کے لیے قیام کی یہ دوسری قسم ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان میں بیان کیا ہے کہ  
جنازے کے ہمراہ جانے والوں کے لیے کیا حکم ہے؟ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں حدیث پیش کی ہے کہ جو جنازے میں  
شرکت کرے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔ عنوان میں جنازہ رکھنے کو مقید کیا ہے کہ اسے لوگوں  
کے کندھوں سے اتار کر رکھ دیا جائے۔ گویا امام رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد کی روایت کو ترجیح دی ہے جس کے الفاظ ہیں کہ جب تم  
جنازے کے پیچھے چلو تو اس وقت تک نہ بیٹھو تا آنکہ اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔ ② اگرچہ بعض روایات میں قبر میں رکھنے کا بھی  
ذکر ہے لیکن امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس روایت کو مرجوح قرار دیا ہے، نیز راوی حدیث سہیل بن ابی صالح کا عمل بایں الفاظ بیان  
ہوا ہے کہ وہ اس وقت تک نہ بیٹھتے تھے جب تک جنازہ کندھوں سے اتار نہ دیا جاتا، یعنی اسے زمین پر رکھ دیا جاتا۔ دیگر روایات  
سے بھی اس موقف کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے کبھی رسول اللہ  
ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی جنازے میں شریک ہوں اور جنازہ رکھے جانے سے قبل بیٹھ گئے ہوں۔ ③ ② ہمارے نزدیک  
جنازے کے لیے قیام کی یہ دوسری قسم بھی منسوخ ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازوں کے ساتھ کھڑے رہتے  
جب تک انھیں رکھ نہ دیا جاتا اور آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے رہتے، پھر اس کے بعد آپ نے بیٹھنا شروع کر دیا اور لوگوں کو  
بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ ③ اس کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک  
جنازے کو لحد میں نہ رکھ دیا جاتا، پھر ایک یہودی عالم کا گزر ہوا تو اس نے کہا کہ اس طرح تو ہم کرتے ہیں، تب نبی ﷺ نے  
بیٹھنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ تم بھی بیٹھا کرو اور ان کی مخالفت کرو۔ ④ علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ ⑤

① سنن أبی داؤد، الجنائز، حدیث: 3173. ② سنن النسائی، الجنائز، ص: 1919. ③ السنن الکبریٰ للبیہقی: 27/4. ④ سنن أبی داؤد، الجنائز، حدیث: 3176. ⑤ أحكام الجنائز، حدیث: 78,77.



### (۴۹) بَابُ مَنْ قَامَ لِحَنَازَةِ يَهُودِيٍّ

### باب: 49- یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ [لَهَا] النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ، قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا».

[1311] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے، ہم بھی کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔“

۱۳۱۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟».

[1312] حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما دونوں قادیسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے عرض کیا گیا کہ یہ جنازہ تو اہل ارض، یعنی ذمی یہودی کا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا: ”کیا یہ نفس نہیں ہے؟“

۱۳۱۳ - وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى: كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسُ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ.

[1313] حضرت ابن ابی لیلیٰ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ان دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ابن ابی لیلیٰ سے ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابو مسعود اور حضرت قیس رضی اللہ عنہما دونوں جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں محض انسانیت کے ناتے لوگوں سے کس قدر محبت تھی قطع نظر اس سے کہ وہ مسلمان ہے یا یہودی، جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اس کے متعلق کئی ایک وجوہ بیان کی گئی ہیں: انہی احادیث میں ہے کہ جان کے معاملے میں مسلم اور غیر مسلم سب برابر ہیں۔ زندگی اور موت سے ہر ایک نے دوچار





























































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































